ردِّ قادیانیت پر مجموعۂ رسائل

مُناظرِ اسلام مولانا

لال حُسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

احتسابِ قادیانیت

جلد اوّل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : احتساب قادیانیت جلد اوّل (۱)

مصنف : حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۲۶۴

قیمت : ۱۵۰ روپے

مطبع : ناصر زین پریس لاہور

طبع اوّل : ۱۹۸۹ء

طبع دوم : جون ۱۹۹۶ء

طبع سوم : اپریل ۲۰۰۱ء

طبع چہارم : ....

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست رسائل مشمولہ......احتساب قادیانیت جلد۱

☆......	نگاہ اوّلین	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری	۴
☆......	مناظرہ نہ کیا جائے	حضرت مولانا اللہ وسایا	۷
☆......	میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی؟	حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ	۱۰
☆......	قادیانی اور مولانا اختر رحمۃ اللہ علیہ (تاریخی نظم)	حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
۱......	ترکِ مرزائیت	حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ	۲۷
۲......	ختم نبوت اور بزرگان امت	〃 〃 〃	۱۱۱
۳......	حضرت مسیح علیہ السلام مرزا کی نظر میں	〃 〃 〃	۱۳۵
۴......	حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا قادیانی	〃 〃 〃	۱۷۵
۵......	حملِ مرزا قادیانی	〃 〃 〃	۱۹۱
۶......	مرکز اسلام مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں	〃 〃 〃	۱۹۵
۷......	سیرت مرزا قادیانی	〃 〃 〃	۲۰۳
۸......	عجائبات مرزا قادیانی	〃 〃 〃	۲۱۵
۹......	آخری فیصلہ	〃 〃 〃	۲۲۵
۱۰......	بکر وثیب	〃 〃 〃	۲۳۱
۱۱......	وفاقی وزیر قانون کی خدمت میں عرض داشت	〃 〃 〃	۲۳۷
۱۲......	حمود الرحمٰن کمیشن میں بیان	〃 〃 〃	۲۴۹
۱۳......	مسلمانوں کی نسبت قادیانی عقیدہ	〃 〃 〃	۲۵۵
۱۴......	انگلستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی	〃 〃 〃	۲۵۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگاہ اوّلین

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کا وجود قادیانیت کے لئے تازیانہ خداوندی تھا۔ آپ نے نصف صدی خدمت اسلام اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا مقدس فریضہ سرانجام دیا۔ اندرون و بیرون ملک آپ کی خدمات جلیلہ کا ایک زمانہ معترف ہے۔ ان گرانقدر خدمات میں حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، قطب الارشاد شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں، سرپرستی اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت کا بہت بڑا دخل ہے۔ ان خدمات کو اس سے بڑھ کر اور کیا خراج پیش کیا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مناظرہ میں مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کو نہ صرف اپنا نمائندہ بنایا، بلکہ ان کی فتح وشکست کو اپنی فتح وشکست قرار دیا۔

مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے گرامی قدر رفقاء مرحومین کا صدقہ جاریہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔ جب تک اس جماعت کے خدام ورضا کار دنیا کے کسی بھی حصہ میں منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کریں گے ان حضرات کی مقدس ارواح کو برابر ثواب وتسکین حاصل ہوتی رہے گی۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد عنوانوں پر قلم اٹھایا۔ تقریر کی طرح تحریر میں بھی غضب کی گرفت اور مناظرانہ استدلال سے دشمن کو لاجواب کر دینے کی شان نمایاں ہے۔

ردقادیانیت پر آپ کے ’’چودہ‘‘ رسائل ومضامین ہیں۔ جن میں سے بعض کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے لاکھوں کی تعداد میں اندرون وبیرون ملک تقسیم کیا اور بعض ایسے رسائل ہیں جو ایک آدھی دفعہ وقتی ضرورت کے تحت شائع ہوئے اور آج وہ نایاب ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ ان تمام رسائل کو یکجا کتابی شکل میں شائع کر دیں تاکہ ہمیشہ کے لئے لائبریریوں میں محفوظ ہو جائیں۔

ترتیب وتعارف

مولانا ظفر علی خان مرحوم نے ایک بار جیل میں اپنے گرامی قدر ساتھی مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ سب سے اوّل میں وہ شامل اشاعت ہے۔

ا-ترک مرزائیت: اس کتاب میں مولانا مرحوم نے اپنے مرزائیت چھوڑنے کے اسباب بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کو قدرت نے اس قدر شرف قبولیت سے نوازا کہ مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''خاتم النّبیین'' میں اس کے حوالے نقل کئے ہیں۔

۲-ختم نبوت اور بزرگان امت: قادیانیوں نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اکابرین پر اپنے دجل وتلبیس سے الزامات لگائے کہ وہ ''اجرائے نبوت'' کے قائل تھے۔ قادیانیوں کے اس دجل وفریب کا مولانا نے اس رسالہ میں جواب دیا ہے اور ایسا کافی وشافی کہ اس کے بعد قادیانیوں کے ہمیشہ کے لئے منہ بند ہوگئے۔

۳-حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں: مرزا غلام احمد قادیانی کے گستاخ وبے باک قلم سے انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات تک محفوظ نہیں رہی۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین وتنقیص میں تو اس نے یہودیوں کے بھی کان کتر لئے اور ظلم یہ کہ قادیانی امت آج بھی ان غلیظ تحریروں کو پڑھ کر توبہ کرنے کی بجائے تاویل باطل کا انداز اپناتی ہے۔ مولانا مرحوم نے مرزا قادیانی کے ''اس کفر کو'' واضح کیا ہے اور مرزائیوں کی تاویلوں کا دندان شکن جواب دیا ہے۔

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا انگریزی ایڈیشن بھی شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

۴-حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا غلام احمد قادیانی: خواجہ غلام فرید مرحوم بہاول پور کے مشہور ومعروف بزرگ اور صوفی تھے۔ ریاست بہاول پور کے ''والیان'' کو ان سے بہت بڑی عقیدت تھی۔ مشہور زمانہ ''مقدمہ بہاول پور'' میں مرزائیوں نے مشہور کر دیا کہ خواجہ غلام فرید، مرزا قادیانی کے ہمنوا تھے۔ ان کی یہ شرارت محض بہاول پور ریاست کے عوام کو دھوکہ دینے کی غرض سے تھی۔ مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ مرزائیوں کا پروپیگنڈہ مرزا قادیانی کی نبوت کی طرح جھوٹا ہے۔ حضرت

خواجہ رحمۃ اللہ علیہ تمام مسلمانوں کی طرح مرزا قادیانی کو کافر سمجھتے تھے۔

۵-مرکز اسلام مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں: نام وعنوان سے مضمون واضح ہے۔

۶-سیرت مرزا، ۷-عجائبات مرزا، ۸-حمل مرزا: ان تینوں مضامین میں مرزا قادیانی کے کریکٹر وکردار کو اس کے اوٹ پٹانگ حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ نبوت تو بہت دور کی چیز ہے۔مرزا قادیانی میں شرافت نام کی بھی کوئی چیز نہ تھی۔

۹-آخری فیصلہ: اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی مولانا ثناءاللہ مرحوم کے ساتھ دعاومباہلہ کی کہانی لکھی گئی ہے۔

۱۰-بکروثیب: بکروثیب مرزا کی پیشین گوئی تھی۔اس کا حشر بھی مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت جیسا ہوا۔اس کی تفصیل لکھی گئی ہے۔

۱۱-وفاقی وزیر قانون کی خدمت میں عرضداشت: جناب محمود علی قصوری مرحوم، ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے زمانہ اقتدار میں وفاقی وزیر قانون تھے۔مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے۔آپ نے قصوری صاحب سے ملاقات کی اور قادیانیوں کے متعلق قانون سازی کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے گفتگو کے تمام نکات کو تحریری طور پر پیش کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔آپ نے انہی نکات کو رسالہ کی شکل میں لکھ کر ان کو بھجوادیا۔

۱۲-سقوط مشرقی پاکستان پر حمودالرحمٰن کمیشن میں تحریری بیان: سقوط مشرقی پاکستان پر تحقیقات کے لئے جسٹس حمودالرحمٰن کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم ہوا۔مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے تحریری طور پر اس کمیشن میں بیان داخل کرایا کہ سقوط مشرقی پاکستان میں رسوائے زمانہ ایم.ایم احمد قادیانی اور دوسرے مرزائیوں کا بھی ہاتھ ہے۔

۱۳-مسلمانوں کی نسبت قادیانیوں کا عقیدہ: نام سے مضمون واضح ہے۔ بلاتبصرہ قادیانیوں کے حوالہ جات ہیں۔

۱۴-انگلستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی: مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی ان خدمات کی تھوڑی سی جھلک ہے، جو ووکنگ کی ’’مسجد شاہجہاں‘‘ کو قادیانیوں سے واگزار کرانے کے سلسلہ میں آپ نے سرانجام دی تھیں۔ یہ رپورٹ کسی اور

بزرگ کی لکھی ہوئی ہے۔ تاہم موضوع کی مناسبت سے اسے ہم مجموعہ میں شامل کررہے ہیں۔

اس طرح یہ کتاب ’’چودہ‘‘ مختلف رسائل ومضامین کا حسین گلدستہ ہے جو گلہائے رنگارنگ سے مزین کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی ہم سعادت حاصل کررہے ہیں۔ بے حد وحساب حمد وثناء اس ذات باری تعالیٰ کی جس کی عنایت کردہ توفیق سے اس کتاب کو شائع کررہے ہیں۔ کروڑوں درود وسلام اس ذات بابرکات ﷺ پر جن کی وصف خاص ’’ختم نبوت‘‘ کے پھریرے کو چاردانگ عالم میں لہرانے کا شرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو حاصل ہے۔

خاکپائے مناظر اسلام، طالب دعا: عزیزالرحمٰن جالندھری

خادم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، پاکستان، ۲۹؍جنوری ۱۹۸۸ء

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے مناظرہ نہ کیا جائے قادیانیوں کا سرکاری سطح پر اعلان

فقیر جن دنوں چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام قائم شدہ پہلی مسجد ’’مسجد محمدیہ‘‘ میں خطبہ جمعہ دیتا تھا، ان دنوں کتابیں، حوالہ جات، اخبارات ورسائل ہاتھ میں لے کر قادیانیوں کو خطاب کرنے کا طریقہ اختیار کیا تھا۔ ان دنوں قادیانی اخبار ’’الفضل‘‘ کے دو پرچے مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر دامت برکاتہم نے عنایت کئے جن میں قادیانیوں کا اعتراف شکست تھا۔ قادیانی جماعت نے اپنے اخبار الفضل میں جماعتی طور پر باضابطہ اعلان کیا تھا کہ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے کوئی قادیانی مناظرہ نہ کرے۔ بلکہ ان کی مجلس میں نہ جائے۔ ان کی گفتگو نہ سنے۔ یہ دونوں حوالہ جات چناب نگر (ربوہ) اسٹیشن جامع مسجد محمدیہ میں فقیر نے پڑھ کر سنائے۔ قادیانی سٹ پٹائے۔ اخبار پرانے تھے ان پر کور چڑھانے کے لئے ایک ’’مخلص‘‘ نے لے لئے اور وہ نہ ملنے تھے نہ ملے۔ فقیر کے لئے یہ اتنا بڑا سانحہ تھا کہ بس کچھ نہ پوچھئے۔ جب یاد آتا دل مسوس کر رہ جاتا۔ اخبار سے زیادہ صدمہ اس بات کا تھا کہ ان کی تاریخ کہیں درج نہ کی تھی۔ ورنہ اخبار تو کہیں سے بھی حاصل کیا جاسکتا تھا۔ ہمارے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ کو اللہ تعالیٰ دنیا

وآخرت میں اس کی بہتر جزادیں۔ان کی نوٹ بکوں میں کہیں وہ تاریخیں مل گئیں۔فقیر نے وہ ڈائری کے ٹائٹل پر نقل کرلیں۔آج مورخہ ۵؍جولائی ۱۹۹۹ء کوفرصت نکال کر مجلس کے مرکزی دفتر کی لائبریری سے الفضل کی متعلقہ فائل نکالی تو بحمدہٖ تعالیٰ وہ پرچے مل گئے۔لیجئے! اس خوشی میں فقیر آپ کو بھی شریک کرنا چاہتا ہے۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ امت مسلمہ میں سے وہ فرد واحد ہیں جن کے متعلق قادیانی جماعت کے ناظر دعوت وتبلیغ (یعنی مناظروں کے انچارج اعلیٰ) زین العابدین ولی اللہ شاہ نے اخبار الفضل مورخہ یکم؍جولائی ۱۹۵۰ء میں باضابطہ اعلان کیا۔یہ اعلان الفضل (الدجل) کے ڈیڑھ صفحہ پر محیط ہے۔''مبلغین سلسلہ ودیگر احباب محتاط رہیں'' عنوان قائم کر کے اس نے تحریر کیا۔

''مولوی لال حسین اختر اور اس قماش کے دوسرے مبلغین جگہ بہ جگہ ہمارے خلاف اکھاڑے قائم کئے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام (مرزا قادیانی) کو بازاری قسم کی گندی گالیاں دیتے اور ہمارے عقائد اور اقوال کا مذاق اڑاتے ہیں۔اپنی طرف سے من گھڑت باتیں ہماری طرف منسوب کر کے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں اور مبلغین سلسلہ (قادیانیت) کو چیلنج دیتے ہیں کہ ان کے ساتھ مناظرہ کرلیں۔چنانچہ ساہیوال کے جلسہ میں لال حسین اختر نے مبلغین سلسلہ (قادیانیوں) کو خطاب کرتے ہوئے بار بار کہا آؤ مناظرہ کرو۔تم مذہبی جماعت نہیں۔ بلکہ سیاسی جماعت ہو۔عنوان ہو کہ قادیانی کافر تھا۔انگریز کا جاسوس تھا۔دجال تھا۔کذاب تھا۔گونگا شیطان تھا۔اگر نہ آؤ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔فرشتوں کی لعنت۔آسمان کی لعنت۔زمین کے بسنے والوں کی لعنت۔میں اللہ پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر مرزائی مقابلہ پر آئے تو دن کے تارے نہ دکھائے تو لال حسین اختر میرا نام نہیں۔کوئی مرزائی میرے سامنے بول نہیں سکتا۔کوئی میرے سامنے آیا تو ناطقہ بند ہو جائے گا۔اس لئے میں (زین العابدین قادیانی ناظر دعوۃ وارشاد) مبلغین سلسلہ (قادیانیوں) کو کھلے الفاظ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مناظروں کے لئے ان کے چیلنجوں پر قطعاً توجہ نہ کی جائے۔ بلکہ ان کے کسی ایسے جلسوں میں کسی احمدی کو شریک نہ ہونا چاہئے۔''

(الفضل ج۳۸ نمبر۱۵۳ کالم۱ص۴، مورخہ یکم؍جولائی ۱۹۵۰ء)

اس طرح ۵؍جولائی ۱۹۵۰ء کے اخبار (الفضل ج۳۸ نمبر۱۵۶ ص۸ کالم۱) میں لکھا

کہ:’’ناظر دعوۃ تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (قادیانیہ) ربوہ نے ایک مضمون مورخہ یکم رجولائی ۱۹۵۰ء الفضل میں شائع فرماکر مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ (قادیانیہ) اوراحباب جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ بدسے بدزبان مولوی لال حسین اختر سے کلام کرنے میں احترازکریں۔‘‘

اس لحاظ سے امت مسلمہ میں سے مولانا لال حسین رحمۃ اللہ علیہ وہ مردحق ہیں جن کے نام سے دنیائے قادیانیت کانپتی وہانپتی تھی۔ مولانا کی للکاراحرار نے قادیانی مبلغین ومناظرین کی بولتی بندکردی تھی۔ ان پر عرصہ حیات تنگ کردیا تھا۔ جو قادیانی جغادری ان کے سامنے آتا، منہ کی کھاتا۔ منہ کے بل گرتا اور سسکتا سسکتا رہ جاتا۔ مولانا کے سامنے کسی قادیانی کا چراغ نہ جلتا تھا۔ اس لئے خود قادیانی اپنی حسرت ویاس میں جل بھن کر اعلان کرنے پر مجبور ہوئے کہ ان سے مناظرہ نہ کیا جائے، کلام نہ کیا جائے، گفتگو نہ کی جائے۔ بلکہ ان کی گفتگو ہی نہ سنی جائے۔ کیوں جناب؟ یہ سب کچھ قادیانی جماعت اعلان کررہی ہے یا قدرت حق مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو سچا ثابت کررہی ہے جو وہ اکثر مناظروں میں فرمایا کرتے تھے کہ:’’ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو لال حسین اختر سے آکر مناظرہ کرے۔ قادیانی زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں۔ لال حسین کے سامنے مرزاغلام احمد (اپنے چیف گرو، لاٹ پادری) کو شریف انسان ثابت نہیں کرسکتے۔‘‘

باقی رہا قادیانیوں کا یہ عذر کہ مولانا لال حسین اختر گالیاں دیتے ہیں۔ یہ صرف مولانا کی گرفت سے بچنے کی قادیانی چال ہے۔ یہ ان کا بدترین الزام تھا۔ دھوکہ تھا۔ مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ مناظرہ، جلسہ تو درکنار کسی مجلس میں بھی آپ نے کبھی کوئی گالی نہیں دی۔ یہ محض مولانا سے جان چھڑانے کے لئے، اپنی جہالت وعجز پر پردہ ڈالنے کے لئے، قادیانی مناظر بہانہ بنایا کرتے تھے۔ ورنہ اگر مولانا گالیاں دیتے تھے تو اس لحاظ سے تو ہرروز قادیانیوں کو مولانا سے مناظرہ کرنا چاہئے تھا۔ قادیانی دلائل دیتے۔ مولانا گالیاں دیتے تو لوگ قادیانیوں کے ساتھ ہو جاتے۔ ان کو پتہ چل جاتا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ معلوم ہوا کہ مناظروں کے فرار کے لئے قادیان کی جھوٹ سازمل نے قادیانی کذابوں کے لئے دجل وفریب کا یہ نیا چولہ تیار کر کے دیا تھا کہ وہ یوں بہانہ بنا کر مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی مناظرانہ للکار سے کنارہ عافیت تلاش کرسکیں۔ قدرت حق مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔

حسن اتفاق

آج ۵رجولائی ۱۹۹۹ء ہے۔جس اخبار الفضل کا حوالہ دیا ہے ان میں ایک اخبار ۵رجولائی ۱۹۵۰ء کا ہے۔ٹھیک انچاس سال بعد اسی ہی تاریخ کو قادیانی دجل پارہ پارہ اور مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی مناظرانہ جرأت کو آشکارا کرنے کا قدرت نے موقع عنایت فرمایا ہے۔ (فقیر) اللہ وسایا

میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیت چھوڑنے کے اسباب بیان کرنے کی غرض سے ایک کتاب ''ترک مرزائیت'' مرتب فرمائی تھی۔ اس کو قدرت نے اس قدر قبولیت سے نوازا کہ شیخ الاسلام مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آخری تصنیف ''خاتم النّبیین'' میں اس کے حوالہ جات درج فرمائے۔ فلحمدللہ! مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ حیات میں ''ترک مرزائیت'' کے چار ایڈیشن شائع ہوئے۔آپ نے کتاب میں قادیانیوں کو چیلنج کیا تھا کہ وہ اس کا جواب شائع کر کے انعام حاصل کریں۔قادیانیوں کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوسکی۔اس کے پانچویں ایڈیشن کے لئے حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ تحریر فرمایا تھا۔لیکن پانچواں ایڈیشن آپ کی زندگی میں شائع نہ ہوسکا۔حضرت مرحوم کے تمام رسائل کا مجموعہ ''احتساب قادیانیت'' کے نام سے شائع کیا تو پانچویں ایڈیشن کا یہ مقدمہ ہمارے علم میں نہ تھا۔بعد میں حضرت مرحوم کے غیر مطبوعہ مسودہ جات کو ترتیب دی تو یہ مسودہ مل گیا۔اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت مرحوم نے قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق کچھ خواب دیکھے تھے جو آپ کے قلم سے کسی کتاب یا رسالہ میں موجود نہیں۔روایت بالمعنی کے طور پر آپ کے شاگرد مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے ''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' میں شائع کئے گئے۔اس مسودہ میں وہ خواب حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھے ہوئے مل گئے ہیں۔یہ مسودہ آج تک کہیں شائع نہیں ہوا۔ہم آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔اس تناظر میں آپ اس کا مطالعہ فرمائیں۔ترک مرزائیت کے اسباب۔خواب اور حضرت کی سوانح اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی اس میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کے فیض کو قیامت تک جاری رکھیں۔ آمین! (ناظم نشر واشاعت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

’’الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علٰی من لا نبی بعدہ‘‘ امابعد!

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ’’ہل انبئکم علٰی من تنزل الشیٰطین تنزل علی کل افاک اثیم (الشعراء:۲۶،۲۲۱،۲۲۲)‘‘ ﴿کیا میں تم کو بتلاؤں کس پر شیاطین اترا کرتے ہیں۔ ایسے شخصوں پر اترا کرتے ہیں جو جھوٹ بولنے والے بدکردار ہوں۔﴾

گر آن چیزے کہ مے بینم مریداں نیز دیدندے
زمرزا توبہ کردندے بچشم زار وخوں بارے

خدائے واحد وقدوس کے فضل وکرم سے ’’ترک مرزائیت‘‘ کو وہ مقبولیت حاصل ہوئی جو میرے وہم وگمان میں نہ تھی۔ عامتہ المسلمین نے عموماً اور حضرات علمائے کرام نے خصوصاً اسے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ حتیٰ کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر مدرس دارالعلوم دیوبند نے اپنی مشہور ومعروف اور لاجواب کتاب ’’خاتم النّبیین‘‘ میں متعدد مقامات پر ’’ترک مرزائیت‘‘ سے حوالہ جات درج فرمائے ہیں۔ ’’ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء‘‘

طبع اوّل، دوم، سوم اور چہارم میں اعلان کیا گیا تھا کہ اگر کوئی لاہوری مرزائی ’’ترک مرزائیت‘‘ کا جواب لکھے گا تو اسے بعد فیصلہ منصف ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ چالیس سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ کسی مرزائی کو ہمت نہیں ہوئی کہ ’’ترک مرزائیت‘‘ کا جواب لکھتا، مجھ سے جواب الجواب، منصف کے تقرر اور انعام کا مطالبہ کرتا۔ مرزائی مناظرین ومبلغین کی ہمتیں پست ہوگئیں۔ ان کے قلم ٹوٹ گئے اوران کے مناظرانہ دلائل غتر بود ہوگئے۔

میرا چالیس سالہ تجربہ شاہد ہے کہ میری زندگی میں مرزائیوں کو جرأت نہیں ہوگی کہ ’’ترک مرزائیت‘‘ کے جواب میں قلم اٹھا سکیں۔ (ایسے ہی ہوا)

اپنی جگہ تو سب کو ہے دعویٰ مردمی
میدان کارزار میں اترے تو مرد ہے

ان شاءاللہ تعالیٰ!

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں
نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

اب مزید اضافہ کے ساتھ پانچواں ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید شرف قبولیت عطاء فرما کر گم کردہ راہ اشخاص کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور میرے لئے زاد آخرت۔ آمین! (لال حسین اختر)

تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں میری انتہائے نگارش یہی ہے

بے شمار حمد وثناء خالق حقیقی کے لئے جس نے تمام جہانوں کو نیست سے ہست کیا۔ لاکھ لاکھ ستائش ذات باری تعالیٰ کے لئے جس نے جنس خاکی کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اسے احسن تقویم اور خلافت ارضی کے شرف سے نوازا گیا۔ ہزار بار درود وسلام اس مقدس وجود کے لئے جسے اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور ان کی ذات گرامی پر نبوت ورسالت ختم کر دی گئی۔ ان کی متبرک بعثت نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک کفر وشرک کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو توحید کی رم جھم سے ٹھنڈا کیا اور ساری دنیا میں نور کا عالم پیدا کر دیا۔

تیرے نقش قدم کے نور سے دنیا ہوئی روشن تیرے مہر کرم نے بخشی ہر ذرے کو تابانی

ان کی پاک ومقدس نظر نے جہالت ووحشت اور فسق وفجور کی ان تمام آلائشوں کو جو عوارض کی صورت اختیار کئے ہوئے اشرف المخلوقات کو چمٹی ہوئی تھیں، نہ صرف دور کیا بلکہ ہمیشہ کے لئے ان کا قلع قمع کر دیا۔ یہ ہادی کامل، یہ رہبر حقیقی، یہ ناصح اکبر، یہ شافع محشر، وہ ہستی ہے جن پر ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' کا قول اطلاق پذیر ہوتا ہے۔ ان کا اسم گرامی حضرت سیدنا مولانا محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔ شتربانوں اور گڈریوں کو جہانبانی کی راہ ورسم سکھانے والے، گمراہان عالم کو راہ راست دکھانے والے، گنہگار انسانوں کو پاک کر کے خدائے واحد وقدوس کی بارگاہ معلیٰ تک پہنچانے والے، قانون الٰہی اور نبوت ورسالت کو ختم کرنے والے حضور اقدس ﷺ ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے ارشادات عالیہ کے طفیل ایک راہ راست سے بھٹکا ہوا عاصی بندہ ایک گنہگار انسان جو آٹھ سال تک تاریکی کے گڑھے اور کفر وضلالت کے اندھیرے غار میں حیران وسرگردان رہا اسلام کے پرنور عالم اور روشنی کی دنیا میں داخل ہوتا ہے۔

''قل اننی ھدانی ربی الیٰ صراط مستقیم دیناً قیماً ملۃ ابراھیم

حنیفاً وما کان من المشرکین (انعام:۱۶۱)‘‘ ﴿کہو کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے وہ دین ہے مستحکم جو طریقہ ہے ابراہیم علیہ السلام کا جس میں ذرہ بھر کمی نہیں اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔﴾

تبلیغی زندگی کا آغاز

میری تبلیغی زندگی کا آغاز تحریک خلافت کا مرہون منت ہے۔ ۱۹۱۴ء میں برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کی جرمنی سے پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی۔ اس جنگ میں ترکی نے جرمنی کا ساتھ دیا اور برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ عراق، عرب، فلسطین، شام اور مصر سلطنت ترکی کے زیرنگیں تھے۔ ان تمام ممالک میں اتحادیوں اور ترکوں میں خوفناک جنگ شروع ہوئی۔ اس جنگ کے ابتداء ہی میں برطانوی حکومت نے اپنی اور اپنے اتحادیوں کی طرف سے اعلان کیا تھا اور مسلمانان عالم کو یقین دلایا تھا کہ جنگ میں ہمیں فتح ہوئی تو ہم مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر قبضہ نہیں کریں گے۔ جنگ کے ابتداء میں جرمنوں اور ترکوں کا پلہ بھاری تھا۔ ہر محاذ پر انہیں عظیم فتوحات حاصل ہو رہی تھیں۔

برطانیہ اور اس کے ساتھیوں کو شکست فاش کا سامنا ہو رہا تھا۔ اپنی بگڑتی ہوئی حالت کے پیش نظر برطانیہ اور اس کے حلیفوں نے روس اور امریکہ سے مدد مانگی۔ ان دونوں ملکوں کی حکومتوں نے برطانوی عرضداشت کو منظور کر کے جرمنی اور ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۱۸ء میں جرمنی اور ترکی کو شکست ہوگئی۔

انگریزوں نے عراق وفلسطین کے مقامات مقدسہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ ترکی حکومت کی طرف سے عرب کے گورنر شریف حسین نے ترکی کی سلطنت سے غداری کر کے اپنی خودمختار بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف میں سینکڑوں ترکوں کو شہید کر دیا گیا۔

ملت اسلامیہ کی خلافت کا اعزاز سلطنت ترکی کو حاصل تھا۔ خلیفۃ المسلمین مسلمانوں کی عظمت ووقار کے علمبردار تھے۔ سلطنت ترکی کی شکست اور مقامات مقدسہ پر انگریزوں کے قبضہ سے مسلمانان عالم میں کہرام برپا ہوگیا۔

تحریک خلافت

ہندوستان میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ابوالکلام

آزاد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حکیم محمد اجمل خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شوکت علی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مظہر علی اظہر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسرت موہانی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں خلافت اسلامیہ کی بقاء کے لئے تحریک خلافت شروع ہوئی۔

مارچ ۱۹۲۰ء میں حضرت مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اور سید حسن امام صاحب بیرسٹر پر مشتمل ایک وفد لندن گیا اور وزیراعظم برطانیہ مسٹر لائیڈ جارج سے ملا۔ مقامات مقدسہ کے بارے میں برطانوی حکومت کا وعدہ یاد دلایا اور خلافت کے متعلق مسلمانان ہندوستان کے دینی احساسات سے آگاہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اپنے وعدہ کو ایفاء کیجئے اور مقامات مقدسہ سے برطانوی قبضہ اٹھا لیجئے۔ برطانوی وزیراعظم نے وفد کے مطالبے کو مسترد کر دیا۔ وفد ناکام واپس آ گیا۔ مقامات مقدسہ کے سقوط اور انگریزوں کی وعدہ خلافی کے باعث مسلمانان ہندوستان بے حد پریشان ومضطرب تھے۔ آل انڈیا خلافت کمیٹی نے عدم تشدد اور انگریزوں سے ترک موالات کی مقدس تحریک شروع کی۔ تحریک کا مقصد ترکی سلطنت اور خلافت کے وقار کا بحال کرنا اور مقامات مقدسہ اور ممالک اسلامیہ کا انگریزوں سے واگزار کرانا تھا۔ پروگرام یہ تجویز ہوا تھا۔

۱...... انگریزی فوج اور پولیس کی نوکری چھوڑ دی جائے۔

۲...... انگریزی حکومت کے لئے ہوئے خطابات واپس کئے جائیں۔

۳...... انگریزی درسگاہوں سے طلباء اٹھا لئے جائیں۔

۴...... ولائتی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔

۵...... ہاتھ کا بنا ہوا کھدر پہنا جائے۔

۶...... انگریزی حکومت سے عدم تعاون کیا جائے۔ اس کے خلاف نفرت پیدا کی جائے اور ہندوستان کی جیلیں بھر دی جائیں۔

تحریک خلافت میں شمولیت

میں اورینٹل کالج لاہور میں تعلیم حاصل کررہا تھا۔تحریک خلافت شروع ہوئی۔علماء کرام کے شریعت مطہرہ کے احکامات کے تحت حکومت کی درسگاہوں کے بائیکاٹ کے فتویٰ کی تعمیل کرتے ہوئے کالج چھوڑ دیا۔اپنے وطن مالوف دھرم کوٹ رندھاوا اور بارہ منگا ضلع گورداسپور چلا گیا۔لیکن ایک خواہش تھی جو دل میں چٹکیاں لے رہی تھی۔ایک آرزو تھی جو نچلا نہ بیٹھنے دیتی تھی۔ایک ارمان تھا کہ جس نے معمورۂ دل کو زیروزبر کررکھا تھا۔حسرت تھی تو یہی،تمنا تھی تو یہی کہ جس طرح ہو اپنے دین، ہاں پیارے اسلام کی خدمت کروں۔

ہمیشہ کے لئے رہنا نہیں اس دار فانی میں کچھ اچھے کام کرلو چار دن کی زندگانی میں

عقل نے لاکھ سمجھایا دوستوں اور رشتہ داروں نے قید وبند کا خوف دلایا تو میرے جذبہ ایمان نے کہا ؎

یہ تو نے کیا کہا ناصح نہ جانا کوئے جاناں میں مجھے تو راہروں کی ٹھوکریں کھانا مگر جانا

میں نے کسی کی ایک نہ مانی اور مشہور ومعروف شعر ؎

دل اب تو عشق کے دریا میں ڈالا توکلت علی اللہ تعالیٰ

کا ورد کرتے ہوئے خلافت کمیٹی میں شمولیت کی۔آٹھ نو ماہ ضلع گورداسپور میں خلافت کمیٹی بٹالہ کے زیرہدایت آنریری تبلیغ وتنظیم کا فریضہ ادا کرتا رہا۔مولانا مظہرعلی اظہر ایڈووکیٹ کی معیت میں مختلف مقامات کا دورہ کیا اور پورے زور سے خلافت کے اغراض ومقاصد کی تبلیغ کی۔میری سرگرمی اور جمہور کی بیداری نے حکام کی طبع انتقام گیر کو مشتعل کر دیا۔آخرکار مجھ پر گورداسپور،ننگل کنجروڑ اور ڈیرہ بابا نانک کی تین تقریروں کی بناء پر حکومت کے خلاف منافرت اور بغاوت پھیلانے کا الزام عائد کر کے گورداسپور میں مقدمہ قائم کردیا گیا۔پولیس نے مجھے عید کے دن گرفتار کیا اور فرسٹ کلاس فرنگی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کردیا۔مجسٹریٹ نے مجھے کہا کہ آپ پر بغاوت کا مقدمہ ہے۔جس کی سزا چودہ سال قید سخت ہوسکتی ہے۔میں نے کہا ؎

یہ سب سوچ کر دل لگایا ہے ناصح نئی بات کیا آپ فرما رہے ہیں

مجسٹریٹ نے کہا اگر آپ اپنی تقریروں کے متعلق تحریری معذرت کر دیں تو مقدمہ واپس لے کر آپ کو رہا کر دیا جاتا ہے۔ میں نے جواب دیا

جلا دو پھونک دو سولی چڑھا دو خوب سن رکھو
صداقت چھٹ نہیں سکتی ہے جب تک جان باقی ہے

مجسٹریٹ نے پولیس کے چند ٹاؤٹ گواہوں کی سرسری شہادت کے بعد مجھے ایک سال قید سخت کا حکم سنایا۔ ایک سال کی طویل مدت گورداسپور جیل میں گزاری۔ رہائی سے کچھ عرصہ پہلے جیل میں ہی مجھے اخبارات سے معلوم ہوا کہ مشہور آریہ سماجی لیڈر سوامی شردھانند اور آریہ سماج نے صوبہ یو. پی میں ملکانوں اور علم دین سے بے بہرہ مسلمانوں کی مرتد کرنے کی تحریک زور شور سے جاری کی ہے۔ اس تحریک سے مسلمانان ہندوستان میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ ارتداد روکنے کے لئے جمعیۃ العلماء ہند، خلافت کمیٹی، مدرسہ عالیہ دیوبندی، حنفی، اہل حدیث اور شیعہ جملہ مکاتب فکر کے مسلمان علماء وزعماء آریہ سماج کے مقابلے میں میدان تبلیغ میں نکل آئے۔

مرزائیت میں داخلہ

جیل سے رہا ہوتے ہی گردوپیش کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد میں نے فیصلہ کرلیا کہ مجھے آریہ سماج اور شدھی وارتداد کے مقابلہ پر حفاظت واشاعت اسلام کا کام کرنا چاہئے۔ آریوں نے پنجاب کو مناظروں کا اکھاڑا بنا رکھا تھا۔ میں نے آریہ سماج کے متعلق لٹریچر مہیا کیا۔ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد ضلع گورداسپور کے مختلف مقامات پر صداقت اسلام اور آریہ سماج کی تردید پر متعدد تقریریں کیں۔ فروری ۱۹۲۴ء میں تحصیل شکرگڑھ کے ایک جلسہ میں لاہوری مرزائیوں کے چند مبلغین سے میری ملاقات ہوئی۔ آریہ سماج کی تردید کے بارے میں انہوں نے مجھے کہا کہ اگر آپ احمدیہ انجمن لاہور میں تشریف لائیں تو ہم آپ کو اسلام پر آریہ سماج کے تمام اعتراضات کے جوابات سکھا دیں گے۔ انہوں نے اپنی جماعت کے تبلیغی کارناموں کو نہایت ہی مبالغہ سے بیان کیا اور مرزا قادیانی آنجہانی کی خدمات اسلامی کے بڑھ چڑھ کر افسانے سنائے۔ میں نے کہا کہ ہمارا اور آپ کا مذہب کا بنیادی اختلاف ہے۔ ہم حضور سرور کائنات ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں جب کہ حضور ﷺ

کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کے مدعی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت نہ تھے۔ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کر کے ان پر افتراء کیا ہے اور بہتان طرازی سے کام لیا ہے۔ اپنے اس بیان کو درست ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی کتابوں سے چند حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔ جن میں اس نے حضور خاتم النّبیین ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر دجال اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ میں مدعی نبوت نہیں۔ بلکہ مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میرا مجددیت اور محدثیت کا دعویٰ ہے۔ ہمارے وہی عقائد ہیں جو اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں۔ میرا مرزائی مذہب کے متعلق معمولی مطالعہ تھا۔ اس لئے میں تبلیغ اسلام کے نام پر ان کے دام تزویر میں پھنس گیا اور مسٹر محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہوریہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کی مجددیت ومہدویت کا پھندا اپنے گلے میں ڈال لیا۔ ان کے تبلیغی کالج میں داخل ہوا۔ تین سال میں ایک اور مرزائی طالب علم اور میری تعلیم پر پچاس ہزار روپے سے زائد رقم خرچ ہوئی۔

قرآن مجید کی تفسیر، حدیث، بائبل، عیسائیت، ہندی، سنسکرت، ویدوں، آریہ سماج اور علم مناظرہ کی تعلیم حاصل کی۔ مدت معینہ میں نصاب تعلیم ختم ہونے کے بعد مجھے مستقل مبلغ مقرر کر دیا گیا۔ میں نہ صرف مبلغ ومناظر اور محصل ہی کے فرائض ادا کرتا رہا بلکہ سیکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن، ایڈیٹر اخبار پیغام صلح کے ذمہ دارانہ عہدوں پر بھی فائز رہا اور پوری جانفشانی وسرگرمی کے ساتھ مرزائی عقائد کی تبلیغ واشاعت اور آریوں، دہریوں اور عیسائیوں سے کامیاب مناظرے کرتا رہا۔

ترک مرزائیت

۱۹۳۱ء کے وسط میں میں نے یکے بعد دیگرے متعدد خواب دیکھے جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کی نہایت گھناؤنی شکل دکھائی دی اور اسے بری حالت میں دیکھا۔ میں یہ خواب مرزائیوں سے بیان نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ اگر انہیں خواب سنائے جاتے تو وہ مجھے کہتے کہ یہ شیطانی خواب ہیں نہ ہی کسی مسلمان کو یہ خواب بتا سکتا تھا کیونکہ اگر انہیں یہ خواب سنائے جاتے تو وہ کہتے کہ مرزا غلام احمد اپنے تمام دعاوی میں جھوٹا ہے۔ مرزائیت سے توبہ کر

لیجئے۔ میری حالت یہ تھی۔

دو گونہ رنج وعذاب است جان مجنوں را بلائے فرقت لیلیٰ و صحبت لیلیٰ

اگر چہ پہلے بھی مرزا غلام احمد کے بعض الہامات اور اس کی چند پیش گوئیاں میرے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتی تھیں۔ لیکن حسن عقیدت اور غلو محبت کی طاقتیں ان خیالات کو فوراً دبا دیتی تھیں اور دل کو تسلی دے دیتا تھا کہ مرزا نبی تو نہیں کہ جس کے تمام ارشادات صحیح ہوں۔ ان خوابوں کی کثرت سے متاثر ہو کر میں نے غور وفکر کیا گو کہ ہمارے خوابوں پر دین کا مدار نہیں اور نہ ہی یہ حجت شرعی ہیں۔ لیکن ان سے صداقت کی طرف راہنمائی تو ہوسکتی ہے۔ آخر میں نے فیصلہ کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی محبت اور عداوت دونوں کو بالائے طاق رکھ کر اور ان سے صرف نظر کرتے ہوئے مرزائیت کے صدق وکذب کو تحقیقات کی کسوٹی پر پرکھنا چاہئے۔ خدائے واحد قدوس کو حاضر وناظر سمجھتے ہوئے یہ اعلان کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد کی محبت اور عداوت کو چھوڑ کر اور خالی الذہن ہو کر مرزا قادیانی کی اپنی مشہور تصنیفات اور قادیانی ولاہوری ہر دو فریق کی چیدہ چیدہ کتابوں کو جو مرزا قادیانی کے دعاوی کی تائید میں لکھی گئی تھیں چھ ماہ کے عرصہ میں نظر غائر سے بطور محقق کے پڑھا اور علماء اسلام کی تردید مرزائیت کے سلسلہ میں چند کتابیں مطالعہ کیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جتنا زیادہ میں نے مطالعہ کیا اتنا ہی مرزائیت کا کذب مجھ پر واضح ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ مجھے یقین کامل ہوگیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ الہام، مجددیت، مسیحیت، نبوت وغیرہ میں مفتری تھا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضور رسالت مآب ﷺ آخری نبی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ وہ قیامت سے پہلے اس دنیا میں واپس تشریف لائیں گے۔

تیرے رندوں پہ سارے کھل گئے اسرار دین ساقی
ہوا علم الیقین عین الیقین حق الیقین ساقی

اب میرے لئے ایک نہایت مشکل کا سامنا تھا۔ ایک طرف ملازمت تھی۔ جماعت مرزائیہ کے ارکان اور افراد جماعت سے آٹھ سال کے دیرینہ اور خوشگوار تعلقات تھے۔ بحیثیت ایک کامیاب مبلغ ومناظر جماعت میں رسوخ حاصل تھا۔ لیکن جب دوسری

طرف مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے بالکل الٹ دیکھتا تھا۔ ان کے الہامات اور پیش گوئیوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑتی ہوئی نظر آتی تھیں اور قیامت کے دن ان عقائد باطلہ کی باز پرس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا تو میں لرزہ براندام ہو جاتا تھا کہ ایک طرف حق تھا اور دوسری طرف باطل۔ ایک طرف تاریکی تھی اور دوسری طرف مشعل نور۔ ایک طرف معقول تنخواہ کی ملازمت اور آٹھ سال کے دوستانہ تعلقات تھے اور دوسری طرف دولت ایمان۔ لیکن ساتھ دنیوی مشکلات اور مصائب کا سامنا۔ آخر میں نے قطعی فیصلہ کر لیا کہ چاہے ہزارہا تکالیف اٹھانی پڑیں انہیں بخوشی برداشت کروں گا۔ کیونکہ حق کے اختیار کرنے والوں کو ہمیشہ تکالیف ومصائب کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔

مصیبت پر مصیبت سر پہ آتی ہے تو آنے دو ۔۔۔ صداقت کیلئے گر جاں جاتی ہے تو جانے دو

چنانچہ میں اشکبار آنکھوں اور کفر وارتداد سے پشیمان اور لرزتے ہوئے دل سے اپنے رحیم وکریم خداوند قدوس کے حضور کفر مرزائیت سے تائب ہوگیا۔ توبہ کے بعد دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی۔

عصیان ماو رحمت پروردگار ما ۔۔۔ ایں رانہایتے است نہ آں را نہایتے

میرے غفور رحیم مالک ؎

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا ۔۔۔ پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر ۔۔۔ لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

’’الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لو لا ان هدانا الله (الاعراف:۴۳) ‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ کا لاانتہاء احسان وشکر ہے جس نے ہم کو یہاں تک پہنچایا اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہرگز راہ راست پانے والے نہ تھے۔﴾ ذالک فضل الله یوتیه من یشاء!

صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم ۔۔۔ یا رب تو کریمی و رسول تو کریم

میں نے یکم رجنوری ۱۹۳۲ء کو احمدیہ انجمن لاہور کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا جو ۲۴رجنوری کو منظور کرلیا گیا۔

ترک مرزائیت کا اعلان

۱۹۳۲ء کی ابتداء میں انگریز اور ڈوگرہ حکومت کے خلاف تحریک کشمیر انتہائی عروج تک پہنچ چکی تھی۔ مجلس احرار اسلام کے ایک درجن سے زائد مجاہدین شہید ہو چکے تھے۔ مجلس کے تمام راہنما اور چالیس ہزار سرفروش رضا کار جیل خانوں میں محبوس تھے۔ برطانوی حکومت نے عام اجتماعات پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ حالات کچھ سازگار ہوئے۔ پابندیاں ختم ہوئیں تو احباب کی طرف سے ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔ قد آدم اشتہار شائع کئے گئے کہ ۷رمئی ۱۹۳۲ء بعد نماز عشاء باغ بیرون موچی دروازہ لاہور جلسہ عام منعقد ہوگا۔ جس میں مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ جن کی تعلیم پر مرزائیوں نے پچاس ہزار سے زائد روپیہ خرچ کیا تھا اور وہ جماعت مرزائیہ لاہوریہ کے مشہور مبلغ ومناظر تھے۔ ترک مرزائیت کا اعلان کریں گے اور ترک مرزائیت کے وجوہ اور ناقابل تردید دلائل بیان کریں گے۔ ان کی تقریر کے بعد مرزائیوں کے نمائندہ کو سوال وجواب کے لئے وقت دیا جائے گا۔ اندرون شہر اور بیرون شہر منادی کی گئی۔ بعد نماز عشاء کم از کم تیں ہزار کے مجمع میں میں نے ترک مرزائیت کے موضوع پر تین گھنٹے تقریر کی۔ سٹیج کے بالمقابل مرزائی مبلغین ومناظرین کے لئے میز اور کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ میری تقریر کے بعد صاحب صدر نے اعلان کیا کہ حسب وعدہ مرزائی صاحبان کو مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر پر سوال وجواب کے لئے وقت دیا جاتا ہے تاکہ حاضرین مرزائیت کے صدق وکذب کا اندازہ لگا سکیں۔ لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کے مبلغ ومناظر موجود تھے۔ لیکن کسی کو ہمت وجرأت نہ ہوئی کہ وہ میرے مقابلہ میں آسکیں۔ صاحب صدر کی دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

لالچ اور قاتلانہ حملے

اس عظیم الشان جلسے اور مرزائیت کی شکست کی روداد اخبارات میں شائع ہوئی تو ملک کے طول وعرض سے مجھے تقریر کے لئے دعوتوں کا لگاتار سلسلہ شروع ہوگیا۔ مختلف شہروں اور قصبات میں میری بیسیوں تقریریں اور مرزائیوں سے پانچ چھ نہایت کامیاب مناظرے ہوئے۔ ان ایام میں اونچی مسجد اندرون بھاٹی دروازہ لاہور کے بالمقابل میرا قیام تھا۔ میری تقریروں اور مناظروں کی کامیابی سے متأثر ہوکر مرزائیوں کے ایک وفد نے مجھ سے ملاقات

کی اور مجھے کہا کہ آپ نے اپنی تحقیق کی بناء پر احمدیت ترک کر دی ہے۔ آپ کے موجودہ عقائد کے متعلق ہم آپ سے کچھ نہیں کہتے۔ ہم یہ کہنے آئے ہیں کہ آپ کی تقریریں اور مناظرے ہمارے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ ہمیں علم ہے کہ سوائے تقریروں اور مناظروں کے آپ کی مالی آمد کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ جماعت احمدیہ آپ کو پندرہ ہزار روپے کی پیشکش کرتی ہے۔ آپ ہم سے یہ رقم لے لیں اور اس سے جنرل مرچنٹ یا کپڑے کا کاروبار شروع کر لیں اور ہمیں اشٹام لکھ دیں کہ میں پندرہ سال تک احمدیت کے خلاف نہ کوئی تقریر کروں گا اور نہ مناظرہ اور نہ ہی کوئی تحریری بیان شائع کروں گا۔ اگر اس معاہدہ کی خلاف ورزی کروں تو جماعت احمدیہ کو تیس ہزار روپیہ ہرجانہ ادا کروں گا۔ یہ بھی کہا کہ احمدیت کی تردید کوئی ایسا فرض نہیں جس کے بغیر آپ مسلمان نہیں رہ سکتے۔ حنفیوں، اہل حدیثوں اور شیعوں میں ہزاروں علماء ایسے ہیں جو احمدیت کی تردید نہیں کرتے۔ اگر وہ تردید احمدیت کے بغیر مسلمان رہ سکتے ہیں تو آپ بھی مسلمان رہ سکتے ہیں۔ میں نے جواباً کہا آپ صاحبان کو یہ ہمت کیسے ہوئی کہ مجھے لالچ کے فتنے میں پھانسنے کی جرأت کریں۔ میں ان علماء کرام کے طریق کار کا ذمہ دار نہیں جو تردید مرزائیت سے اجتناب کرتے ہیں۔ میرے لئے تو استیصال مرزائیت کی جدوجہد فرض عین ہے۔ کیونکہ میں نے مدت مدید تک اس کی نشرواشاعت کی ہے۔ مجھے تو اس کا کفارہ ادا کرنا ہے۔ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا لالچ مجھے تردید مرزائیت سے منحرف نہیں کر سکتا۔ قریباً ایک گھنٹے کی گفتگو کے بعد مجھ سے مایوس ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے اور جاتے ہوئے کہہ گئے کہ آپ نے ہمارے متعلق نہایت خطرناک طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ آپ کے لئے اس کا نتیجہ تباہ کن ہوگا۔ میں نے انہیں کہا ؎

مواحد پہ درپائے ریزی رزش خبر شمشر ندی نئ پر سرش

میں نے ان کے اس جارحانہ چیلنج کی پرواہ نہ کی۔ حسب سابق اپنے تبلیغی سفروں، تقریروں اور مناظروں میں منہمک رہا۔ مرزائیوں نے اپنی سوچی سمجھی سکیم کے مطابق یکے بعد دیگرے ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے مناظرہ اور بیلوں ڈلہوزی کے جلسہ کے ایام میں مجھ پر دوبار قاتلانہ حملے کئے۔ ڈیرہ بابا نانک کے حملہ میں مجھے زخم آیا۔ ایک مرزائی نے صاف الفاظ میں مجھے کہا کہ یاد رکھو ہم تمہیں قتل کرادیں گے۔ خواہ ہمارا پچاس ہزار روپیہ خرچ ہو میں نے اسے جواب دیا کہ میرا عقیدہ ہے کہ شہادت سے بہتر کوئی موت نہیں۔ قبر کی رات کبھی گھر

میں نہیں آسکتی۔ ایک دفعہ بعد نماز عشاء بیلوں ڈلہوزی کی مسجد میں تردید مرزائیت پر میری تقریر ہو رہی تھی۔ ایک مرزائی جس نے کمبل اوڑھا ہوا تھا۔ میز کے نزدیک آیا ایک مسلمان نے پکڑ لیا۔ مرزائی نے کمبل میں چھرا چھپا رکھا تھا۔ سب انسپکٹر پولیس جلسہ میں موجود تھا۔ اس نے اسی وقت مرزائی کو گرفتار کر کے چھرا اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے تھانے کے حوالات میں بند کر دیا۔ دوسرے دن علاقہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کر دیا۔

مجسٹریٹ نے ملزم سے چھ ماہ کے لئے نیک چلنی کی ضمانت لے لی۔ لاہور کے اخبارات میں مجھ پر ڈیرہ بابا نانک کے حملہ کی خبر شائع ہوئی تھی۔ حضرت مولانا ظفر علی خان نے ''زمیندار'' میں ایک شذرہ سپرد قلم فرمایا تھا۔

مجلس احرار اسلام کے زعماؤں کو مجھ پر مرزائیوں کے حملوں کا علم ہوا تو قائد احرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ناظم دفتر سے فرمایا کہ مرزائیوں کی جارحیت کا جواب دینے کے لئے جلسہ کا انتظام کیجئے۔ چنانچہ کثیر التعداد پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ اخبارات میں اعلان ہوا شہر کے ہر حصے میں منادی ہوئی کہ باغ بیرون دہلی دروازہ بعد نماز عشاء زیر صدارت چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ مرزائیوں کی جارحیت کے چیلنج کا جواب دیں گے۔

بعد نماز عشاء چالیس ہزار سے زائد کے مجمع میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سٹیج پر کھڑا کر کے میرا تعارف کرایا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اس نوجوان نومسلم عالم نے مناظروں میں مرزائیوں کو ذلیل ترین شکستیں دی ہیں۔ مرزائی ان کے دلائل کا جواب نہ دے سکے تو ڈیرہ بابا نانک اور ڈلہوزی میں ان پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔

میں مرزائیوں سے نہیں ان کے خلیفہ مرزامحمود سے کہتا ہوں کہ اگر تم یہ کھیل کھیلنا چاہتے ہو تو میں تمہیں چیلنج دیتا ہوں کہ مرد میدان بنو۔ اب لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ پر حملہ کراؤ پھر احرار کے فدا کاروں کی یورش اور قربانیوں کا اندازہ لگانا ایک کی جگہ ایک ہزار سے انتقام لیا جائے گا۔ ہم خون کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ ہماری تاریخ تمہارے سامنے ہے۔ ہم محلاتی سازشوں کے قائل نہیں۔ ہم میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے ہیں۔ ہمیں جو عمل کرنا ہوتا ہے اس کا واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیتے ہیں۔ حضرت مولانا کی تقریر کیا تھی شجاعت و ایثار اور حقائق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ بار بار نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے تھے۔

فرمایا ہم وہی احرار ہیں جن کے ۱۳۱رضا کار اسلام اور مسلمانوں کی عزت بچانے کے لئے سینوں پر ڈوگرہ حکومت کی گولیاں کھا کر شہید ہوئے ہیں اور چالیس ہزار نے قید وبند کی مصیبتیں بخوشی برداشت کیں۔ اس کے بعد مرزائیوں کو سانپ سونگھ گیا۔ مرزابشیر کی عقل ٹھکانے آ گئی۔ میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اوران کے گرامی قدر رفقاء کی معیت میں ترویج واشاعت اسلام اور احقاق حق وابطال باطل کے لئے وقف ہوگیا۔ اوپر میں نے جن نوجوانوں کا ذکر کیا ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

خوابیں

ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک چٹیل میدان میں ہزاروں لوگ حیران وپریشان کھڑے ہیں۔ میں بھی ان میں موجود ہوں۔ ان کے چاروں طرف لوہے کے بلند وبالا ستون ہیں اوران پر زمین سے لے کر قدآدم تک خاردار تار لپٹا ہوا ہے۔ تار کے اس حلقے سے باہر نکلنے کا کوئی دروازہ یا راستہ نہیں۔ ہزاروں اشخاص کواس میں قید کردیا گیا ہے۔ ان میں چند میری شناسا صورتیں بھی ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا ہمیں اس مصیبت میں گرفتار کیوں کیا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے جواباً کہا کہ ہمیں احمدیت کی وجہ سے مخالفین نے یہاں بند کردیا ہے۔ یہاں سے کچھ فاصلہ پر مسیح موعود پلنگ پر سوئے ہوئے ہیں۔ انہیں ہماری خبرنہیں کہ وہ ہماری رہائی کے لئے کوشش کرسکیں۔ ہم میں سے کسی کے پاس کوئی اوزار نہیں جس سے خاردار تار کو کاٹ کر باہر نکلنے کا راستہ بنایا جاسکے۔ میں نے خاردار کے چاروں طرف گھومنا شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک جگہ سے زمین کی سطح کے قریب کا تار ڈھیلا ہے۔ میں زمین پر بیٹھا اوراس تارکواپنے دائیں پاوں سے نیچے دبایا تووہ تار زمین کے ساتھ جالگا۔ سر کے قریبی تار کو ہاتھ سے ذرا اوپر کیا تو دونوں تاروں میں اس قدر فاصلہ ہوگیا کہ میں تار سے باہر نکل آیا۔

مجھے کافی فاصلہ پر پلنگ نظر آیا۔ جس پر مرزاغلام احمد قادیانی چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا۔ میں نہایت ادب واحترام سے پلنگ کے قریب پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے اپنے چہرے سے چادر سرکائی تواس کا منہ قریباً دوفٹ لمبا تھا۔ شکل ناقابل بیان تھی۔ (خنزیر جیسی) ایک آنکھ بالکل بے نور اور بند تھی۔ دوسری آنکھ ماش کے دانے کے برابر تھی۔ اس نے کہا

میری بہت بری حالت ہے۔ اس کی آواز کے ساتھ شدید قسم کی بدبو پیدا ہوئی۔ اس کی شکل اور بدبو سے میں کانپ گیا۔ میری نیند اچاٹ ہوگئی۔ نیند جاتی رہی اور میری آنکھ کھل گئی۔

دوسرا خواب

ایک رات خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے قریباً دو سو گز آگے جارہا ہے۔ میں اس کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ تانت (جس سے روئی دھنی جاتی ہے) کا ایک سرا اس کی کمر میں بندھا ہوا ہے اور دوسرا سرا میری گردن میں۔ ہمارا سفر مغرب سے مشرق کی طرف ہے۔ دوران سفر راستہ پر دائیں طرف ایک نہایت وجیہ شخص نظر آئے۔ سفید رنگ، درمیانہ قد، روشن آنکھیں، سفید پگڑی، سفید لمبا کرتہ، سفید شلوار۔ مسکراتے ہوئے مجھے فرمایا کہ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ جہاں میرے آگے جانے والے مجھے لے جارہے ہیں۔ کہنے لگے جانتے ہو یہ کون ہے؟ اور تمہیں کہاں لے جارہا ہے؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ یہ کون ہیں؟ اور مجھے کہاں لے جارہے ہیں؟ فرمانے لگے یہ غلام احمد قادیانی ہے۔ خود جہنم کو جارہا ہے اور تمہیں بھی وہیں لے جارہا ہے۔ میں نے کہا کہ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو جان بوجھ کر جہنم میں جائے اور دوسروں کو بھی جہنم میں لے جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسیلمہ کذاب کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے عمداً جہنم کا راستہ اختیار نہ کیا تھا؟ میں اس کی دلیل کا جواب نہ دے سکا تو فرمانے لگے غور سے سامنے دیکھو میں نے سامنے نگاہ کی تو مجھے بہت دور حد نگاہ پر زمین سے آسمان تک سرخی دکھائی دی۔ انہوں نے پوچھا جانتے ہو یہ سرخ رنگ کیا ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ کہنے لگے یہی تو جہنم کے شعلے ہیں۔ میں حسب سابق چل رہا تھا۔ وہ بھی میرے ساتھ ساتھ قدم اٹھاتے جارہے تھے۔ وہ غائب ہوگئے۔ میں بدستور اس شخص (غلام احمد قادیانی) کے پیچھے پیچھے جارہا تھا۔ ہم سرخی (جہنم کے شعلوں) کے قریب ہو رہے تھے۔ اب تو مجھے حرارت بھی محسوس ہونے لگی۔ وہ وجیہ شخصیت پھر نمودار ہوئی۔ انہوں نے تانت پر ضرب لگائی تانت ٹوٹ گئی اور میں نیند سے بیدار ہوگیا۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

قادیانی
اور
مولانا اختر

(حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تاریخی نظم)

قادیانی اور مولانا اختر

(حضرت مولانا ظفر علی خان ؒ کی ایک تاریخی نظم)

فروری ۱۹۳۴ء کی بات ہے جب قادیانیوں نے اسلامیہ کالج لاہور کے طلباء کو مرتد کرنے کی مردود کوشش کی تو اکابر ملت نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مسجد مبارک میں تقریریں کیں۔ جس پر حکومت نے حضرت مولانا ظفر علی خان ؒ، حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ، حضرت مولانا عبدالحنان اور احمد یار خان سیکرٹری مجلس احرار اسلام کو مقید ومحبوس کر دیا۔ ایک دن مولانا ظفر علی خان ؒ سے ایک قیدی نے شکایت کی کہ جیل والے اسے اتنے دانے دیتے ہیں کہ پیسے نہیں جاتے۔ حضرت مولانا نے اپنے رفقاء کو بلالیا اور سب حضرات نے باری باری چکی پیس کر وہ باقی دانے ختم کر دیئے۔ اس دوران میں مولانا اختر ؒ نے حضرت مولانا (ظفر علی خان) سے ارشاد کی درخواست کی تو ارتجالاً حضرت مولانا کی زبان پر یہ شعر آ گئے جو تا حال کسی کتاب میں شائع نہیں ہو سکے۔ حضرت مولانا اختر ؒ کے شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین کرام ہیں۔ (مدیر)

غلام احمد بھلا کیا جان سکتا ہے کہ دیں کیا ہے
رموز علم الاسما چہ داند ذوق ابلیسی
ادھر توحید کی باتیں ادھر تثلیث کی گھاتیں
مری فطرت حجازی ہے سرشت اس کی ہے انگلیسی
یہ کہہ کر حق جتا دوں گا محمدؐ کی شفاعت پر
کہ آقا تیری خاطر میں نے چکی جیل میں پیسی
مقابل قادیانی ہو نہیں سکتے ہیں اختر کے
پڑے گا ایک ہی تھپڑ تو جھڑ جائے گی بتیسی
ہوا جب علم کا چرچا دیا فتویٰ یہ مرزا نے
ہمارا علم ہے دریا کہ نام اس کا ہے سائیسی
ہے امرتسر سے مغرب کی طرف مینارہ مرزا
یہ نکتہ حل کریں مرقد سے اٹھ کر آج ادریسی

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 1 تا 27 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	7500
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	400
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	250
15	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
17	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
18	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	500
19	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	250
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	300
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	قادیانیت عقل وانصاف کی نظر میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

ترکِ مرزائیت

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر کوئی لاہوری جماعت کا مرزائی چھ ماہ کے اندر اس کتاب کا جواب لکھے گا تو بعد فیصلہ منصف اسے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن مئی ۱۹۳۲ء میں اور دوسرا ایڈیشن نومبر ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔ باوجود دو سال گزر جانے کے کسی لاہوری مرزائی کو ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس کے جواب میں قلم اٹھا سکے۔ ہم آج کی تاریخ سے پھر اعلان کئے دیتے ہیں کہ اگر شرائط مندرجہ کے ماتحت مزید ایک سال کے عرصہ میں ہماری کتاب کا جواب لکھا گیا تو ہم انعام دینے کو تیار ہیں۔

لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

۲۰/اپریل ۱۹۳۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترک مرزائیت کے وجوہ لکھنے کا میرا ارادہ نہیں تھا۔ مگر میرے چند احباب نے مجبور کیا کہ میں مرزائیت کے متعلق اپنی معلومات معرض تحریر میں لاؤں تاکہ عامتہ المسلمین اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ میرے محترم چچا جان خان سلطان احمد خان رحمۃ اللہ علیہ نے جو تردید مرزائیت میں یدطولیٰ رکھتے تھے اس کتاب کے متعلق مفید مشورے اور حوالہ جات سے میری مدد کی۔

مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ

اسلام اور مرزا قادیانی کے عقائد میں بعد المشرقین ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے معجون مرکب عقائد کی تائید کے لئے خواہشات نفسانی سے ایسے خلاف شریعت الہام گھڑ لئے تھے جنہیں اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ انہیں خلاف قرآن وحدیث الہامات کے صدقے میں محدثیت، مجددیت، مہدویت، مسیحیت، محمدیت، کرشنیت، جے سنگھیت، ظلیت، بروزیت، نبوت وغیرہ کے دعاوی کر بیٹھے۔ اس پر بھی بس نہ کی اور صبر نہ آیا تو غضب یہ ڈھادیا کہ خدا کا بیٹا بنے۔ مسئلہ ارتقاء کے ماتحت ترقی کی تو خود خدا ہونے کا اعلان کر کے نئے زمین وآسمان پیدا کرنے کے بعد تخلیق بنی نوع انسان کا دعویٰ کر دیا۔ آخری میدان یہ مارا کہ اپنے پیدا ہونے والے بیٹے کی مثال اللہ تعالیٰ سے دی اور لکھ دیا۔

فرزند دل بند گرامی وارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء (یعنی میرا پیدا ہونے والا بیٹا دلبند گرامی ارجمند ہوگا اور وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔گویا خدا آسمان سے اترے گا)

(البشریٰ ج۲ص۲۱،۱۲۴، ازالہ اوہام ص۱۵۵،خزائن ج۳ص۱۸۰)

مرزا قادیانی کے اسی قسم کے عقائد باطلہ تھے جن کی بناء پر علمائے اسلام نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگایا۔اس وقت ہم اپنی طرف سے ان اقوال پر زیادہ جرح اور تنقید نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ مرزا قادیانی کے دعاوی اور عقائد انہیں کے الفاظ میں ناظرین تک پہنچادیتے ہیں۔مرزا قادیانی اپنی نسبت لکھتے ہیں:

۱...... ''میں محدث ہوں۔'' (حمامتہ البشریٰ ص۷۹،خزائن ج۷ص۲۹۷)

۲...... ان الفاظ میں مجددیت کا دعویٰ کیا ہے:

رسید مژدہ زغیب کہ من ہماں مرد کہ او مجدد ایں دین و راہنما باشد

(ترجمہ) ''مجھے غیب سے خوشخبری ملی کہ میں وہ مرد ہوں کہ اس دین کا مجدد اور راہنما ہوں۔'' (درثمین فارسی ص۱۳۶، تریاق القلوب ص۴،خزائن ج۱۵ص۱۳۲)

اپنی مہدویت کا اعلان کرتے ہیں۔

۳...... ''میں مہدی ہوں۔'' (معیار الاخیار ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۸)

آیت:''**مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

۴...... ''اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔اسی کی طرف اشارہ ہے۔''**ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد، جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔'' (ازالہ اوہام ص۶۷۳،خزائن ج۳ص۴۶۳)

اگرچہ اس عبارت میں مرزا قادیانی نے لکھ دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ فقط احمد ہی نہیں

بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ ان الفاظ کے لکھنے سے صرف یہ مقصد نظر آتا ہے کہ اگر ابتداء میں ہی صاف طور پر لکھ دیا کہ آنحضرت ﷺ احمد نہیں تو عامۃ المسلمین متنفر ہو جائیں گے۔ لیکن آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی مندرجہ سورۂ صف حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے نہ تھی بلکہ مرزاغلام احمد قادیانی کے لئے تھی۔

تریاق القلوب میں مرزاقادیانی لکھتے ہیں:

۵...... منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(ترجمہ)''میں مسیح زمان ہوں۔ میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد مجتبیٰ ہوں۔'' (تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۳۴)

دوسری جگہ اس کی مزید تشریح کرتے ہیں:

۶...... ''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔'' (حاشیہ حقیقت الوحی ص۷۲، خزائن ج۲۲ ص۷۶)

اپنی اسی کتاب میں پھر لکھا ہے:

۷...... ''دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ ''براہین احمدیہ'' میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت ''جری اللہ فی حلل الانبیاء'' فرمایا۔ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۴،۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۱)

اپنی مجددیت اور مہدویت کی شان کو دوبالا کرنے کے لئے یوں گویا ہوئے ہیں:

۸...... میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۳، خزائن ج۲۱ ص۱۳۳، درثمین ص۴۷)

ناظرین کرام! حوالہ جات بالا سے روزروشن کی طرح ظاہر ہوگیا ہے کہ مرزا قادیانی نے کس دیدہ دلیری سے تمام انبیاء علیہم السلام کے نام اپنی طرف منسوب کئے ہیں اور دعویٰ کیا ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جاتی ہے۔ گویا تمام انبیاء کے مقابل پر اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ فرداً فرداً ہر نبی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو جو کمال عطاء کئے گئے تھے، مجموعی طور پر وہ سارے کے سارے کمالات مجھ (مرزا قادیانی) کو دیئے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی کھلے الفاظ میں اعلان کرتے ہیں:

۹...... آدم نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

(درثمین فارسی ص۱۷۱، نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

(ترجمہ) ''میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں۔ میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔ خدا نے جو پیالے ہر نبی کو دیئے ہیں، ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دے دیا ہے۔''

لاہوری احمدیو! خدا کے لئے انصاف سے جواب دو کہ کیا مرزا قادیانی کے ان اشعار کا یہ مفہوم نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا مجموعہ کہہ رہے ہیں؟ اور اپنے آپ کو کسی نبی سے درجہ میں کم نہیں سمجھتے۔ اسی ادّعا ناروا کو اس شعر میں دہرایا ہے۔

۱۰...... انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے

(درثمین فارسی ص۱۷۲، نزول المسیح ص۱۰۰، خزائن ج۱۸ ص۴۷۸)

(ترجمہ) ''اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں۔ میں عرفان میں ان نبیوں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔''

حیرت ہے کہ مرزا قادیانی نے صرف اتنا ہی نہیں کہا کہ میں نبوت کی ایسی معجون ہوں جو تمام نبیوں کے کمالات سے مرکب ہوں۔ بلکہ اس سے اوپر بھی ایک اور چھلانگ لگا کر دنیا کو اطلاع دی ہے کہ میں وہ تھیلا ہوں کہ جس میں تمام نبی بھرے پڑے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱۱...... زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(درثمین فارسی ص۱۷۳، نزول المسیح ص۱۰۰ ج۱۸ ص۴۷۸)

(ترجمہ) ''میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا۔ ہر رسول میرے پیراہن میں چھپا ہوا ہے۔'' ''معاذ اللہ من هذا الهفوات'' (اختر)

ایک جگہ اپنی بڑائی کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

۱۲...... ''اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۰، خزائن ج۲۱ ص۱۱۷، ۱۱۸)

لاہوری مرزائیو! جب مرزا قادیانی اپنے آپ کو تمام راست باز اور مقدس نبیوں کے کمالات کا مجموعہ یا عطر قرار دے رہے ہیں تو بتاؤ کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کلی کا مدعی ہونے میں کون سی کسر باقی رہ گئی ہے؟ جواب دیتے وقت سوچ لینا کہ تمہارے سامنے کون ہے۔

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

۱۳...... روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(درثمین اردو ص۸۴، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۳، خزائن ج۲۱ ص۱۴۴)

معزز ناظرین! اس شعر میں مرزا قادیانی کس بلند آہنگی سے اعلان کر رہے ہیں کہ تہذیب، شرافت، تمدن اور معاشرت انسانی کا جو باغ حضرت آدم علیہ السلام نے لگایا تھا۔ وہ اب تلک ادھورا اور نامکمل تھا۔ اب میرے آنے کی وجہ سے وہ انسانیت کا باغ پھولوں اور

پھلوں سے بھر گیا ہے۔ یعنی میرے آنے سے دنیا کا کارخانہ مکمل ہوا ہے اور جب تک میں نہیں آیا تھا، دنیا نامکمل تھی۔ اگر میں پیدا نہ ہوتا تو یہ تمام جہان بھی عالم وجود میں نہ آتا۔ نہ چاند، سورج اور سیارے ہوتے، نہ زمین بنتی، نہ نسل انسانی کا نام ونشان ہوتا۔ نہ انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے، نہ قرآن مجید نازل ہوتا۔ غرضیکہ زمین وآسمان کا ہر ذرہ غلام احمد قادیانی کی وجہ سے ہی پیدا کیا گیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا ہے:

۱۴...... ''لولاک لما خلقت الا فلاک''

(البشریٰ ج۲ ص۱۱۲، تذکرہ ص۶۱۲، طبع سوم، حقیقت الوحی ص۹۸، خزائن ج۲۲ ص۱۰۲)

(ترجمہ) اے مرزا! ''اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔''

دوسرا الہام ان الفاظ میں ہوتا ہے:

۱۵...... ''کل لک ولامرک'' (الہام مندرجہ البشریٰ ج۲ ص۱۲۷، تذکرہ ص۷۰۶، ط۳)

(ترجمہ) ''سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے۔''

مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

۱۶...... ''فجعلنی اللہ آدم واعطانی کل ما اعطا لابی البشر وجعلنی بروز الخاتم النبیین وسید المرسلین'' (خطبہ الہامیہ ص۱۶۷، خزائن ج۱۶ ص۲۵۴)

(ترجمہ) ''خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں جو ابوالبشر آدم کو دی تھیں اور مجھ کو خاتم النّبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا۔''

اسی کی مزید تشریح کرتے ہیں:

۱۷...... ''اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا حسب آیت ''وآخرین منھم'' دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اس کو عطاء کیا تاکہ یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا (یعنی مرزا قادیانی کا) ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۰۱، خزائن ج۱۷ ص۲۶۳)

اسی مفہوم کو دوسری جگہ دہرایا ہے:

۱۸...... ''وانزل اللہ علی فیض ھذا الرسول (محمد) فاتمہ واکملہ وجذب الی لطفہ وجودہ حتی صار وجودی وجودہ فمن دخل فی جماعتی

دخل فی صحابة سیدی خیر المرسلین وهذا هو معنی وآخرین منهم‘‘

(ترجمہ)’’اور خدا نے مجھ (مرزا قادیانی) پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری (مرزا قادیانی) کی طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا۔ پس وہ جو میری جماعت (قادیانیت) میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیرالمرسلین کے صحابہ بھی داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منہم کے بھی ہیں۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۹)

۱۹...... مرزا قادیانی کو الہام ہوتا ہے:’’**محمد مفلح**‘‘

اس کی تشریح ان الفاظ میں کی گئی ہے:’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اور نام رکھا ہے جو پہلے کبھی سنا بھی نہیں۔ تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۹۹، تذکرہ ص۵۵۷، ط۳)

مندرجہ بالا حوالہ جات صاف بتا رہے ہیں کہ مرزا قادیانی کا الہامی نام محمد مفلح ہے اور مرزا قادیانی ہمدردی خلائق، ہمت اور اخلاق حسنہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کی طرح ہیں اور مرزا قادیانی کا ظہور بعینہٖ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ظہور ہے اور جو شخص جماعت مرزائیہ میں داخل ہوا، وہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں داخل ہوگیا۔

لاہوری احمدیو! تمہارا بھی ان باتوں پر ایمان ہے یا نہیں؟

مرزا قادیانی صاف فرماتے ہیں:

۲۰...... ’’میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے، تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے؟‘‘ (معیار الاخیار ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۸)

مرزا قادیانی کو ایک شعر الہام ہوتا ہے:

۲۱...... مقام او مبیں ازرہ تحقیر
بدو رانش رسولاں ناز کردند

(الہامی شعر مندرجہ البشریٰ ج۲ ص۱۰۹، تذکرہ ص۶۰۴، ط۳)

(ترجمہ)’’اس کے یعنی مرزا کے مقام کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو۔ مرزا کے زمانے کے لئے رسول بھی فخر اور ناز کرتے تھے۔‘‘

مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیان کے موجودہ گدی نشیں مرزا محمود احمد کی پیدائش کے بعد اسی نوزائیدہ بچے کے متعلق مرزا قادیانی پر ایک الہام ان الفاظ میں برستا ہے:

۲۲...... اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

(ترجمہ) ''اے فخر رسل، تیرا قرب ہمیں معلوم ہوگیا ہے۔ تو دیر سے آیا ہے اور دور کے راستہ سے آیا ہے۔'' (تریاق القلوب ص۴۲، خزائن ج۱۵ ص۲۱۹)

لاہوری جماعت کے ممبرو! بہت ہی جلدی اور دو لفظہ جواب دو کہ مرزا محمود احمد موجودہ گدی نشین قادیان فخر رسل ہے یا نہیں؟ اور وہ کون کون سے نبی تھے جو مرزا قادیانی کے زمانہ پر ناز کیا کرتے تھے؟ اور تمہارے ایمان کے مطابق مرزا قادیانی کس کس نبی سے افضل ہیں؟

مرزا قادیانی رقمطراز ہیں:

۲۳...... ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

اسی کتاب میں لکھا ہے:

۲۴...... ''اے عیسائی مشنریو! اب ''ربنا المسیح'' مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔'' (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۲)

ازالہ اوہام میں اپنے عقیدے کا اظہار اس شعر میں کرتے ہیں:

۲۵...... اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمبرم

(ترجمہ) ''میں وہ ہوں کہ جو حسب بشارات آیا ہوں۔ عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر پاؤں رکھے۔'' (ازالہ اوہام ص۱۵۸، خزائن ج۳ ص۱۸۰)

اپنے اسی اعتقاد کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

۲۶...... ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا ہے جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ ص۱۵۲)

اسی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں:

۲۷...... ’’مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام، جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان، جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں، وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ ص۱۵۲)

ایک جگہ یوں لکھا ہے:

۲۸...... ’’مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۷)

اسی کتاب میں دوبارہ ارشاد ہوتا ہے:

۲۹...... ’’مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر۔‘‘

(کشتی نوح ص۱۳، خزائن ج۱۴ ص۱۱۹)

مرزا قادیانی غیظ وغضب کی حالت میں لکھتے ہیں:

۳۰...... ’’پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۵۵، خزائن ج۲۲ ص۱۵۹)

مرزا قادیانی کے ان حوالہ جات سے صاف ثابت ہورہا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل واعلیٰ قرار دے رہے ہیں اور اعلان کررہے ہیں کہ: ’’میں پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہوں۔‘‘ اور یہ جزوی فضیلت نہیں بلکہ کلی فضیلت ہے اور غیرنبی کو نبی پر فضیلت کلی ہو نہیں سکتی۔

لاہوری احمدیو! بے جا تاویلات کو چھوڑ کر ایمان سے بتانا تمہارا اس کے متعلق کیا جواب ہے؟ مرزا قادیانی تو صراحت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کلی فضیلت کا اقرار کررہے ہیں اور تمہیں ساتھ ہی یہ بھی نصیحت کررہے ہیں کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر چھوڑ دو۔ لیکن تمہارے لئے مشکل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر تو قرآن مجید میں بھی کئی دفعہ آیا ہے۔ ایمان سے سچ سچ بتانا کہ تم نے اپنے حضرت مرزا صاحب کے اس ارشاد کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے یا ان آیات کو پڑھا

اور سنا نہیں کرتے جن میں ابن مریم علیہ السلام کا ذکر ہے؟ سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ ہاں! لگے ہاتھ یہ بھی بتادینا کہ تمہارے مجدد اور گوروسے وہ کون کون سے ایسے نشانات ظاہر ہوئے تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہر نہ ہوسکے؟ ذرا تفصیل سے بیان کرنا۔ لیکن کہیں اپنے کرشن جی مہاراج کی پیش گوئیاں پیش نہ کردینا۔ کیونکہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی لاجواب کتاب ''الہامات مرزا'' میں مرزا قادیانی کی تمام متحدیانہ پیش گوئیوں کے ٹانکے کھول دیئے ہوئے ہیں۔

مرزا قادیانی فخریہ لکھتے ہیں:

۳۱...... ''اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین رضی اللہ عنہ تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر رہے۔''

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

اپنی شان کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۳۲...... کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(درثمین فارسی ص۱۷۱، نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

(ترجمہ) ''میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو(۱۰۰) حسین رضی اللہ عنہ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔''

اعجاز احمدی میں مرزا قادیانی رقمطراز ہیں:

۳۳...... شتان ما بینی و بین حسینکم
فانی اؤید کل ان وانصر
واما حسین فاذکروا دشت کربلا
الی ھذہ الایام تبکون فانظروا

(اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

(ترجمہ) ''مجھ میں اور تمہارے حسین رضی اللہ عنہ میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو، پس سوچ لو۔''

۳۴...... انی قتیل الحب لکن حسینکم
قتیل العدی فالفرق اجلے واظھر

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

(ترجمہ) ’’میں محبت کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسین ؓ دشمنوں کو کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔‘‘

ناظرین! مرزا قادیانی کی ان بے جا تعلّیوں کو دیکھئے کہ کن مکروہ الفاظ اور کس متکبرانہ لہجہ میں حضرت امام حسین ؓ سے افضلیت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ حضرت امام حسین ؓ کے کردار، عظیم الشان قربانی اور شہادت عظمیٰ کی تعریف میں دنیا کی تمام غیر مسلم اقوام تک رطب اللسان ہیں۔ کربلا کے معرکہ حق وباطل میں حضرت امام حسین ؓ نے جس عزم، جرأت، صبر، استقلال اور بہادری کا اعلیٰ ترین نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا، وہ آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ اس عظیم الشان شہادت کے سامنے مرزا قادیانی کو پیش کرنا آفتاب کے سامنے چمگادڑ کو لانا ہے ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کہاں حضرت امام حسین ؓ کا ایثار، صبر اور استقامت حق اور کہاں مرزا کی بزدلی کہ ایک معمولی مجسٹریٹ کی چشم نمائی پر فوراً لکھ دیا کہ میں کسی مخالف کے متعلق موت وعذاب وغیرہ کی انذاری پیش گوئی بغیر اس کی اجازت کے شائع نہ کروں گا۔ اتنا ڈرپوک اور بزدل ہونے کے باوجود یہ دعویٰ کرنا کہ سو(۱۰۰) حسین ؓ میری جیب میں ہیں۔ انتہائی کذب آفرینی نہیں تو اور کیا ہے؟

مرزائیو! تمہارے مرزا قادیانی نے جو کہا: ’’انی قتیل الحب‘‘ تم بتاؤ کہ مرزا قادیانی کس کی محبت کے کشتہ تھے؟ جواب دیتے وقت اتنا یاد رکھنا کہ کہیں محمدی بیگم کا نام نہ لے لینا۔

مرزا قادیانی فرماتے ہیں: ’’ما انا الا کالقران وسیظھر علی یدی ما ظھر من الفرقان‘‘ میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا۔ (البشریٰ ج۲ ص۱۱۹، تذکرہ ص۶۷۴، طبع۳)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

۳۵...... آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم
آں یقین کہ بود عیسیٰ را
برکلامے کہ شد برا و القا
واں یقین کلیم بر تورات
واں یقین ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(درثمین ص۱۷۲، نزول المسیح ص۹۹،۱۰۰، خزائن ج۱۸ص۴۷۷،۴۷۸)

(ترجمہ)''جو کچھ میں خدا کی وحی سے سنتا ہوں خدا کی قسم اسے خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ میری وحی قرآن کی طرح تمام غلطیوں سے مبرّا ہے۔ وہ یقین جو حضرت عیسیٰ کو اس کلام پر تھا، جو ان پر نازل ہوا، وہ یقین جو حضرت موسیٰ کو تورات پر تھا، وہ یقین جو سیدالمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قرآن پاک پر تھا، وہی یقین مجھے اپنی وحی پر ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں۔ جو جھوٹ کہتا ہے وہ لعین ہے۔''

اسی باطل عقیدے کا دوسری جگہ یوں مظاہرہ کرتے ہیں:

۳۶...... ''یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا، یقینی اور قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے، ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔'' (تجلیات الٰہیہ ص۲۵،۲۶، خزائن ج۲۰ص۴۱۲)

مرزا قادیانی کے مخلص چیلو! جب مرزا قادیانی قرآن ہی کی طرح ہیں تو تم کیوں قرآن مجید کے درس اور قرآن پاک کے اردو، انگریزی اور جرمنی ترجموں کی رٹ لگایا

کرتے ہو۔تم مرزا قادیانی کی اصل تعلیم کو بھول گئے ہو۔ جب مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں قرآن ہی کی طرح ہوں اور وہ اپنا فوٹو بھی کھنچوا کر تمہیں دے گئے ہیں۔ پس تمہیں جہاں قرآن حکیم یا کسی زبان میں اس کی تفسیر کی وضاحت محسوس ہو، فوراً مرزا قادیانی کا فوٹو وہاں بھیج دیا کرو۔ ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھا آئے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۳۷...... ’’شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسود منم‘‘

(البشریٰ ج۱ص ۴۸، تذکرہ ص ۳۶، ط۳، اربعین نمبر۴ص ۱۵، خزائن ج۱۷ص ۴۴۵)

(ترجمہ)’’ایک شخص نے میرے پاؤں کو بوسہ دیا تو میں نے کہا کہ سنگ اسود میں ہوں۔‘‘

ہاں صاحب! آپ کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگ اسود بننے سے مریدوں کے لئے راستہ کھل جائے گا اور وہ آؤ دیکھیں گے نہ تاؤ چٹاخ پٹاخ بوسے تو لے لیا کریں گے۔

لاہوری مرزائیو! تمہارے ’’قادیانی دوست‘‘ تو اب بھی مرزا قادیانی کے مزار کی بوسہ بازی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور تم زبان حال سے یہ شعر پڑھ رہے ہو ؎

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

۳۸...... زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو ص ۵۰)

احمدیو! یہاں تو آپ کے حضرت نے کمال ہی کر دیا۔ یہی وہ مرزا قادیانی کا ایجاد کردہ علم کلام ہے جس پر ناز کیا کرتے ہو؟ ذرا کان کھول کر سنو۔ فرماتے ہیں کہ قادیان کی زمین قابل عزت ہے اور لوگوں کا زیادہ ہجوم ہونے کی وجہ سے ’’ارض حرم‘‘ بن گئی ہے۔ اب تو تمہیں حج کرنے کے لئے کعبۃ اللہ جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ قادیان کی زمین ’’ارض حرم‘‘ بن گئی ہے۔ مرزا قادیانی سنگ اسود ہیں۔ ’’انا اعطیناک الکوثر ‘‘ مرزا قادیانی کا الہام پہلے سے موجود ہے۔ (البشریٰ ج۲ص ۱۰۹، تذکرہ ص ۶۰۲، طبع ۳)

قادیان کی گندی اور متعفن ڈھاب کو آب زمزم سمجھ لو۔ تمہارے ’’مسیح موعود‘‘ کے

مزار کے قریب ہی خردجال کا طویلہ[1] موجود ہے۔ اس دجال کے گدھے کے ذریعے ہندوستان کے جس حصہ سے تم چاہو، بہت جلد قادیان پہنچ جایا کروگے۔ ہاں! یہ ساتھ ہی یاد رکھنا کہ قادیان وہی جگہ ہے جس کے متعلق تمہارے مجدد، ظلی اور بروزی نبی کا الہام ہے: ''اخرج منه الیزیدیون'' قادیان میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔''

(ازالہ اوہام حاشیہ ص۷۲، البشریٰ ج۲ ص۱۹، خزائن ج۳ ص۳۸)

ہاں جناب! ہمیں اس سے کیا مطلب۔ قادیان ''ارض حرم'' ہو یا ''یزیدیوں کے رہنے کی جگہ'' تم جانو اور تمہارا کام۔ اگر تمہیں جرأت اور حوصلہ ہو تو ہمارے ایک سوال کا جواب ضرور دینا اور وہ یہ کہ تمہارے حضرت فرماگئے ہیں کہ لوگوں کا زیادہ ہجوم ہو جانے کی وجہ سے قادیان ارض حرم ہوگیا ہے۔ کیوں صاحب! اگر انسانوں کی دھماچوکڑی اور جمگھٹا ہو جانے سے ہی کوئی جگہ ''ارض حرم'' بن جاتی ہے تو تم نیویارک، لنڈن اور برلن کو کب کعبہ بناؤ گے؟

مرزا قادیانی پر چند الہام اس الفاظ میں برستے ہیں:

۳۹...... ''وما ارسلناک الا رحمة للعالمین''

(انجام آتھم ص۷۸، خزائن ج۱۱ ص۷۸)

(ترجمہ) ''(اے مرزا!) ہم نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہانوں کے لئے تجھے رحمت بنائیں۔''

۴۰...... ''داعی الی اللہ'' اور ''سراج منیر'' یہ دونام اور دو خطاب خاص آنحضرت ﷺ کو قرآن شریف میں دیئے گئے ہیں۔ پھر وہی دونوں خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے ہیں۔'' (اربعین نمبر۲ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۳۵۰،۳۵۱)

۴۱...... ''اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۷۶، خزائن ج۲۳ ص۸۵)

۴۲...... ''میں ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔'' (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸)

۴۳...... ''ہے کرشن جی رودر گوپال۔''

(البشریٰ ج۱ ص۵۶، خزائن ج۲۰ ص۲۲۹، تذکرہ ص۳۸۰، طبع۳)

[1] یعنی ریلوے اسٹیشن۔

۴۴...... ’’برہمن اوتار (یعنی مرزا صاحب) سے مقابلہ اچھا نہیں۔‘‘

(البشریٰ ج۲ص۱۱۶،تذکرہ ص۶۲۰،طبع۳)

۴۵...... ’’آریوں کا بادشاہ۔‘‘

(البشریٰ ج۱ص۵۶،تذکرہ ص۳۸۱ طبع۳،تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵،خزائن ج۲۲ص۵۲۲)

۴۶...... ’’امین الملک جے سنگھ بہادر۔‘‘ (البشریٰ ج۲ص۱۱۸،تذکرہ ص۶۷۲،طبع۳)

۴۷...... ’’ان قدمی علے منارۃ ختم علیہ کل رفعۃ‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۳۵،خزائن ج۱۶ص۷۰)

(ترجمہ)’’میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔‘‘

۴۸...... ’’آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔‘‘

(البشریٰ ص۵۶،تذکرہ ص۳۳۹ طبع۳،حقیقت الوحی ص۸۹،خزائن ج۲۲ص۹۲)

۴۹...... ’’اتانی مالم یوت احد من العالمین‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۰۷،خزائن ج۲۲ص۱۱۰)

(ترجمہ)’’خدا نے مجھے وہ چیز دی جو جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہ دی۔‘‘

ناظرین! ان الہامات میں عجیب وغریب دعاوی اور نام مرزا قادیانی کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ فرد واحد اتنے ناموں اور متبائن عہدوں کا مصداق کس طرح ہوسکتا ہے۔ کیا کوئی مرزائی ہے جو اپنے گورو کی ان بھول بھلیوں کو حل کرے؟ مرزا قادیانی نے کئی جگہ لکھا ہے اور مرزائی بھی اب تک اسی لکیر کو پیٹ رہے ہیں کہ حدیث میں مسیح ناصری اور مسیح موعود کے دو علیحدہ علیحدہ حلئے موجود ہیں۔ اس لئے مسیح ناصری ان دو حلیوں کا مصداق نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہ نہیں سوچتے کہ خود مرزا قادیانی کے ڈھانچے میں محمد، احمد، عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم، کرشن، برہمن، اوتار، جے سنگھ بہادر وغیرہ وغیرہ مختلف ہستیاں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں؟

مرزا قادیانی اپنا الہام بیان کرتے ہیں:

۵۰...... ’’یحمدک اللہ من عرشہ یحمدک اللہ ویمشی الیک‘‘

(انجام آتھم ص۵۵،خزائن ج۱۱ص۵۵)

(ترجمہ)’’خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور

تیری طرف چلا آتا ہے۔‘‘

مرزا قادیانی نے یہ نہیں بتایا کہ خداتعالیٰ مرزا قادیانی کے پاس پہنچا بھی تھا یا نہیں۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان الفاظ سے مخاطب کیا ہے:

۵۱...... ’’انت اسمی الاعلیٰ‘‘

(ترجمہ)’’اے مرزا تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔‘‘

(البشریٰ ج۲ص۶۱، تذکرہ ص۳۹۲، ط۳)

واہ جی کرشن قادیانی یہاں تو غضب ہی کر دیا۔ یہ الہام شائع کرتے وقت اتنا نہ سوچا کہ عیسائی اور آریہ سماجی کیا کہیں گے کہ مرزا قادیانی کے جنم سے پہلے مسلمانوں کو خدا کا اعلیٰ نام تک معلوم نہ تھا اور قرآن وحدیث خداوند کریم کے اعلیٰ اور ذاتی نام سے بالکل خالی تھے۔ مرزا قادیانی کے اس نئے اور اچھوتے انکشاف سے پتہ چلا کہ خداوند کا بڑا نام غلام احمد ہے۔

مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے:

۵۲...... ’’انت مدینہ العلم‘‘ (البشریٰ ج۲ص۶۱، تذکرہ ص۳۹۲، ط۳)

(ترجمہ)’’(اے مرزا) تو علم کا شہر ہے۔‘‘

ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے: ’’انا مدینة العلم وعلی بابها‘‘ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ مگر قادیانی کرشن کہتا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں۔

مرزائیو! سچ سچ کہنا تم حدیث کو سچا جانتے ہو یا اپنے کرشن کے الہام کو؟

مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

۵۳...... ’’انی همی[1] الرحمن‘‘ (البشریٰ ج۲ص۸۹، تذکرہ ص۵۰۰ط۳)

(ترجمہ)’’میں خدا کی باڑ ہوں۔‘‘

ناظرین! مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں خدا کی باڑ ہوں۔ زمیندار کھیت کے گرد جو باڑ لگایا کرتے ہیں۔ اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ کھیت کی حفاظت کی جاوے۔ معلوم ہوتا ہے

[1] میں اس طرز انشاء کا ذمہ دار نہیں۔ (اختر)

کہ مرزا قادیانی کا الہام کنندہ اتنا کمزور ہے کہ اسے اپنی حفاظت کے لئے مرزا قادیانی سے حفاظت کرانے کی ضرورت محسوس ہورہی ہے۔ یہ ملہم مرزا قادیانی کی طرح ڈرپوک اور کمزور دل ہوگا۔ ہمارا رحمٰن ورحیم خدا تو قادر مطلق ہے۔

مرزا قادیانی کا الہام ہے:

۵۴...... ’’**انی مع الاسباب اتیک بغتة انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب** ‘‘میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا۔ (البشریٰ ج۲ص۷۹)

احمدی دوستو! تمہارے گورو کا الہام کنندہ کہہ رہا ہے کہ میں خطا کروں گا۔ کیا خدائے واحد وقدوس بھی خطا کیا کرتا ہے؟ اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جو خطاؤں اور’’اجتہادی غلطیوں کے جال میں‘‘ ساری عمر پھنسے رہے، یہ دراصل ان کا اپنا قصور نہیں بلکہ ان کے الہام کنندہ کا چلن ہی ایسا تھا کہ وہ خود بھی خطاونسیاں کے چکر سے باہر نہ تھا۔اسی لئے مرزا قادیانی کو تمام عمر اس گورکھ دھندے میں پھانسے رکھا۔ سچ ہے ؎

ما مریداں روبسوئے کعبہ چوں آریم چوں رخ بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

مرزا قادیانی کو الہام ہوا ہے:

۵۵...... ’’**اصلی واصوم اسھر وانام**‘‘ (البشریٰ ج۲ص۷۹)

(ترجمہ)’’میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔‘‘

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے متعلق ارشاد ہے:’’**لاتاخذہ سنة ولا نوم** ‘‘نہ اللہ تعالیٰ پر اونگھ غالب آتی ہے اور نہ نیند۔ لیکن مرزا قادیانی کو الہام ہورہا ہے کہ:’’میں جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔‘‘ اب یہ مرزائیوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے سامنے اعلان کردیں کہ ان دونوں میں سے کس نظریے کو صحیح سمجھتے ہیں۔ میرے پرانے دوستو!

من نہ گویم کہ ایں کن آں مکن مصلحت بین و کار آساں کن

مرزا قادیانی اپنی مایہ ناز کتاب’’حقیقت الوحی‘‘ میں لکھتے ہیں:

۵۶...... ’’ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں۔ جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تأمل کے

سرخی کے قلم[1] سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا۔ اس خیال سے کہ کس قدر خداتعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا، بلاتوقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرے میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا۔ ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا۔ کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو۔ وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ، جو ایک رویت کا گواہ ہے۔ اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔ جو اب تک اس کے پاس موجود ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۲۵۵، خزائن ج۲۲ ص۲۶۷)

مرزائیو! قرآن مجید میں ارشاد ہے: ''لیس کمثلہ شیٔ'' کہ اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں۔ خدائے واحد کی ذات تشبیہات سے منزہ ہے۔ لیکن تمہارے ''حضرت مرزا صاحب'' قرآن حکیم کے اس محکم اصول کے خلاف لکھ گئے ہیں کہ ''ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خداوند تعالیٰ کی زیارت ہوئی'' خوف خدا کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تم ہی بتادو کہ بے مثل کا تمثل کس طرح ہو سکتا ہے؟ اور غیر محدود کا تمثل محدود ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جواب دیتے وقت بے پرکی مت اڑانا۔ اگر ہمت ہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت نقل کرنا جس سے ''تمثیلی طور پر خداتعالیٰ کی زیارت'' کا ثبوت مل سکے۔

مرزا قادیانی کے اسی کشف کے متعلق ہمارا دوسرا سوال یہ ہے کہ اپنی پیش گوئیوں کی تصدیق کے لئے جو کاغذات مرزا قادیانی نے خداتعالیٰ کے سامنے پیش کئے اور اللہ تعالیٰ نے سرخی کے قلم سے ان پر دستخط کر دیئے۔ جب سرخ رنگ مادی اور حقیقی تھا تو اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ کاغذات بھی مادی ہوں گے۔ پس مرزائی بتائیں کہ وہ کاغذ کہاں ہیں اور

[1] سلطان القلم کی اردو ملاحظہ ہو۔ مذکر کو مونث بنادیا۔ کیوں نہ ہو مجدد جو ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے کس زبان کے حروف میں دستخط کئے تھے؟ ساتھ ہی ہمیں یہ بھی دریافت کرنے کا حق ہے کہ پیش گوئیاں کس کس کے متعلق تھیں؟ اور باوجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تصدیق ہو جانے کے، وہ پوری بھی ہوئیں یا نہیں؟ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ارادہ الٰہی سے قلم پر زیادہ رنگ آ گیا تھا یا خدا کے ارادے کے بغیر ہی قلم نے زیادہ رنگ اٹھالیا؟

مرزاقادیانی فرماتے ہیں:

۵۷...... ''میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہوں۔ میں منتظر ہوں کہ میرا مقدمہ بھی ہے۔ اتنے میں جواب ملا: ''اصبر سنفرغ یا مرزا'' کہ اے مرزا! صبر کر، ہم عنقریب فارغ ہوتے ہیں۔ پھر میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں کچہری میں گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک طرف ایک سررشتہ دار ہے کہ ہاتھ میں ایک مسل لئے ہوئے پیش کر رہا ہے۔ حاکم نے مسل اٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو میں نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی۔ اس نے مجھے کہا کہ اس پر بیٹھو اور اس نے مسل ہاتھ میں لی ہوئی ہے۔ اتنے میں، میں بیدار ہو گیا۔'' (البدر ج۲ نمبر۶، ۱۹۰۳ء مکاشفات ص۲۸، ۲۹)

مرزاقادیانی کے اس خواب سے کئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ مجسم ہے جو میز کرسی لگائے کچہری کا کام کر رہا ہے۔

(۲) خداوند کریم کو معمولی مجسٹریٹوں کی طرح ایک منشی یا کلرک کی بھی ضرورت ہے۔

(۳) خدا لوگوں کے مقدمات کے جھمیلے میں اس قدر پھنسا ہوا ہے کہ اسے بصد مشکل کسی سے بات کرنے کی فرصت ملتی ہے۔

(۴) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''سنفرغ لکم ایہ الثقلٰن'' یعنی اے جنوں اور انسانوں کے دونوں گروہو، ہم تمہاری طرف جلد متوجہ ہوں گے۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہوریہ ''بیان القرآن'' میں لکھتے ہیں: ''اور یہاں متوجہ ہونے سے مراد سزا دینے کے لئے متوجہ ہونا ہے اور معمولی معنے لے کر بھی مراد وہی ہوگی۔ یعنی سخت سزا دینا کیونکہ کسی چیز کے لئے فارغ ہونا اکثر تہدید کے موقع پر بولا جاتا ہے۔''

پس ''سنفرغ یا مرزا'' سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مرزاقادیانی کو سخت

ڈانٹ دی ہے کہ:''اے مرزا! ہم عنقریب تجھ کو سخت اور دردناک سزا دیں گے۔''

لاہوری مرزائیو! خدا کے لئے جلدی بتانا کہ تمہارے کرشن جی مہاراج کو اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت سزا مل چکی ہے یا قیامت کے دن ملے گی؟

مرزا قادیانی کا الہام ہے:

۵۸...... ''انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی''

(حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ص۸۹)

(ترجمہ)''اے مرزا! تو میرے نزدیک بمنزلہ میری توحید وتفرید کے ہے۔''

احمدی دوستو! جب خدائے واحد وقدوس بے مثل ہے تو اس کی توحید وتفرید بھی بے مثل ہوگی یا نہیں؟ اپنے گورو کو خداوند عالم کی توحید وتفرید کی مانند تسلیم کر لینے کے بعد بھی تم کہہ سکتے ہو کہ خدا کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں؟ تم غور نہیں کرتے کہ جب مرزا قادیانی آنجہانی خدا کی توحید وتفرید کی مانند ہوگئے تو پھر توحید کہاں رہی۔

مرزا قادیانی اپنے الہامات بیان کرتے ہیں:

''انت منی بمنزلۃ ولدی'' (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ص۸۹)

(ترجمہ)''اے مرزا تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔''

۵۹...... ''انت منی بمنزلۃ اولادی'' (البشریٰ ج۲ص۶۵)

(ترجمہ)''تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔''

''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طورہ پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔'' (توضیح المرام ص۲۷، خزائن ج۳ص۶۴)

مرزائیو! تمہارے حضرت نے تو کہا تھا کہ میں بالکل قرآن ہی کی طرح ہوں اور مجھ سے وہی ظاہر ہوگا جو قرآن سے ظاہر ہوا۔ لیکن یہاں تو اصول قرآنی کے صریحاً خلاف الہامات کے چھینٹے برس رہے ہیں۔ قرآن کریم نے نہایت ہی زبردست الفاظ میں تردید کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ جیسا کہ فرمایا ہے:''وقالوا اتخذ الرحمن ولدا لقد جئتم شیئا ادا تکاد السموت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا (سورۃ مریم)''

(ترجمہ) ’’(مرزاقادیانی اور اس کے چیلے) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے (مرزاقادیانی کو) بیٹا بنایا۔ (مرزائیو) یقیناً تم ایک خطرناک بات کرگزرے۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر گر جائیں کہ وہ (مرزائی) رحمٰن کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرتے ہیں اور رحمٰن کو شایاں نہیں کہ وہ بیٹا بنائے۔‘‘

ان آیات میں کن زوردار اور ہیبت ناک الفاظ میں تردید کی گئی ہے کہ خدائے رحمٰن نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے کہ وہ بیٹا بنائے۔

مرزاقادیانی کے مریدو! جواب دو کہ اپنے گرو کے دونوں الہاموں میں سے کس کو سچا سمجھتے ہو اور کس کو غلط۔ اگر اس الہام کو صحیح مانتے ہو کہ میں بالکل قرآن ہی کی طرح ہوں اور مجھ سے وہی ظاہر ہوگا جو قرآن سے ظاہر ہوا تو دوسرے الہام کہ اے مرزا تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے، کے متعلق کیا کہو گے؟ قرآن پاک عقیدہ ابنیت کی بیخ کنی کررہا ہے اور مرزاقادیانی کا الہام انہیں خدا کا بیٹا بنارہا ہے۔

مرزاقادیانی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’سرک سری‘‘

(البشریٰ ج۲ ص۱۲۹، تذکرہ ص۷۱۴، طبع۳)

(ترجمہ) ’’اے مرزا تیرا بھید میرا بھید ہے۔‘‘

۶۰...... ’’ظہورک ظہوری‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۱۲۶، تذکرہ ص۷۰۴، طبع۳)

(ترجمہ) ’’اے مرزا تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔‘‘

ان دونوں حوالہ جات سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ خدا نے مرزاقادیانی کو فرمایا کہ اے مرزا، میں اور تو دونوں ایک ہی ہیں۔ ہم میں کوئی فرق نہیں۔ عیسائیوں کے ہاں باپ بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر ایک خدا بنتا ہے۔ لیکن مرزاقادیانی نے تیسرے کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ ایک خدا تو عالم بالا میں ہے، دوسرا مرزاقادیانی کی شکل میں زمین پر نازل ہوا۔ جیسا کہ مرزاقادیانی کا الہام ہے۔ ’’خدا قادیاں میں نازل ہوگا۔‘‘

(البشریٰ ج۱ ص۵۶، تذکرہ ص۴۳۷، طبع۳)

لیکن پھر بھی دو خدا نہیں، ایک ہی خدا ہے۔ کیونکہ مرزاقادیانی کا ظہور خدا کا ظہور ہے۔ مرزاقادیانی کے اسی عقیدے کی مزید وضاحت اس عبارت سے ہو رہی ہے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۶۱...... ’’رایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو ولم یبق لی ارادۃ ولا خطرۃ...... وبین ما انا فی ھذہ الھالۃ کنت اقول انا نرید نظاما جدید اسماء جدیدۃ وارضاً جدیدۃ فخلقت السموت والارض اولا بصورۃ اجمالیۃ لا تفریق فیھا ولا ترتیب ثم فرقتھا ورتبتھا...... وکنت اجد نفسی علی خلقھا کالقادرین ثم خلقت السماء الدنیا وقلت انا زینا السماء الدنیا بمصابیح ثم قلت الان نخلق الانسان من سلالہ من طین...... فخلقت آدم انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم وکنا کذالک الخالقین‘‘

(ترجمہ)’’میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں اور نہ میرا ارادہ باقی رہا اور نہ خطرہ......اسی حال میں (جب کہ میں بعینہ خدا تھا) میں نے کہا کہ ہم ایک نیا نظام، نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے۔ جن میں کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان میں جدائی کردی اور ترتیب دی......اور میں اپنے آپ کو اس وقت ایسا پاتا تھا کہ میں ایسا کرنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا:’’انا زینا السماء الدنیا بمصابیح ‘‘پھر میں نے کہا ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پس میں نے آدم کو بنایا اور ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا اور اس طرح سے میں خالق ہوگیا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴،۵۶۵، خزائن ج۵ ص۵۶۴،۵۶۵)

احمدی دوستو! بتاؤ اور سچ بتاؤ کہ مرزا قادیانی نے خدا ہونے میں کون سی کسر باقی چھوڑی ہے؟ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں نے یقین کرلیا کہ میں بعینہ اللہ ہوں۔ فرعون نے بھی تو یہی کہا تھا کہ:’’انا ربکم الاعلی ‘‘بتاؤ کہ مرزا قادیانی کے ان الفاظ اور فرعون کے مقولہ میں کیا فرق ہے؟

ناظرین! صرف یہی نہیں کہ مرزا قادیانی نے اتنا ہی کہا ہو کہ میں خدا ہوں اور میں نے زمین آسمان پیدا کئے بلکہ مرزا قادیانی اس سے بھی بڑھ کر فرماتے ہیں:’’واعطیت صفۃ الافناء والاحیاء‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۲۳، خزائن ج۱۶ ص۵۵،۵۶)

(ترجمہ)’’مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔‘‘

مرزا قادیانی اپنا الہام بیان کرتے ہیں:’’انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون‘‘ (البشریٰ ج۲ص۹۴، تذکرہ ص۵۲۷، ط۳)

(ترجمہ)’’اے مرزا تحقیق تیرا ہی حکم ہے جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اس سے کہہ دیتا ہے۔پس وہ ہو جاتی ہے۔‘‘

اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کو’’کن فیکون‘‘ کے اختیارات حاصل ہیں۔زندہ کرنے اور فنا کرنے کی بھی صفت مرزا قادیانی میں موجود ہے۔مرزا قادیانی نے نئے آسمان اور زمین بھی بنائے۔آدم کو بھی پیدا کیا۔اب یہ احمدی دوست بتائیں کہ خدائی کا دعویٰ کرنے میں کون سی کسر باقی رہ گئی ہے؟

ناظرین کرام! میں نے نہایت اختصار کے ساتھ مرزا قادیانی کے خلاف اسلام عقائد اور دعاوی انہیں کے اپنے الفاظ میں آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ان کے ان معجون مرکب اقوال والہامات کو دیکھ کر آپ متعجب نہ ہوں کہ مرزا قادیانی نے کس ستم ظریفی سے خلاف شریعت عقائد گھڑ لئے تھے۔حقیقت یہ ہے کہ خدا نے مرزا قادیانی کو کھلی چھٹی دے دی تھی کہ اے مرزا ناجائز اور ممنوع افعال بھی تمہارے لئے حلال کر دیئے گئے ہیں۔جو کچھ تمہارا دل چاہتا ہے، کرلو......جیسا کہ مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا ہے:’’اعملوا ما شئتم انی غفرت لکم‘‘ (البدر ج۳ نمبر۱۶،۱۷ص۸)

(ترجمہ)’’اے مرزا! جو تو چاہے کر، ہم نے تجھے بخش دیا۔‘‘

پس جب خدا نے ہی مرزا قادیانی سے پابندی شریعت کی تمام قیود اٹھالیں تو اس حالت میں مرزا قادیانی جو کچھ بھی کر لیتے،ان کے لئے جائز تھا اور انہیں ضرورت نہ تھی کہ وہ اپنے عقائد اور اقوال کو قرآن کریم اور حدیث شریف کی کسوٹی پر پرکھنے کی تکلیف گوارہ کرتے۔سچ ہے ؎

سیاں بھے کوتوال اب ڈر کاہے کا

احمدی دوستو! مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا خلاف قرآن وحدیث اقوال نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں ان عقائد باطلہ کو ترک کر کے اہل سنت والجماعت کی مستقیم شاہراہ پر گامزن ہو جاؤں۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

مرزا قادیانی کے مریدوں کے دو فریق ہیں[1]۔ ایک کا مرکز لاہور ہے، دوسرے کا قادیان۔ قادیانی جماعت مرزا قادیانی کو نبی مانتی ہے۔ لیکن لاہوری جماعت مرزا قادیانی کی تعلیم کے خلاف انہیں نبی نہیں کہتی۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تحقیقات کرنے کے لئے مرزا قادیانی کی کتابوں کو نہایت غور وخوض سے مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا قادیانی، دعویٰ مسیحیت کے ابتدائی ایام میں اپنے آپ کو محدث کہتے تھے اور اپنی محدثیت کی تعریف ایسی کیا کرتے تھے، جس کا مفہوم نبوت ہوتا تھا۔ لیکن بعدہ، کھلے اور غیر مبہم الفاظ میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مرزا قادیانی نے اپنی ابتدائی تحریروں میں یہاں تک لکھا ہے کہ: ''میں سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں اور مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں۔''

(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰)

لیکن اس کے بعد وہ زمانہ بھی آیا جب مرزا قادیانی نے صاف الفاظ میں اپنی نبوت کا اعلان کر دیا۔ اس لئے لاہوری جماعت مرزا قادیانی کی ابتدائی تحریروں سے انکار نبوت کے جو حوالہ جات پیش کرتی ہے، وہ قابل قبول نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے خود فیصلہ کر دیا ہے۔

''جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے، صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر، اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہیں معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔''

(مرزا قادیانی کا اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰،۲۱۱)

[1] میرا فریق اروپی میں ہے جو مرزا کو تشریعی نبی مانتا ہے۔ اختر!

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے تسلیم کرلیا ہے کہ ’’میں حضرت نبی کریم ﷺ کی پیروی کر کے اور آپ کے واسطے سے غیر تشریعی نبی بنا ہوں اور اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔‘‘ جہاں اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی غیر تشریعی نبی ہونے کے مدعی تھے، ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی ہوگیا کہ جس جس جگہ مرزا قادیانی نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے، وہاں انکار نبوت سے مرزا قادیانی کی یہ مراد تھی کہ میں شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں اور نہ مستقل طور پر نبی ہوں۔ اب ہمیں یہ بتانا ہے کہ مرزا قادیانی نے مستقل نبی یا مستقل نبوت کی کیا تعریف کی ہے۔ مرزا قادیانی ارشاد فرماتے ہیں: ’’بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ[1] دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۹۷ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۰۰)

مرزا قادیانی کی اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں[2]۔ ایک وہ جو براہ راست نبی ہوتے ہیں، انہیں کسی نبی کی پیروی سے نبوت نہیں ملتی۔ وہ مستقل نبی کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو کسی دوسرے نبی کی اتباع اور پیروی سے نبی بنتے ہیں۔ انہیں امتی نبی کہا جاتا ہے اور میں دوسری قسم کا نبی ہوں۔ یعنی امتی نبی۔ دوسری جگہ اس کی تشریح ان الفاظ میں کرتے ہیں: ’’جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے جس کے معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا ہے، نہ براہ راست۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ ص۹ حاشیہ، خزائن ج۲۰ ص۴۰۱)

ان حوالہ جات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت تو ہیں، لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لائے اور نہ انہیں نبوت بلاواسطہ ملی ہے۔ بلکہ حضرت نبی کریم ﷺ کی پیروی

۱؎ سلطان القلم کی فصیح وبلیغ اردو ملاحظہ ہو۔ (اختر)

۲؎ یہ لاہوری مرزائیوں کے مابل لکھا گیا ہے۔ ورنہ مرزا قادیانی کا اصل دعویٰ تشریعی نبوت کا تھا۔ تفصیل ہماری کتاب ’’خاتم النّبیین‘‘ میں دیکھئے۔ اختر!

اور وساطت سے نبی بن گئے ہیں اور مرزا قادیانی کی اصطلاح میں یہی ظلی یا بروزی نبوت ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پاچکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعامات کے، وہ نبوتیں اور پیش گوئیاں ہیں، جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت: ''**لا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول**'' سے ظاہر ہے۔ پس مصفی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت: ''**انعمت علیھم**'' گواہی دیتی ہے کہ اس مصفی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹)

''ظلی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا۔''

(حقیقت الوحی ص۲۸، خزائن ج۲۲ ص۳۰)

مرزا قادیانی کے ان حوالہ جات سے ثابت ہوگیا کہ امتی نبی ظلی یا بروزی نبی سے مرزا قادیانی کی یہ مراد تھی کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نبی بن جاتا۔ لاہوری جماعت کہا کرتی ہے کہ جس طرح ظل اصل نہیں ہوتا، اسی طرح ظلی نبی، نبی نہیں ہوتا۔ لیکن مرزا قادیانی فرماتے ہیں: ''سچے پیرو اس کے (قرآن مجید کے) ظلی طور پر الہام پاتے ہیں۔'' (تبلیغ رسالت ج۱ ص۹۶، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۳۸)

لاہوری احمدیو! سینے پر ہاتھ رکھ کر بتانا کہ اگر ظلی نبوت، نبوت نہیں تو ظلی الہام، الہام کس طرح ہوسکتا ہے؟ تمہارا عقیدہ خود ساختہ اور مرزا قادیانی کے خلاف ہے کہ ظلی نبوت، نبوت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ تمہاری جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں: ''پھر اس کو ظلی نبوت کہہ کر یہ بھی بتادیا کہ نبوت نہیں۔ کیونکہ ظل کا لفظ ساتھ لگانے سے اصلیت کا انکار مقصود ہوتا ہے۔'' (مسیح موعود اور ختم نبوت ص۲)

میرے پرانے دوستو! جب ظل کا لفظ ساتھ لگانے سے اصلیت کا انکار مقصود ہوتا ہے تو تمہارے ''حضرت مرزا صاحب'' کہہ گئے ہیں کہ میں قرآن مجید کا سچا پیرو ہوں اور

قرآن پاک کے سچے پیروظلی طور پر الہام پاتے ہیں۔ اب تمہارا فرض ہے کہ تم دنیا کے سامنے اعلان کردو کہ مرزا قادیانی کے الہام کے ساتھ لفظ ظلی موجود ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا الہام، الہام نہیں۔ کیونکہ ظل کا لفظ ساتھ لگانے سے اصلیت کا انکار مقصود ہوتا ہے۔ پس مرزا قادیانی کے الہامات اضغاث احلام میں سے ہیں۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

''یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔''

(حقیقت الوحی ص۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

اس حوالہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو پہلے نبیوں کی طرح براہ راست نبوت نہیں ملی بلکہ نبوت کا مقام مرزا قادیانی نے بواسطہ فیضان محمدی پایا ہے۔ ورنہ نبوت کے لحاظ سے کوئی فرق تسلیم نہیں کرتے۔ جیسا کہ لکھا ہے: ''منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیش گوئیاں ہیں، جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹)

غرض اس تحریر سے مرزا قادیانی کی یہی مراد ہے کہ پہلے غیر تشریعی انبیاء علیہم السلام کی نبوت اور میری نبوت میں کوئی فرق نہیں۔ صرف طریق حصول نبوت میں فرق ہے۔ کیونکہ نبوت کے متعلق تو لکھتے ہیں کہ کثرت اطلاع برامور غیبیہ ہی کی وجہ سے پہلے لوگ نبی کہلائے۔

اب ہم مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے اثبات کے لئے چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

۱...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(بدر مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

۲...... ''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۳ حاشیہ، خزائن ج۲۱ ص۶۸)

لاہوری جماعت کہا کرتی ہے کہ کہیں دکھا دو کہ مرزا قادیانی نے کہا ہو کہ میرا دعویٰ ہے کہ میں رسول اور نبی ہوں۔ ان دونوں حوالہ جات میں، جو میں نے اوپر نقل کر دیئے ہیں، مرزا قادیانی نے صراحت سے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

لاہوری مرزائیو! کیا اب بھی کہو گے کہ: ''ہمارے حضرت مرزا صاحب'' نے نبوت ورسالت کا دعویٰ نہیں کیا؟ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۳...... ''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔''

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶، ۴۰۷)

لاہوری جماعت کے ممبرو! خدا کے واسطے مرزا قادیانی کی اس عبارت پر غور کرو اور بتاؤ کہ کیا یہ نبوت محض محدثیت اور مجددیت ہے؟ جس کا اس حوالہ میں بیان ہورہا ہے؟ اب اس جگہ نبی کی بجائے لفظ محدث رکھ کر پڑھو۔ اگر عبارت درست ہو تو تم سچے ورنہ جھوٹے۔ اگر یہ محدثیت اور مجددیت ہی ہے تو پھر تیرہ سو سال میں ایک شخص کو ملنے کے کیا معنی؟ اور اس سے ایک شخص کے مخصوص ہونے کا کیا مطلب۔ کیونکہ محدث تو تیرہ سو سال میں سینکڑوں گزرے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی کثرت مکالمہ ومخاطبہ اور کثرت امور غیبیہ کو نبوت قرار دیتے تھے۔ جیسا کہ ذیل کے حوالہ جات سے ظاہر ہے۔

(الف) ''جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں، وہ نبی کہلاتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

(ب) ''خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات ومخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۳۲۵، خزائن ج۲۳ ص۳۴۱)

(ج) ''جب کہ وہ مکالمہ ومخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی

دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔‘‘

(الوصیت ص۱۱، خزائن ج۲۰ ص۳۱۱)

(د) ’’میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی، قطعی، بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ ص۲۶، خزائن ج۲۰ ص۴۱۲)

(ھ) ’’ہم خدا کے ان کلمات کو، جو نبوت یعنی پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں، نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیش گوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں ...... اس کا نام نبی رکھتے ہیں۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۱۸۰، خزائن ج۲۳ ص۱۸۹)

(و) ’’اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹)

حوالہ جات بالا سے ثابت ہو رہا ہے کہ مرزا قادیانی کثرت مکالمہ ومخاطبہ اور کثرت اطلاع برامور غیبیہ کو نبوت سمجھتے تھے اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا تھا۔

’’یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطاء نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ تیرہ سو سال میں جتنا مکالمہ مخاطبہ مرزا قادیانی سے ہوا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا اور کثرت مکالمہ مخاطبہ نبوت ہوتی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی نبی ہیں۔

لاہوری مرزائی کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہر نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ شریعت اور کتاب لائے نیز دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ لیکن ان کا یہ کہہ دینا اپنے گورو کی تصریحات کے صریحاً خلاف ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

(الف) ’’یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ

ومخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸، خزائن ج۲۱ص۳۰۶)

(ب) ’’بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تا ان کے موجودہ زمانے میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں، پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔‘‘ (شہادت القرآن ص۳۷، خزائن ج۶ص۳۴۰)

(ج) ’’نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ص۲۱۰)

یہ تینوں حوالہ جات پکار پکار کر اعلان کر رہے ہیں کہ مرزا قادیانی کا عقیدہ تھا کہ بغیر نئی کتاب وشریعت کے بھی نبی ہوسکتا ہے اور نبی ہونے کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۴…… ’’اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۸، خزائن ج۲۲ص۳۰)

لاہوری احمدیو! ہمیشہ کے لئے اس دنیا میں نہیں رہنا۔ آخر ایک دن خدائے واحد وقدوس کی بارگاہ معلیٰ میں اپنے عقائد واعمال کا جوابدہ ہونا ہے۔ اسی خدائے قدوس کو، جو دلوں کے مخفی حالات سے واقف ہے، حاضر وناظر سمجھ کر سوچو اور غور کرو کہ کیا مرزا قادیانی اپنے آپ کو اولیائے امت کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کر رہے ہیں کہ اس امت میں ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور میں امتی نبی ہوں۔ اگر تمہارے خیال کے مطابق امتی نبی، نبی نہیں ہوتا تو تمام اولیائے اللہ سے اس خصوصیت کے کیا معنی؟

مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

۵…… ’’ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توارت میں مذکور ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں۔ جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو۔‘‘

(بدر مورخہ ۹/اپریل ۱۹۰۸ء، ملخص ملفوظات ج۱۰ص۲۱۷)

۶ ...... ’’ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں۔ ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا، وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے۔ جبھی ’’ولا یخافون لومة لائم‘‘ کے مصداق ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خداتعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے، جو بلحاظ کمیت وکیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ بس ہم نبی ہیں۔ ہاں! یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے۔ جن سے موسوی دین کی شوکت وصداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کون سا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے...... ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں...... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہئے۔‘‘

(ڈائری مرزا قادیانی مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء ج۷ نمبر۹ ص۲، حقیقت النبوۃ ص۲۷۲)

۷ ...... ’’میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے، تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اس پر قائم ہوں اس وقت تک کہ اس دنیا سے گزر جاؤں۔‘‘

(مرزا قادیانی کا آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام مورخہ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء، حقیقت النبوۃ ص۲۷۰، ۲۷۱)

۸...... ’’تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دے گا۔ یعنی مسیح موعود کے ذریعے سے جو اس کی قرنا ہے...... اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۷۶،۷۷، خزائن ج۲۳ ص۸۴،۸۵)

۹...... ’’میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔‘‘

(نزول المسیح ص۴۸، خزائن ج۱۸ ص۴۲۷)

۱۰...... ’’خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

۱۱...... ’’پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہوگیا اور اس قوم کو ہزارہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت کی گئی تب وہ وقت آ گیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جاوے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۵۲، خزائن ج۲۲ ص۴۸۶)

۱۲...... ’’تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۰، خزائن ج۱۸ ص۲۳۰)

۱۳...... ’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۱۴...... ’’سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’وما کنّا معذبین حتی نبعث رسولا‘‘ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔‘‘ (تجلیات الٰہیہ ص۸،۹، خزائن ج۲۰ ص۴۰۰،۴۰۱)

۱۵...... ’’ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۲، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

۱٦...... ’’قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا‘‘ کہہ اے تمام لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوکر آیا ہوں۔

(البشریٰ ج۲ ص۵٦، تذکرہ ص۳۵۲، ط۳)

۱۷...... ’’انک لمن المرسلین‘‘ اے مرزا! تو بے شک رسولوں میں سے ہے۔

(الہام مندرجہ حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

۱۸...... ’’ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہوسکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۴، خزائن ج۲۱ ص۳۵۵)

’’اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳، ۱۵۴)

۱۹...... ’’واخرین منھم لما یلحقوا بھم‘‘ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیش گوئی ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص٦۷، خزائن ج۲۲ ص۵۰۲)

۲۰...... ’’جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۳۱)

لاہوری احمدیو! میں نے مرزا قادیانی کی کتابوں، اشتہاروں اور ڈائریوں سے چند حوالہ جات نقل کر دیئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے دھڑلے سے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو نبی لکھا۔ اگر اس رسالہ کی طوالت مانع نہ ہوتی تو میں مرزا قادیانی کی کتابوں سے سینکڑوں حوالہ جات پیش کرسکتا تھا کہ جن میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے بطور نبی کے پیش کیا ہے۔ تم خوف خدا کرو۔ کب تک مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کروگے۔ اتنا تو سوچو کہ لوگ مرزا قادیانی کے یہ حوالہ جات پڑھ کر کیا نتیجہ نکالیں گے۔

دیکھو مرزا قادیانی نے یہاں تک فرمایا ہے:

۲۱...... ’’خداتعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ ص۳۳۲)

یہاں تو مرزا قادیانی نے فیصلہ کن بات لکھ دی کہ میرے نشانات معمولی نہیں ہیں۔ بلکہ اس قدر زیادہ ہیں کہ اگر وہ نشان ہزار نبی پر بھی تقسیم کر دیئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ لاہوری مرزائی جواب دیں کہ جب مرزا قادیانی کے نشانوں سے ہزار نبی کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے تو مرزا قادیانی نبی کیوں نہ ہوئے؟

میرے پرانے دوستو! کیا تمہیں جرأت ہے کہ تم دنیا کے سامنے اعلان کرسکو کہ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو نبی نہیں کہا؟ جواب دیتے وقت اتنا یاد رکھنا کہ ایک وہ وقت بھی تھا جب تم نے اپنے اخبار ’’پیغام صلح‘‘ میں مندرجہ ذیل اعلان کئے تھے۔

اعلان اوّل: ’’ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود اﷲتعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ آج ان کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ چھوڑ نہیں سکتے۔‘‘

(اخبار پیغام صلح ج۱ نمبر۳۵، مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۱۳ء)

اعلان دوم: ’’معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضور حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی، جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار ’’پیغام صلح‘‘ سے تعلق ہے، خداتعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے، اس سے کم وبیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔‘‘

(اخبار پیغام صلح ج۱ نمبر۴۲، مورخہ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۱۳ء)

ناظرین کرام! یہ وہ اعلان ہیں جو اخبار ''پیغام صلح'' سے تعلق رکھنے والوں نے اس وقت شائع کئے تھے۔ جب مولوی نورالدین کی زندگی میں ان لوگوں کے متعلق مشہور ہوا تھا کہ یہ لوگ مرزا قادیانی کی نبوت سے منکر ہوگئے ہیں۔ ان اعلانات میں لاہوری جماعت کے موجودہ ممبروں نے کس دھڑلے سے مرزا قادیانی کی نبوت کا ڈھنڈورا پیٹا تھا۔ لیکن اب یہی لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا قادیانی کو کبھی نبی تسلیم نہیں کیا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مولوی نورالدین کی زندگی تک لاہوری پارٹی کے تمام ممبر مرزا قادیانی کو نبی مانتے تھے۔ اگر ضرورت ہوئی تو ہم ان کے تمام بڑے بڑے ممبروں کی تحریریں شائع کردیں گے۔ جن میں انہوں نے مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کیا ہے۔ اس جگہ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کی چند مصدقہ تحریریں بطور نمونہ درج کی جاتی ہیں۔

الف...... ''آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص (مرزا قادیانی) کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مامور و نبی کر کے بھیجا ہے۔ وہ بھی شہرت پسند نہیں۔'' (ریویو اردو ج۵ نمبر۴ ص۱۳۲)

ب...... ''اس لئے یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا۔''

(ریویو اردو ج۶ نمبر۳ ص۸۳)

ج...... ''آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے، انہیں آخرین کہا گیا ہے۔'' (ریویو ج۶ نمبر۳ ص۹۶)

د...... ''پیش گوئی کے بیان میں اوپر یہ ذکر آچکا ہے کہ نبی آخرزمان کا ایک نام ''رجل من ابناء فارس'' بھی ہے۔'' (ریویو ج۶ نمبر۳ ص۹۸)

ہ...... ''ایک شخص (مرزا قادیانی) جو اسلام کا حامی ہوکر مدعی رسالت ہو۔''

(ریویو ج۵ نمبر۵ ص۱۶۶)

کس صراحت سے یہ عبارات پکار پکار کر اعلان کر رہی ہیں کہ ''ریویو آف ریلیجنز'' کی ایڈیٹری کے زمانہ میں مولوی محمد علی ایم.اے موجودہ امیر جماعت مرزائیہ لاہور مرزا قادیانی کی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے مرزا قادیانی کی نبوت کے رنگ سے رنگے

ہوئے مضامین کس قدر شدومد سے شائع کیا کرتے تھے۔ اب یہی مولوی محمد علی ہیں، جونہایت ہی معصومانہ انداز میں فرمایا کرتے ہیں کہ ہم کبھی مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان نہیں لائے اور نہ ہی مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی حلفیہ شہادت دے رہے ہیں۔

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

مرزا قادیانی اپنی نبوت کا ثبوت دینے کے لئے خدا تعالیٰ کی قسم کھا رہے ہیں۔ لیکن لاہوری مرزائی ہیں کہ ایک طرف تو مرزا قادیانی کو مسیح موعود، محدث، مجدد، کرشن وغیرہ دعاوی میں سچا اور راست باز بھی مانتے ہیں اور دوسری طرف مرزا قادیانی کی قسم پر بھی اعتبار نہیں کرتے۔ اگر قسم پر اعتبار کرتے تو ان کی نبوت سے منکر کیوں ہوتے۔

میرے دوستو! یہ مت کہہ ڈینا کہ: ''مرزا قادیانی نے فرمایا ہے کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے اور کسی کا نام نبی رکھ دینے سے وہ نبی نہیں بن جاتا۔'' یاد رکھو کہ اگر خدا کے نبی نام رکھ دینے سے نبی نہیں ہوجاتا تو مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ: ''اسی خدا نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔'' پس تمہاری تصریحات کے مطابق مرزا قادیانی کا نام مسیح موعود رکھ دینے سے مرزا قادیانی مسیح موعود بھی نہیں بن سکتے۔ تم بتاؤ کہ تم انہیں مسیح موعود کیوں مانتے ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بڑے زور سے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جیسا کہ ان کی کتابوں اور ڈائریوں کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہورہا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے لاہوری مریدان کی نبوت کو نہیں مانتے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کذاب ودجال ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

الف...... ''سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی'' (مسلم، ترمذی، دارمی، ابن ماجہ، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

۱؎ لاہوری مرزائی یہی کہا کرتے ہیں۔ (اختر)

(ترجمہ)’’میری امت میں تیس بڑے جھوٹے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ باوجودیکہ میں خاتم النّبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

ب...... ’’لاتقوم الساعه حتی یخرج ثلثون کذابا کلهم یزعم انه نبی‘‘

(ترجمہ)’’فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس بڑے جھوٹے ظاہر نہ ہولیں۔ ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔‘‘ (طبرانی)

د...... ایک روایت میں:’’سیکون فی امتی کذابون دجالون‘‘﴿میری امت میں کذاب دجال ہوں گے۔ جو دعویٰ نبوت کریں گے۔﴾

’’وانی خاتم النّبیین لا نبی بعدی‘‘﴿حالانکہ میں ختم کرنے والا ہوں نبیوں کا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔﴾

ان احادیث میں دجال کذاب ہونے کی یہ علت ٹھہرائی گئی ہے کہ وہ باوجود میری امت میں ہونے کے دعویٰ نبوت کریں گے اور کہیں گے کہ ہم امتی نبی ہیں۔ یعنی ایک پہلو سے نبی ہیں اور ایک پہلو سے امتی۔ یاد رہے کہ مسیلمہ کذاب نے بھی امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ کیونکہ وہ بھی مرزا قادیانی کی طرح آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں’’اشهد ان محمدا رسول الله‘‘ پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا۔

(تاریخ طبری ج۲ ص۲۴۴)

معزز ناظرین! جب میں نے ایک طرف ان احادیث کو دیکھا اور دوسری طرف مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو تو میرے ضمیر نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں مرزائی مذہب کو ترک کردوں۔

مرزا قادیانی کا اپنے مخالفین پر جہنمی ہونے کا فتویٰ

مرزا قادیانی کے ابتدائی دعویٰ سے لے کر ان کی وفات تک کی کل تحریروں کو جن لوگوں نے غور سے مطالعہ کیا ہے، ہماری طرح ان پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی ہوگی کہ ابتداء میں مرزا قادیانی اپنے منکرین اور مخالفین کو کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی نہ کہتے تھے۔ ان

کی تحریرات سے بخوبی پتہ چل سکتا ہے کہ ابتدائے دعویٰ میں انہوں نے تمام عالم اسلام کو کافر اور جہنمی کہنے میں مصلحت وقت نہیں سمجھی۔ اندازہ کرلیا ہوگا کہ اگر شروع میں اپنے تمام منکرین پر کافر اور جہنمی ہونے کا فتویٰ لگادیا تو ہمارے نزدیک کوئی پھٹکنے نہ پائے گا۔ دکانداری چلانے کے لئے ابتداء میں نرمی اور رواداری کا برتاؤ مناسب سمجھا۔ بعدہ، جوں جوں چیلے چانٹے گرد جمع ہوتے گئے، مرزاقادیانی کا پارہ حرارت بھی تیز ہوتا گیا۔ پہلے تمام دنیا کے مسلمانوں کو فاسق کا خطاب دیا اور اپنے انکار کرنے والوں کو رب العزت کی بارگاہ میں قابل مواخذہ ٹھہرایا۔ جب اس پر بھی دل کا جوش ٹھنڈا نہ ہوا تو دنیا کے تمام مسلمانوں کو، جوان کی نہ سلجھنے والی بھول بھلیوں، انٹ شنٹ الہامات، خلاف اسلام عقائد اور گمراہ کن دعاوی پر ایمان نہ لائیں، جہنمی قرار دے دیا۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے: ''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔'' (معیارالاخیار ص۸، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۵)

دوسری جگہ لکھا ہے: ''اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے اور جو کچھ کہتا ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔'' (انجام آتھم ص۶۳، خزائن ج۱۱ ص۶۲)

ان صاف اور صریح حوالوں کے نقل کر دینے کے بعد میں مزید تشریح اور حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مرزاقادیانی کس ڈھٹائی اور غیظ وغضب سے بھرے ہوئے الفاظ میں تمام مسلمانان عالم کو، جوان کی زٹ البحر، وحی اور الہامی پوتھیوں پر ایمان نہیں لاتے، جہنمی کہہ رہے ہیں۔ لیکن مرزاقادیانی کے مریدوں کی لاہوری جماعت، جس کا میں آٹھ سال تک ممبر اور مبلغ رہا ہوں، نہایت ہی معصومانہ انداز میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتی ہے کہ ہم ہر ایک کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے گورو کی محولہ بالا تحریرات پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ لاہور کے ممبرو! میں تمہیں نہایت ہی درددل سے خدائے واحد وقدوس کے جلال اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کی عظمت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اکیلے بیٹھ کر مرزاقادیانی کی محبت سے خالی الذہن ہوکر، خوف خدا کو مدنظر رکھتے ہوئے محولہ

بالا حوالہ جات کو غور کی نظر سے دوبارہ اور سہ بارہ دیکھ لو، تو تم بھی اس نتیجہ پر پہنچ جاؤ گے کہ ہمارا عقیدہ اپنے مجدد اور گورو کے بالکل الٹ اور خلاف ہے اور ہم پر یہ مثل صادق آتی ہے کہ: ''من چہ می سرائم وتنبورہ من چہ می سراید۔''

میرے پرانے دوستو! دوکشتیوں پر پاؤں رکھ کر تم ساحل مراد تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے۔ اگر صدق دل سے تم ہر ایک کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے ہو تو ہماری طرح بابانگ دہل مرزا قادیانی سے بیزاری کا اعلان کر دو۔ کیونکہ وہ تمام جہان کے کلمہ گو مسلمانوں کو، جنہوں نے ان کی بیعت نہیں کی اور ان کے مخالف ہیں، جہنمی قرار دے رہے ہیں اور اگر تم مرزا قادیانی کے اس خطرناک عقیدہ سے بیزاری کا اعلان کرنے کے لئے تیار نہیں تو اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ تم محض مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے کی خاطر انہیں مسلمان کہتے ہو۔ ورنہ دل سے مرزا قادیانی کے عقیدہ پر تمہیں پختہ ایمان ہے۔

میں منتظر ہوں کہ احمدیہ بلڈنگس لاہور کی چاردیواری سے کیا جواب ملتا ہے؟

مرزا قادیانی کی بیعت ہی مدار نجات ہے

حضرت نبی کریم ﷺ سے لے کر آج تک مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ قرآن پاک، سنت نبوی اور حدیث شریف پر ایمان لانا اور ان پر عمل کرنا ہی نجات کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''**اطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون** '' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق محمد مصطفی ﷺ کی تابعداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ساڑھے تیرہ سو سال سے تمام مسلمان اللہ تعالیٰ اور حضرت نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو ہی مدار نجات مانتے چلے آئے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی قرآن اور حدیث کے خلاف یوں رقمطراز ہیں: ''اب دیکھو کہ خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں، دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔'' (حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

کہاں ہیں لاہوری جماعت کے علماء وممبر؟

اپنی آنکھوں سے مرزا قادیانی کی محبت کی پٹی اتار کر اس عبارت کو پڑھیں اور للہ غور کریں کہ کیا مرزا قادیانی نے اسلامی مسائل کی تجدید کی ہے یا سرے سے ہی انہوں نے

اسلامی اصولوں کو بدل ڈالا ہے۔ مرزا قادیانی سے پیشتر ایک پکا کافر اور مشرک کلمہ ’’لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ‘‘ پڑھ کر قرآن اور سنت نبوی پر عمل کر کے نجات کا مستحق ہو جاتا تھا۔ مگر اب کوئی لاکھ دفعہ بھی کلمہ شریعت پڑھے اور ساری عمر قرآن وسنت پر بھی عمل کرتا رہے لیکن مرزا قادیانی کی بیعت نہ کرے اور ان کی تعلیم پر عمل نہ کرے تو اس کی نجات نہیں ہو سکتی۔ کیا مرزا قادیانی نے اسلامی اصولوں کو منسوخ کرنے میں کوئی کسر باقی چھوڑی ہے؟ پہلے تو نجات کے لئے قرآن وسنت کی پیروی کی ضرورت تھی لیکن اب مرزا قادیانی کی بیعت کرنے اور ان کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے بغیر کسی کی نجات ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ مرزا قادیانی کا ایک اٹل فیصلہ ہے۔ لاہوری جماعت مرزا قادیانی کے اس الہام کو تاویلات کے شکنجے میں جکڑ نہیں سکتی۔

مرزا قادیانی نے دوسری جگہ لکھا ہے: ’’واللہ انی غالب وسیظھر شوکتی وکل ھالک الا من قعد فی سفینتی ‘‘ بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائے گی اور ہر ایک مرے گا مگر وہی بچے گا جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔

(البشریٰ ج۲ ص۱۲۹، تذکرہ ص۷۱۳، طبع۳)

اس جگہ بھی مرزا قادیانی نے صاف الفاظ میں پیش گوئی کی ہے کہ جو شخص میری کشتی میں نہیں بیٹھتا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

ناظرین! مرزا قادیانی نے جو کشتی بنائی ہے، اس کا نام ’’کشتی نوح‘‘ رکھا ہے اور وہ کاغذ کی کشتی ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ جو شخص کاغذ کی کشتی میں بیٹھے گا، وہ مع اس کشتی کے غرق ہو جائے گا۔

مرزائیو! اگر ہمارے کہنے پر اعتبار نہ ہو تو آنے والے ساون بھادوں میں جب تمہاری جائے رہائش کے نزدیک ترین دریا میں طغیانی آئے تو مرزا قادیانی کی بنائی ہوئی کاغذ کی کشتی نوح کو دریا میں ڈال کر اس پر بیٹھ جاؤ اور پھر دیکھو کہ تمہارے مجدد مسیح موعود اور ظلی بروزی نبی کی پیش گوئی پوری ہوتی ہے یا ہمارا مشاہدہ درست ثابت ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کو ٹیچی جی مہاراج کی وساطت سے ایک الہام ان الفاظ میں ہوتا ہے: ’’قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون ‘‘ اس قوم کی جڑ کاٹی گئی جو ایمان نہیں لاتے۔

(البشریٰ ج۲ ص۱۰۵)

یہ معاملہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کے مجدد اور نبی کو تو یہ الہام ہو رہا ہے کہ جو قوم مجھ پر ایمان نہیں لاتی، اس قوم کی جڑ کاٹی گئی۔ یعنی وہ قوم نیست ونابود ہو جائے گی۔ مرزا قادیانی تو اپنے منکرین کو تباہ وبرباد کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے مرید ہیں کہ آئے دن اپنی تقریروں اور تحریروں میں عامتہ المسلمین کی بہتری اور ہمدردی کے راگ الاپتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ گورو اور چیلوں کی اس متضاد روش سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ یا تو مرزا قادیانی کے قادیانی اور لاہوری مریدوں کو مرزا قادیانی کے الہامات پر یقین نہیں اور اگر الہامات پر یقین ہے تو محض زبان سے دکھاوے اور نمائش کے لئے مسلمانوں کی ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے تاکہ اس ہمدردی کی آڑ لے کر مسلمانوں کی جیبوں سے ان کی سنہری اور روپہلی اغراض پوری ہوسکیں اور مسلمانوں کے روپے سے ان کے خزانہ کی رونق بڑھتی رہے۔ اسی مضمون کو مرزا قادیانی نے دوسری جگہ واضح کیا ہے: ''خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔''

(اشتہار حسین کامی سفیر روم، مندرجہ البشریٰ ص ۴۵، تذکرہ ص ۲۰۲، طبع سوم)

اس عبارت میں بھی مرزا قادیانی نے کھلے الفاظ میں اشتہار دے دیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جو میری بیعت نہ کرے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ یعنی تباہ وبرباد اور نیست ونابود ہو جائے گا۔

لاہوری احمدیو! تم بلاخوف لومتہ لائم دو لفظہ جواب دو کہ تمہارا ابھی اس پر ایمان ہے یا نہیں؟

مرزا قادیانی کا اپنا منکرین پر فتویٰ کفر

مرزا قادیانی کا عقیدہ، جس کی رو سے تمام اہل قبلہ، سوائے مرزائیوں کے کافر قرار دیئے گئے ہیں۔ ایک مشہور اور مسلّم امر ہے۔ تاہم بطور نمونہ چند حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔ جن میں مرزا قادیانی آنجہانی نے اپنے منکرین کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱...... ''خداتعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے، وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے، خدا کے حکم کو چھوڑ دوں۔ اس سے سہل تر یہ بات ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں۔ ہاں! اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کریں اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجائیں تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں اور خداتعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں، ان کو راستباز قرار دینا صرف اس شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔'' (مرزاقادیانی کا خط ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے نام بحوالہ الذکر الحکیم نمبر۴ ص۲۳،۲۴)

مرزاقادیانی نے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ دنیا کے وہ تمام مسلمان، جن کو میری دعوت پہنچ گئی ہے اور انہوں نے میری بیعت نہیں کی، وہ مسلمان نہیں ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے مواخذہ کرے گا کہ تم نے مرزاقادیانی کی مسیحیت اور نبوت کے سامنے اپنا سر کیوں نہیں جھکایا تھا؟ اپنے مریدوں کو عامتہ المسلمین سے متنفر کرنے کے لئے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو مسلمان خدا کے کھلے کھلے نشانوں یعنی خود بدولت کے ''معجزات'' کا انکار کرتے ہیں ان کو راستباز قرار دینا صرف اس شخص کا کام ہے، جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔

لاہوری احمدیو! دنیا کے ان چالیس کروڑ (اب ۲۰۱۷ء میں ایک ارب چالیس کروڑ) مسلمانوں میں سے، جو مرزاقادیانی کے معجزات اور نشانوں کو نہیں مانتے، تم کسی کو راستباز سمجھتے ہو؟ جواب دینے سے پہلے اپنے ظلی نبی کے فتوے کو دوبارہ پڑھ لینا۔

ایک شخص مرزاقادیانی سے سوال کرتا ہے: ''حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے، جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں، صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔ لیکن عبدالحکیم خاں کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص، جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور

اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ ’’تریاق القلوب‘‘ وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

اس سوال کا جواب مرزا قادیانی نے ان الفاظ میں دیا ہے:

۲...... ’’یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا، وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے: ’’**فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایته** ‘‘یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں۔ ایک خدا پر افتراء کرنے والا، دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جب کہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افتراء کیا ہے، اس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا اور اگر میں مفتری نہیں تو بلاشبہ وہ کفر اس پر پڑے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے۔ علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، ۱۶۴، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷، ۱۶۸)

حاشیہ پر لکھا ہے: ’’جو شخص مجھے نہیں مانتا، وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔‘‘

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے ذیل کے نتائج نکلتے ہیں۔

الف...... مرزا قادیانی کو کافر کہنے والے اور ان کے دعاوی کو نہ ماننے والے ایک ہی قسم کے لوگ ہیں اور دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

ب...... جو شخص مرزا قادیانی کے دعاوی کو نہیں مانتا، وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ ان کو مفتری قرار دیتا ہے۔

ج...... جو شخص مرزا قادیانی کو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔

د...... جو شخص مرزا قادیانی کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

میاں شمس الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کو مخاطب کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۳…… ''اور اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر ان کے مناسب حال کون سی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے کہ: **مادعاء الکافرین الافی ضلال**''

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۲)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے صریح الفاظ میں اپنے منکر مسلمانوں کو کافر کہا ہے۔ مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

۴…… ''کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول مانتا ہے۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا مانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ص۱۸۵)

اس عبارت کا مفہوم صاف ہے کہ مرزا قادیانی کے منکر اسی قسم کے کافر ہیں، جس قسم کے کافر حضرت نبی کریم ﷺ کے منکر ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

لاہوری مرزائیو! یہ مت کہہ دینا کہ ''یہاں حضرت مرزا صاحب نے اپنے مکذب کا ذکر کیا ہے۔'' کیونکہ مرزا قادیانی پہلے لکھ چکے ہیں کہ: ''جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔'' اور یہ بات ہے بھی صحیح کہ جو مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت وغیرہ کا منکر ہوگا اور اسی وجہ سے انکار کرے گا کہ وہ ان کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ مرزا قادیانی پر الہام نازل ہوتا ہے:

۵…… ''**قالوا ان التفسیر لیس بشیٔ**'' (البشریٰ ج۲ص۶۷)

(ترجمہ) ''انہوں نے کہا کہ تفسیر (مراد تفسیر سورۂ فاتحہ مندرجہ اعجاز المسیح) کچھ چیز نہیں (تشریح) اس الہام میں خدا تعالیٰ نے کفار مولویوں کا مقولہ بیان فرمایا ہے۔''

مرزا قادیانی کے اس الہام سے معلوم ہوا کہ جن علماء نے کہہ دیا کہ مرزا قادیانی کی سورۂ فاتحہ کی تفسیر کچھ چیز نہیں، وہ کفار مولوی ہیں۔

مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

۶ ...... ’’اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا، اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

کرشن قادیانی کے چیلو! سن لیا؟ تمہارے رودر گوپال کیا فرماتے ہیں؟ پہلے تو اپنے منکر مسلمانوں کو کافر کہنے پر ہی اکتفاء کیا تھا، لیکن اس عبارت میں فرمادیا کہ خدا نے مجھے ہزارہا نشان یا معجزات عطاء کئے ہیں اور جو لوگ ان معجزات کو نہیں مانتے وہ شیطان ہیں۔

ان حوالہ جات سے ظاہر ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے منکر مسلمانوں کو کافر اور شیطان کہتے تھے۔ ’’لاہوری مرزائیوں کے خلیفہ اوّل‘‘ مولوی نورالدین فرماتے ہیں:

۷ ......
اسم او اسم مبارک ابن مریم مے نہند
آں غلام احمد است و میرزائے قادیاں
گر کسے آرد شکے در شان او آں کافر است
جائے او باشد جہنم بے شک و ریب وگماں

(الحکم مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۸ء)

لاہوری مرزائیو! ۱۷ اگست ۱۹۰۸ء کو جب یہ نظم اخبار ’’الحکم‘‘ میں شائع ہوئی تھی، اس وقت تم نے اس کے خلاف آواز کیوں نہ بلند کی؟ ہاں جناب کرتے بھی کس طرح، مولوی نورالدین کا آہنی پنجہ سر پر موجود تھا اور تم اس وقت خود بھی اسی عقیدے پر ایمان رکھتے تھے۔

مرزا قادیانی کا مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا فتویٰ

مرزا قادیانی آنجہانی اپنے نہ ماننے والے اور مخالف مسلمانوں کو کافر اور جہنمی

سمجھتے تھے۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ وہ مسلمان کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا فتویٰ بھی دے دیتے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے ایسا ہی کیا۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

۱...... ''اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ: ''امامکم منکم'' یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو، جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بہ کلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے، وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر یک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا فیصلہ مجھ سے چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا، اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو، جو مجھے خدا سے ملی ہیں، عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔''

(اربعین نمبر۳ ص۲۸ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۱۷)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:

الف...... مرزا قادیانی کا جو مرید کسی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، وہ ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے جو قطعی حرام ہے۔

ب...... مرزائیوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ مسلمانوں سے قطعی طور سے الگ رہیں۔

ج...... جو مرزائی ایسا نہیں کرتا، اس پر خدا کا الزام ہے اور اس کے عمل حبط ہو جائیں گے۔

د...... جو شخص مرزا قادیانی کا دل سے معتقد ہے، وہ ان کے اس فیصلے اور دوسرے تمام فیصلوں کو مانتا ہے اور ہر تنازع میں مرزا قادیانی کو حکم ٹھہراتا ہے۔

۵...... جو شخص مرزا قادیانی کا مرید ہونے کے باوجود ان کے کسی فیصلہ کو نہیں مانتا، اس کی آسمان پر عزت نہیں۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی نے اپنی مفتیانہ شان کا ان الفاظ میں مظاہرہ کیا تھا:

۲...... ''حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ بعض آئمہ دین سالہا سال مکہ میں رہے۔ لیکن چونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت تقویٰ سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارہ نہ کیا اور گھر میں پڑھتے رہے۔'' (فقہ احمدیہ ص۳۰، فتاویٰ مسیح موعود ص۲۸)

مرزا قادیانی نے صرف اتنا ہی نہیں لکھا کہ میرے مریدوں پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ وہ کسی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھیں، بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ میرا جو مرید کسی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، کوئی مرزائی اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے، جیسا کہ ایک شخص کے سوال پر مرزا قادیانی نے جواب دیا۔

۳...... ''جو احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، جب تک توبہ نہ کرے، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔'' (فقہ احمدیہ ص۳۰)

لاہوری احمدیو! مرزا قادیانی کے ان احکامات پر عمل کرنا تمہارے لئے فرض ہے یا نہیں؟ ''اربعین'' کی مندرجہ بالا عبارت پڑھ کر جواب دینا۔

مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں

مرزا قادیانی کے دعاوی کو پرکھنے کے لئے کسی علمی بحث کی ضرورت نہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی صداقت جانچنے کے لئے علمی باریکیوں، منطقی الجھنوں، فلسفیانہ دلائل اور صرفی ونحوی نکات سے ہمیں بے نیاز کر دیا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

الف...... ''ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۸، خزائن ج۵ ص۲۸۸)

ب...... ''سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں، کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو، بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔'' (شہادت القرآن ص۶۵، خزائن ج۶ ص۳۷۵،۳۷۶)

ج...... ’’ومن ایں (پیش گوئی) رابرائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم۔‘‘

(انجام آتھم ص۲۲۳، خزائن ج۱۱ص۲۲۳)

مرزا قادیانی کی ان تحریرات نے فیصلہ کر دیا کہ ان کی صداقت وبطالت کی شناخت کا سب سے بڑا معیار ان کی پیش گوئیاں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی ہر تصنیف میں اپنے نشانات، کرامات اور معجزات کے بے سرے راگ ہمیشہ ہی الاپتے رہے اور یہاں تک لکھ دیا کہ میرے نشانات اور معجزات سے ہزار نبیوں کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر مرزا قادیانی کی تصنیفات ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پڑھ لی جائیں تو سوائے فٹ بال کی طرح گول مول اور رانٹ شنٹ پیش گوئیوں کے اور کوئی نشان، کرامت یا معجزہ نظر نہیں آتا اور ان پیش گوئیوں کے الفاظ بھی موم کی ناک کی طرح ہیں۔ جدھر چاہو الٹ پھیر کر دو اور جب تک انہیں تاویلات کے شکنجہ میں نہ جکڑ دیا جائے، وہ کسی واقعہ پر چسپاں نہیں ہوسکتے۔ ہماری تحقیقات کا نتیجہ ہے کہ مرزا قادیانی کی کوئی متحدیانہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ جتنی تحدی سے کوئی پیش گوئی کی گئی، اتنی ہی صراحت سے وہ غلط نکلی۔ بالفرض اگر مرزا قادیانی کے بیان کردہ ہزاروں ’’الہامات‘‘ میں سے چند پیش گوئیاں اپنی تاویلات باطلہ کی رو سے لوگوں کی نظروں میں صحیح کر دکھائیں تو بھی وہ مرزا قادیانی کی صداقت کی دلیل نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے خود تحریر فرمایا ہے: ’’بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت، جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے، جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے، کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بہ سرو آشنا ببر کا مصداق ہوتی ہے۔ کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔‘‘

(توضیح المرام ص۸۴، خزائن ج۳ص۹۴،۹۵)

جب پرلے درجے کے بدمعاشوں، بدکاروں اور رنڈیوں تک کی چند پیش گوئیاں اور خواب سچے نکل آتے ہیں تو اگر بالفرض مرزا قادیانی کی ایک آدھ گول مول پیش گوئی سچی

ثابت ہو جائے تو ان کے لئے باعث فخر نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کو اپنی پیش گوئیوں کے سچا ہونے پر بڑا ناز ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی پیش گوئیوں کی تعداد ہزاروں بلکہ لاکھوں[1] تک لکھی ہے۔ ان سب کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ مگر اس مختصر رسالہ میں زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے میں ناظرین کے سامنے چند معرکتہ الآراء اور متحدیانہ پیش گوئیاں پیش کرتا ہوں، جنہیں مرزا قادیانی نے بڑے طمطراق سے شائع کیا اور انہیں خاص طور پر اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا۔

پہلی پیش گوئی متعلقہ منکوحہ آسمانی

الف...... مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) مرزا قادیانی کی حقیقی چچازاد بہن کی دختر تھی۔

ب...... مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔

ج...... مرزا قادیانی کی زوجہ اوّل کے چچازاد بھائی کی بیٹی تھی۔

د...... مرزا قادیانی کے بیٹے فضل احمد کی بیوی کی ماموں زاد بہن تھی۔

ان نسبی تعلقات سے پتہ چلتا ہے کہ محمدی بیگم مرزا قادیانی کے قریبی رشتہ میں سے تھی۔ پیغام نکاح کے وقت ان کی عمریں حسب ذیل تھیں۔ مرزا قادیانی خود تحریر فرماتے ہیں: ’’ھذہ المخطوبة جارية حديثة السن عذرا وكنت حينئذ جاوزت الخمسين ‘‘(ترجمہ) یہ لڑکی ابھی چھوکری ہے اور میری عمر اس وقت پچاس سال سے زیادہ ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۴، خزائن ج۵ ص۵۷۴)

’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ (ص۵۶۹ تا۵۷۴) کے مطالعہ سے مرزا قادیانی کے دل میں تحریک نکاح پیدا ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسمی احمد بیگ والد محمدی بیگم نے چاہا کہ اپنی ہمشیرہ کی زمین کا بذریعہ ہبہ مالک بن جائے۔ جس کا خاوند کئی سال سے مفقود الخبر تھا۔ چونکہ اس اراضی کے ہبہ کرانے میں مرزا قادیانی کی رضامندی کی بھی ضرورت تھی۔ اس لئے

[1] میرے نشان تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۷۰)
میرے تقریباً دس لاکھ نشان ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۶۱، خزائن ج۲۱ ص۷۲)

احمد بیگ کی بیوی نے مرزا قادیانی کے پاس جا کر کہا کہ آپ اس ہبہ پر رضامند ہو جائیں۔ مرزا قادیانی نے بات کو استخارہ کرنے کے بہانہ سے ٹال دیا۔ پھر خود احمد بیگ مرزا قادیانی کے پاس آیا اور اس نے نہایت عاجزی سے التجا کی۔ بقول مرزا قادیانی، وہ زار زار روتا تھا، کانپتا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اس کا یہ غم اسے ہلاک کر دے گا۔ مرزا قادیانی نے اسے کہا کہ میں استخارہ کرنے کے بعد تمہاری مدد کروں گا۔ چنانچہ مرزا قادیانی استخارہ کرنے کے لئے اپنے حجرہ میں گئے تو مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

۱...... ’’فاوحی اللہ الی ان اخطب صبیہ الکبیرۃ لنفسک وقل لہ لیصاھرک اولاثم لیقتبس من قبسک وقل انی امرت لا ھبک ما طلبت من الارض وارضا اخرے معھا واحسن الیک باحسانات اخرے علے ان تنکحنی احدی بناتک اللتی کبیرتھا وذلک بینی وبینک فان قبلت فستدجنی من المتقبلین وان لم تقبل فاعلم ان اللہ قد اخبرنی ان انکحھا رجلا آخر لا یبارک لھا ولا لک فان لم تزوجوا فیصب علیک مصائب واخر المصائب موتک فتموت بعد النکاح الی ثلث سنین بل موتک قریب ویرد علیک وانت من الغفلین وکذلک یموت بعلتھا الذی یصیر زوجھا الی حولین وستۃ اشھر قضاء من اللہ فاصنع ما انت صانعہ وانی لک من الناصحین فعبس وتولی وکان من المعرضین‘‘

(ترجمہ)’’یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے اور پھر تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے، جس کے تم خواہش مند ہو۔ بلکہ اس کے علاوہ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے۔ تم مان لو گے تو میں بھی تسلیم کر لوں گا۔ اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار رہو، مجھے خدا نے یہ بتلا دیا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے۔ اس صورت میں تم پر

مصائب نازل ہوں گے جن کا نتیجہ تمہاری موت ہوگا۔ پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مرجاؤ گے۔ بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسا اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ پس جو کرنا ہے کرلو۔ میں نے تم کو نصیحت کردی ہے۔ پس وہ تیوری چڑھا کر چلا گیا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۲ ۵۷،۳ ۵۷،خزائن ج۵ص۲ ۵۷،۳ ۵۷)

اس کے چلے جانے کے بعد مرزا قادیانی نے بقول ان کے اسے ایک خط خدا کے حکم سے لکھا جس میں منت سماجت بھی کی گئی اور انواع واقسام کے لالچ بھی دیئے گئے۔ مگر مرزا احمد بیگ پر اس خط کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ اس نے اس خط کو عیسائی اخبار ''نور افشاں'' میں شائع کرادیا۔ اس پر ''کرشن قادیانی'' نے ایک اشتہار شائع کیا جس کے خاص خاص فقرات درج ذیل ہیں:

۲...... ''اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں کے نکاح کے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک ومروت تمام سے اسی شرط پر کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں ہے: ''کذبوا بایتنا وکانوا بھا یستھزون فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید انت معی وانا معک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا'' (ترجمہ) ''انہوں نے ہمارے نشانوں کو

جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے، جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی...... یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں۔ لیکن آخرکار خدا تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کھلنے سے چاروں طرف تعریف ہوگی۔‘‘

(اشتہار مورخہ ۱۰؍جولائی ۱۸۸۸ء، مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۵۷تا۱۵۹)

اس اشتہار کا مضمون واضح اور صاف ہے۔ مزید تشریح یا حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ مرزا قادیانی نے بغیر کسی شرط کے کھلے اور غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ محمدی بیگم کا نکاح میرے سوا اور کسی سے کر دیا گیا تو احمد بیگ والد محمدی بیگم اور اس کا داماد دونوں تاریخ نکاح سے تین اور اڑھائی سال تک فوت ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد محمدی بیگم کو میرے نکاح میں لائے گا۔

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنے اس آسمانی نکاح کے متعلق جو الہامات یا تحریریں شائع کیں، ان کے ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:

۳...... ’’عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے، جن کا مفصل ذکر اشتہار ۱۰؍جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے، خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا ہے کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ چنانچہ اس پیش گوئی کا مفصل بیان مع اس کی میعاد خاص اور اس کے اوقات مقررشدہ کے اور مع اس کے ان تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اس کو باہر کر دیا ہے۔ اشتہار ۱۰؍جولائی

۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طبع ہوکر شائع ہو چکا ہے۔ جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیش گوئی پوری ہو جائے تو بلاشبہ یہ خداتعالیٰ کا فعل ہے اور یہ پیش گوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے۔ جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچی ہوئی ہیں اور ہر ایک کو، جو ان کے حال سے خبر ہوگی، وہ اس پیش گوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا۔ ہم نے اس پیش گوئی کو اس جگہ مفصل نہیں لکھا تا بار بار کسی متعلق پیش گوئی کی دل شکنی نہ ہو۔ لیکن جو شخص اشتہار پڑھے گا۔ وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا، اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیش گوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار پر سے لے گا کہ خداوند تعالیٰ نے کیوں یہ پیش گوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں اور کیوں اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔ اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیش گوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶/اپریل ۱۸۹۱ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی۔ یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی۔ بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اس وقت گویا پیش گوئی آنکھوں کے سامنے آگئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیش گوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا: ''**الحق من ربک فلا تکوننّ من الممترین**'' یعنی بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے، تو کیوں شک کرتا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۳۹۶ تا ۳۹۸، خزائن ج۳ ص۳۰۵، ۳۰۶)

۴...... ''اس عاجز نے ایک دینی خصومت پیش آجانے کی وجہ سے اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خداتعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے یا خداتعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔'' (انتہی ملخصاً) (اشتہار مورخہ ۲/مئی ۱۸۹۱ء، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۱۹)

۵...... ''میری اس پیش گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعویٰ ہیں۔ اوّل: نکاح کے وقت تک

میرا زندہ رہنا۔ دوم: نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم: پھر نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا۔ جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم: اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ پنجم: اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم: پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

اب آپ ایماناً کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرا اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیش گوئی سچے ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۲۵، خزائن ج۵ ص۳۲۵)

۶...... ''وہ پیش گوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں:

(۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

(۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے، اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

(۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

(۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

(۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

(۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔'' (شہادت القرآن ص۶۵، خزائن ج۶ ص۳۷۶)

۷...... ''میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے...... نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔''

(اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۱۱۵،۱۱۶)

۸...... ''نفس پیش گوئی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر

مبرم[1] ہے۔ جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے: ’’لا تبدیل لکلمات اللہ‘‘ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خداتعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔‘‘

(اشتہار مورخہ ۶؍اکتوبر ۱۸۹۴ء، مندرجہ تبلیغ رسالت ج۳ ص۱۱۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۴۳)

۹…… ’’دعوت ربی بالتضرع والابتہال ومددت الیہ ایدی السوال فالھمنی ربی وقال ساریھم اٰیۃ من انفسھم واخبرنی وقال اننی ساجعل بنتا من بناتھم اٰیۃ لھم فسماھا وقال انھا سیجعل ثیبۃ ویموت بعلھا وابوھا الی ثلث سنۃ من یوم النکاح ثم نردھا الیک بعد موتھما ولا یکون احدھما من العاصمین وقال انا رادوھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید‘‘ (کرامات الصادقین سرورق صفحہ اخیر، خزائن ج۷ ص۱۶۲)

(ترجمہ)’’میں (مرزاقادیانی) نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا۔ خداتعالیٰ نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جائے گی اور اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے۔ پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا اور فرمایا میں اسے تیری طرف واپس لاؤں گا۔ خدا کے کلام میں تبدیلی نہیں ہوسکتی اور تیرا خدا جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔‘‘

۱۰…… ’’کذبوا بایاتی وکانوا بھا یستھزون فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک امر من لدنا انا کنا فاعلین زوجنا کھا الحق من ربک فلا تکوننّ من الممترین لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید انا رادوھا الیک‘‘ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ

[1] مرزاقادیانی نے دوسری جگہ بھی تقدیر مبرم کے یہی معنی کئے ہیں کہ جو تبدیل نہ ہو سکے جیسا کہ فرماتے ہیں: ’’گویا اس کا یہ مطلب ہے کہ اب یہ تقدیر مبرم ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوگی۔‘‘

(البشریٰ ج۲ ص۸۱)

ہے۔ پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے۔ تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اس کو کر دیتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ ہم اس کو واپس لانے والے ہیں۔'' (انجام آتھم ص۶۰،۶۱، خزائن ج۱۱ ص۶۰،۶۱)

۱۱...... ''گفت کہ ایں مردم مکذب آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند پس من ایشانرا نشانے خواہم نمود و برائے تو ایں ہمہ را کفایت خواہم شد وآں زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است باز بسوئے تو واپس خواہم آورد یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیروں شدہ باز بتقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رو کردہ خواہد شد و در کلمات خدا و وعدہ ہائے او ہیچ کس تبدیل نتواند کرد و خدائے تو ہر چہ خواہد آں امر بہر حالت شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند۔ پس خدا تعالیٰ بلفظ فسیکفیکہم اللہ سوئے ایں امر اشارہ کرد کہ او دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مانعان بسوئے من واپس خواہد کرد۔ واصل مقصود میرانیدن بود وتو میدانی کہ ہلاک ایں امر میرانیدن است وبس۔'' (انجام آتھم ص۲۱۶، خزائن ج۱۱ ص۲۱۶،۲۱۷)

(ترجمہ) ''خدا نے فرمایا کہ یہ لوگ میری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ پس میں ان کو ایک نشان دوں گا اور تیرے لئے ان سب کو کافی ہوں گا اور اس عورت کو، جو احمد بیگ کی عورت کی بیٹی ہے، پھر تیری طرف واپس لاؤں گا۔ یعنی چونکہ وہ ایک اجنبی کے ساتھ نکاح ہو جانے کے سبب سے قبیلہ سے باہر نکل گئی ہے، پھر تیرے نکاح کے ذریعہ سے قبیلہ میں داخل کی جائے گی۔ خدا کی باتوں اور اس کے وعدوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور تیرا خدا جو کچھ چاہتا ہے وہ کام ہر حالت میں ہو جاتا ہے۔ ممکن نہیں کہ معرض التوا میں رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے لفظ فسیکفیکھم اللہ کے ساتھ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ وہ احمد بیگ کی لڑکی کو روکنے والوں کو جان سے مار ڈالنے کے بعد میری طرف واپس لائے گا۔ دراصل مقصود جان سے مار ڈالنا تھا اور تو جانتا ہے کہ ہلاک اس امر کا جان سے مار ڈالنا ہے اور بس۔''

۱۲...... ''براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ (۱۷) برس پہلے اس پیش گوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اس وقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے ص۴۹۶ میں مذکور ہے۔ ''یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ'' اس جگہ تین بار زوج

کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جب کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی۔ جس کو مسیح سے مشابہت ملی اور نیز اس وقت مریم کی طرح کئی ابتلاء پیش آئے۔ جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدباطنیوں کا ابتلاء پیش آیا اور تیسری زوجہ جس کی انتظار[1] ہے، اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت[2] حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی ہے جس کا سر اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے، وہ اسی پیش گوئی کی طرف اشارہ تھا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴، خزائن ج۱۱ ص۳۳۸)

۱۳...... ''اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ ''یتزوج ویولد لہ'' یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان[3] ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے

[1] سچ ہے۔

شب وعدہ کسی کی انتظاری کیا قیامت ہے
کھٹکتی خار بن کر ہے مہک پھولوں کے بستر کی

[2] اگر محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی سے ہوجاتا تو مرزا قادیانی کی حمد اور تعریف ہوتی۔ احمدی دوستو! نکاح نہ ہونے سے مرزا قادیانی کی رسوائی وذلت ہوئی یا نہیں؟ (اختر)

[3] مرزا قادیانی محمدی بیگم کے ساتھ نکاح ہوجانے کو اپنے مسیح موعود ہونے کا نشان قرار دے رہے ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی کا یہ نکاح نہیں ہوا۔ اس لئے مرزا قادیانی بقول خود مسیح موعود نہ ہوئے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔‘‘
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ص ۳۲۷)

۱۴...... ’’احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے، وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے۔ وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی۔ مگر ’’میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا۔‘‘ جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں، بلکہ خدا کی طرف سے ہیں، ہنسی کی گئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیش گوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہی پیش گوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جائے گی۔ اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیش گوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔ اس لئے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مرگیا اور پیش گوئی کی دوسری جز پوری ہوگئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا جو پیش گوئی کا ایک جز تھا۔ انہوں[1] نے توبہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خداتعالیٰ نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی ہیں، ہوکر رہیں گی۔‘‘ (اخبار الحکم مورخہ ۱۰راگست ۱۹۰۱ء، مرزاقادیانی کا حلفیہ بیان عدالت ضلع گورداسپور میں کتاب منظور الٰہی ص۲۴۴،۲۴۵)

ناظرین! مندرجہ بالا حوالہ جات خود ہی اپنی تشریح کر رہے ہیں۔ کسی مزید وضاحت اور حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ ۱۰رجولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں مرزاقادیانی نے الہامی اعلان کر دیا تھا کہ محمدی بیگم کا باکرہ ہونے کی حالت میں میرے ساتھ نکاح ہوگا اور اگر اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے کر دیا گیا تو اس کا خاوند روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائے گا اور خداتعالیٰ ہر ایک مانع کو دور کرنے کے بعد اسے میرے نکاح میں لائے گا۔ ’’ازالہ اوہام‘‘، ’’اشتہار مئی ۱۸۹۱ء‘‘، ’’شہادت القرآن‘‘، ’’آئینہ کمالات

۱؎ یہی ہے: ’’ماروں گھٹنا اور پھوٹے آنکھ‘‘ توبہ کی رشتہ داروں نے اور مہلت دی گئی سلطان محمد کو۔ (اختر)

اسلام‘‘، ’’کرامات الصادقین‘‘ کے جو حوالہ جات میں نے نقل کئے ہیں، ان میں بھی یہی ڈھنڈورا پیٹا گیا ہے کہ محمدی بیگم کا خاوند اڑھائی سال کے اندر فوت ہو جائے گا اور محمدی بیگم مرزا قادیانی کے نکاح میں آجائے گی۔ اب ہمیں یہ بتانا ہے کہ مرزا سلطان محمد صاحب ساکن پٹی سے نکاح کب ہوا اور مرزا قادیانی کے الہامی قول کے مطابق اس کی زندگی کی آخری تاریخ کون سی تھی۔ اس کے لئے ہمیں بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ مرزا قادیانی خود تحریر فرماتے ہیں: ’’۷/اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی (محمدی بیگم) کا دوسری جگہ نکاح ہوگیا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۰، خزائن ج۵ ص۲۸۰)

نکاح کی تاریخ معلوم ہوگئی۔ اب وفات کے متعلق لکھتے ہیں: ’’پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی، جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے، جس کی میعاد آج کی تاریخ سے، جو ۲۱/ستمبر ۱۸۹۳ء ہے، قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔‘‘

(شہادت القرآن ص۸۰، خزائن ج۶ ص۳۷۵)

مرزا قادیانی کے ان دونوں بیانات سے صاف پتہ چل گیا کہ ۲۱/اگست ۱۸۹۴ء مرزا سلطان محمد صاحب کی زندگی کا آخری دن تھا۔ مگر وہ آج ۲۱/اپریل ۱۹۳۲ء تک بقید حیات موجود[۱] ہے۔ جب مرزا قادیانی کے بیان کردہ اڑھائی سالہ میعاد گزر جانے کے بعد مرزا سلطان محمد زندہ رہے اور ہر طرف سے مرزا قادیانی پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی تو مرزا قادیانی نے اپنی ذلت ورسوائی پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک نیا ڈھکوسلہ لیا۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے: ’’غرض احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہوگیا اور اس کا فوت ہونا اس کے داماد اور تمام عزیزوں کے لئے سخت ہم وغم کا موجب ہوا۔ چنانچہ ان لوگوں کی طرف سے توبہ اور رجوع کے خط اور پیغام بھی آئے۔ جیسا کہ ہم نے اشتہار ۶/اکتوبر ۱۸۹۴ء میں، جو غلطی سے ۶/ستمبر ۱۸۹۴ء لکھا گیا ہے، مفصل ذکر کر دیا ہے۔ پس اس دوسرے حصہ یعنی احمد بیگ کے داماد کی وفات کے بارے میں سنت اللہ کے موافق تاخیر ڈال دی گئی۔‘‘

(اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ، مجموعہ اشتہارات حاشیہ ج۲ ص۹۴ م۹۵)

اس عبارت اور اسی طرح کے دوسرے حوالوں میں مرزا قادیانی نے حق کو چھپانے اور اپنی رسوائی پر پردہ ڈالنے کی انتہائی کوشش کی اور غلط بیانی سے کام لیا۔ جیسا کہ لکھا

۱؎ بلکہ ۲۰/اپریل ۱۹۳۴ء تک۔

ہے: ’’رہا داماد اس کا (احمد بیگ) سو وہ اپنے رفیق اور خسر کی موت کے حادثہ سے اس قدر خوف سے بھر گیا تھا گویا کہ قبل از موت مرگیا۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹)

مرزاقادیانی نے سیاہ جھوٹ لکھا ہے کہ مرزاسلطان محمد ڈر گیا تھا۔ اگر مرزاقادیانی یا مرزائیوں میں ہمت ہوتی تو مرزاسلطان محمد کی کوئی تحریر پیش کرتے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتے ہیں کہ مرزاسلطان محمد نے مرزاقادیانی کی پیش گوئی سے ذرہ بھر خوف نہیں کیا۔ اتنی دلیری اور اولوالعزمی دکھائی کہ مرزاقادیانی کو بھی مجبور ہوکر لکھنا پڑا: ’’احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط بھیجے گئے۔ ان سے کچھ نہ ڈرا۔ پیغام بھیج کر سمجھایا گیا، کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا۔ بلکہ وہ سب گستاخی اور استہزاء میں شریک ہوئے۔ سو یہی قصور تھا کہ پیش گوئی کو سن کر پھر ناتہ کرنے پر راضی ہوئے۔‘‘ (اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ، مجموعہ اشتہارات حاشیہ ج۲ ص۹۵)

مرزاقادیانی کی اس عبارت نے دو باتوں کا قطعی فیصلہ کر دیا۔ ایک یہ کہ مرزاسلطان محمد ہرگز نہیں ڈرا اور دوسرے یہ کہ مرزاسلطان محمد کا اصل قصور یہ تھا کہ وہ مرزاقادیانی کی پیش گوئی کو سن کر بھی محمدی بیگم کے ساتھ ناتہ کرنے پر راضی ہوگیا۔ پس مرزاسلطان محمد کی توبہ اور رجوع اسی صورت میں ہوسکتے تھے کہ وہ مرزاقادیانی کی پیش گوئی کو پورا کرنے میں ان کا مدومعاون ہوجاتا۔ لیکن بقول مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ وہ مرزاقادیانی کے سینہ پر مونگ دلتا رہا اور مرزاقادیانی کی پیش گوئی کی وجہ سے نہ ڈرا۔ نہ توبہ کی جیسا کہ اس نے خود لکھا ہے: ’’جناب مرزاغلام احمد قادیانی نے جو میری موت کی پیش گوئی فرمائی تھی، میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ نہ میں اس پیش گوئی سے کبھی ڈرا۔ میں ہمیشہ سے اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں۔‘‘

(۳؍مارچ ۱۹۲۴ء دستخط مرزاسلطان محمد پٹی از اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۴؍مارچ ۱۹۲۴ء)

مرزاقادیانی کے بیان اور مرزاسلطان محمد کی اپنی تحریر سے ثابت ہوگیا کہ سلطان محمد ہرگز نہیں ڈرا اور نہ اس نے مرزاقادیانی کی تصدیق کی۔ ان حقائق کی موجودگی میں مرزاقادیانی کا یہ لکھنا کہ سلطان محمد ڈر گیا، جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

اب ہم مرزاقادیانی کی تحریرات پیش کرتے ہیں کہ اگر سلطان احمد ڈرتا بھی تو اس کو مفید نہ ہوتا۔ کیونکہ اس کی موت تقدیر مبرم تھی۔ مرزاقادیانی تحریر فرماتے ہیں:

الف...... ’’میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی پورا پورا کر دے گا۔‘‘

(انجام آتھم ص ۳۱ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱)

ب...... ’’**شاتان تذبحان و کل من علیها فان ولا تهنوا ولا تحزنوا الم تعلم ان الله علی کل شئی قدیر** ‘‘ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ پہلی بکری سے مراد (مرزا احمد بیگ) ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد (سلطان محمد) ہے اور پھر فرمایا کہ تم ست مت ہو اور غم مت کرو۔ کیونکہ ایسا ہی ظہور میں آئے گا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶، ۵۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰، ۳۴۱)

ج...... ’’یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔[1]‘‘ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں، یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں، وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کی سنتوں اور طریقوں کا تم میں علم نہیں رہا۔ اس لئے تمہیں یہ ابتلاء پیش آیا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

د...... ’’اس پیش گوئی کا دوسرا حصہ، جو اس کے داماد کی موت ہے، وہ الہامی شرط کی وجہ سے دوسرے وقت پر جا پڑا اور داماد اس کا الہامی شرط سے اس طرح متمتع ہوا جیسا کہ آتھم ہوا۔ کیونکہ احمد بیگ کی موت کے بعد اس کے وارثوں میں سخت مصیبت برپا ہوئی۔ سو ضرور تھا کہ وہ الہامی شرط سے فائدہ اٹھاتے اور اگر کوئی بھی شرط نہ ہوتی تاہم وعید سنت اللہ یہی تھی، جیسا کہ یونس کے دنوں میں ہوا۔ پس اس کا داماد تمام کنبہ کے خوف کی وجہ سے اور ان کے توبہ اور رجوع کے باعث سے اس وقت فوت نہ ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ خدا کے فرمودہ میں تخلف نہیں اور انجام وہی ہے جو ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں، خدا کا وعدہ[2] ہرگز ٹل نہیں سکتا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۳، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۷)

[1] مرزائیو! جواب دو کہ دوسری جز کے پورا نہ ہونے سے مرزا قادیانی آنجہانی بقول خود کیا ہوئے؟

اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

[2] مرزا قادیانی نے ’’انجام آتھم‘‘ ص ۶۱ ’’ضمیمہ‘‘ ص ۵۴ میں بھی اسے وعدہ الٰہی قرار دیا ہے۔

ناظرین! عبارت بالا میں مرزا قادیانی نے کس بلند آہنگی اور شدومد سے مرزا سلطان محمد کی موت کا اعلان کیا۔ اس کی موت کو تقدیر مبرم اور اٹل قرار دیا اور اقرار کیا کہ اگر یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو میں جھوٹا اور ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ نتیجہ صاف ہے۔ مرزا قادیانی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو اگلے جہان کی طرف لڑھک گئے اور مرزا سلطان محمد اپریل ۱۹۳۲ء تک زندہ ہیں۔ (بلکہ اپریل ۱۹۳۴ء تک)

ناظرین! مرزا قادیانی نے ۱۸۸۸ء میں بقول خود خداتعالیٰ سے خبر پاکر اور اس کی اجازت سے محمدی بیگم کے نکاح کا اشتہار دیا۔ اس کے بعد اس آسمانی نکاح کے متعلق بارش کی طرح مرزا قادیانی پر تابڑتوڑ الہامات برستے رہے۔ جن کا تھوڑا سا نمونہ ہم گزشتہ صفحات میں درج کر چکے ہیں۔ ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے دل میں یقین کامل تھا کہ محمدی بیگم ان کے نکاح میں ضرور آئے گی۔ یہاں تک کہ جون ۱۹۰۵ء تک مرزا قادیانی اس نکاح سے مایوس نہ ہوئے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا: ''اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا۔''

(اخبار الحکم مورخہ ۳۰ رجون ۱۹۰۵ء ص۲ کالم۲)

حوالہ جات سابقہ کے علاوہ ہم مرزا قادیانی کا ایک فیصلہ کن حوالہ نقل کرتے ہیں، جہاں مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کو تقدیر مبرم قرار دیا ہے۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں: ''بارہا شمار ایں گفتہ ام کہ ایں مقدمہ برہمیں قدر باتمام رسید ونتیجہ آخری ہماں است کہ بظہور آمد وحقیقت پیش گوئی برہماں ختم شد بلکہ اصل امر برحال خود قائم است وہیچکس باحیلہ خود اورا ردنتواند کرد وایں تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم[۱] است وعنقریب وقت آں خواہد آمد پس قسم آں خدائے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ را برائے ما مبعوث فرمود وا را بہترین مخلوقات گرداند کہ ایں حق است وعنقریب خواہی دید ومن این را برائے صدق خود یا کذب خود معیار میگردانم۔ ومن گفتم الا بعد زانکہ از رب خود خبر دادہ شدم۔''

(انجام آتھم ص۲۲۳، خزائن ج۱۱ ص۲۲۳)

[۱] مبرم، ابرام سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں: ''نہ ٹلنے والا۔'' حکم الٰہی مرزا قادیانی نے بھی اس کے یہی معنی کئے۔ (اختر)

(ترجمہ) ’’پھر میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ یہ جھگڑا یہیں ختم ہوگیا اور نتیجہ یہی تھا جو ظاہر ہوگیا اور پیش گوئی کی حقیقت اس پر ختم ہوگئی۔ بلکہ یہ امر اپنے حال پر قائم ہے اور کوئی شخص حیلہ کے ساتھ خود اس کو رد نہیں کرسکتا اور یہ تقدیر خدائے بزرگ کی جانب سے تقدیر مبرم ہے۔عنقریب اس کا وقت آئے گا۔ پس اس خدا کی قسم جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہمارے لئے مبعوث فرمایا اور آپ کو تمام مخلوقات سے بہتر بنایا کہ یہ سچ ہے کہ تو عنقریب دیکھے گا اور میں اس کو اپنے صدق وکذب کے لئے معیار قرار دیتا ہوں اور یہ میں نے اپنے رب سے خبر پاکر کہا۔‘‘

عبارت بالا میں مرزا قادیانی نے کس صراحت سے محمدی بیگم کے خاوند کے مرنے اور اس کے ساتھ اپنا نکاح ہونے کو تقدیر مبرم قرار دیا ہے اور اس کی صداقت پر خدائے واحد وقدوس کی قسم اور حضرت نبی کریم ﷺ کا واسطہ دے کر یقین دلانے کی کوشش کی ہے اور اس کو اپنے صدق وکذب کا معیار بھی قرار دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ یہ جو کچھ میں نے کہا ہے، اللہ تعالیٰ کے الہام اور وحی سے کہا ہے۔مرزا قادیانی کا یہ بیان اتنا واضح اور مشرح ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔

مرزائی دوستو! بتاؤ کہ مرزا قادیانی کی بیان کردہ تقدیر مبرم کے بخئے کیوں ادھڑ گئے؟ اور جو صدق وکذب کا معیار بحوالہ وحی الٰہی قرار دیا گیا تھا، اس کی رو سے مرزا قادیانی کاذب ثابت ہوئے یا نہیں؟ تعجیل کی ضرورت نہیں، سوچ سمجھ کر جواب دینا۔

سخت ناانصافی ہوگی اگر میں نکاح آسمانی کے متعلق مرزا قادیانی کی مستقل مزاجی کی تعریف نہ کروں۔ اللہ اللہ ۱۸۸۸ء سے لے کر ۱۹۰۷ء تک کا طویل عرصہ جس صبر، امید اور یقین کامل کے ساتھ گزارا، اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ خدا پے در پے الہامات نازل کر رہا تھا کہ نکاح ہوگا اور ضرور ہوگا۔ خدا کا وعدہ سچا ہے، خدا کی باتیں ٹلا نہیں کرتیں۔ تیرا خدا تمام موانعات دور کرے گا۔ یعنی مرزا سلطان محمد ضرور مر جائے گا اور محمدی بیگم بیوہ ہوکر تیرے نکاح میں آئے گی۔ لیکن صبر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ آخر ۱۹۰۷ء میں مرزا قادیانی اس نکاح سے کچھ مایوس سے ہوگئے۔ کیونکہ دن بدن ان کی جسمانی حالت انحطاط کی طرف جارہی تھی اور قوت باہ کا وہ نسخہ جو فرشتے نے انہیں بتایا تھا اور جس کے کھانے سے پچاس

مردوں کی قوت ان میں پیدا ہوگئی تھی[۱]۔

غالباً اس کا اثر بھی زائل ہو چکا تھا۔ ادھر دیکھا کہ رقیب خوش نصیب کی زندگی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ان سب قرائن سے اندازہ کر کے یہ اعلان کر دیا: ''یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا، خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ''یاایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک'' پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۲،۱۳۳، خزائن ج۲۲ ص۵۷۰)

مرزا قادیانی نے اس دورنگی چال کے اختیار کرنے میں اس دل جلے عاشق کی اتباع کی ہے جس نے اپنے معشوق سے التجا کی تھی کہ ؎

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

یہ عبارت بھی بآواز بلند اعلان کر رہی ہے کہ مرزا قادیانی محمدی بیگم کے نکاح سے کلیتہً مایوس نہیں ہوئے تھے۔ ایک طرف تو ظاہری قرائن کو دیکھتے ہوئے تمام امیدیں مبدل بہ یاس ہو چکی تھیں اور دوسری طرف دل کی تڑپ ڈھارس بندھائے جاتی تھی کہ شاید اگر عمر نے وفا کی تو گوہر مقصود ہاتھ لگ ہی جائے۔ اس لئے دودلی میں یہ الفاظ لکھ دے کہ نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

غرضیکہ مرزا قادیانی کو اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک محمدی بیگم کے نکاح کی جھلک نظر آتی رہی۔ کیا مرزا قادیانی کی یہ دیرینہ اور الہامی تمنا پوری ہوگئی؟ آہ! اس کا جواب بڑی حسرت اور افسوس سے نفی میں دیا جاتا ہے کہ تاحیات مرزا قادیانی کا نکاح نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کے دن اس نکاح اور بستر عیش[۲] کی حسرت کو اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ اب ان کی قبر سے گویا یہ آواز آرہی ہے ؎

[۱] مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں: ''میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ اس لئے میری اس شادی پر بعض دوستوں نے افسوس کیا...... اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ وہ دوا میں نے تیار کی...... اور پھر اپنے تئیں خداداد طاقت میں پچاس مرد کے قائم مقام دیکھا۔'' (تریاق القلوب ص۳۶، خزائن ج۱۵ ص۲۰۴)

[۲] ''بستر عیش'' مرزا قادیانی کا الہام ہے۔ (البشریٰ ج۲ ص۸۸)

دل کی دل میں ہی رہی بات نہ ہونے پائی حیف ہے ان سے ملاقات نہ ہونے پائی

اب ہم مرزا قادیانی کا آخری فتویٰ ان کے مریدوں کو سناتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے تحریر فرمایا ہے: ''سو چاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں[۱] اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۲، خزائن ج۱۱ ص۳۳۷)

مرزائیو! سن لیا مرزا قادیانی نے کیا کہا ہے؟ فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے خاتمہ پر ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔ لیکن ایسا کن کے حق میں ہوگا؟ فیصلہ جن کے خلاف ہوگا۔ پھر کیا ہوا مجھ سے نہیں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور سے سن لو۔ فرماتے ہیں: ''یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔'' (اخبار پیغام صلح لاہور، مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۲۱ء)

سچ ہے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

میرے پرانے دوستو! خدا عالم الغیب کو حاظر وناظر سمجھتے ہوئے سچ سچ بتانا کہ مرزا قادیانی کا بیان کردہ فتویٰ خود ان[۲] پر اور ساتھ ہی تم پر الٹ کر پڑا یا نہیں؟ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

۱؎ مہاراج اتنی خفگی۔ (اختر)

۲؎ مرزا قادیانی کا الہام ہے: ''فزع عیسیٰ ومن مع'' عیسیٰ اور اس کے ساتھی گھبرا گئے۔ (البشریٰ ج۲ ص۹۹)

ممکن ہے یہ گھبراہٹ اسی فتوے کے الٹ کر پڑنے کی وجہ سے ہو۔ مرزائیو! کیا کہتے ہو؟ (اختر)

دوسری پیش گوئی ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کے متعلق

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال تک مرزا قادیانی کے ارادت مند مرید رہے۔ بعدہ مرزا قادیانی کی بطالت ان پر واضح ہوگئی تو انہوں نے مرزائیت سے توبہ کر کے مرزا قادیانی کی تردید میں چند رسالے لکھے۔ مرزا قادیانی بھی ان کے سخت خلاف ہوگئے۔ بالآخر دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف موت کی الہامی پیش گوئیاں شائع کیں۔ اس کے متعلق مرزا قادیانی کے اشتہار کا اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:

خدا سچے کا حامی ہو

''میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے میری نسبت یہ پیش گوئی کی ہے...... اس کے الفاظ یہ ہیں: ''مرزا قادیانی کے خلاف ۱۲؍جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں: مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔'' اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں: ''خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے[1] کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔''

[1] ''خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۵۹)

فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار

تیرے آگے[1] ہے پر تو نے وقت کو نہ پہنچانا، نہ دیکھا، نہ جانا[2] (رب[3] فرق بین صادق وکاذب انت تری کل مصلح وصادق) (مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۵۹،۵۶۰)

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے ایک اور الہام شائع کیا کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ماہ تک مرزا مرجائے گا۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار بعنوان تبصرہ ۵؍نومبر ۱۹۰۷ء کو شائع کیا۔ اس کی پیشانی پر یہ عبارت درج کی: ’’ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیش گوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپاں کریں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۸۵)

یہ اشتہار جو سراسر لاف وگزاف سے پر تھا، اس کو اپنے تمام اخباروں میں شائع کرایا۔ مختلف شہروں میں مرزائیوں نے علیحدہ چھپوا کر بھی بکثرت شائع کیا۔ اس کے چند فقرات حسب ذیل ہیں: ’’اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا...... میں تیری عمر کو بڑھادوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں، ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو میں بڑھادوں گا۔ تاکہ معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں

[1] ’’اس فقرہ میں عبدالحکیم خاں مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۶۰)

[2] ’’یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔‘‘ (خزائن ج۳ص ۵۶۰)

[3] ’’یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رد ہے۔ جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھاؤں گا۔ المشتہر مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی، ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ء۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۶۰)

ہے۔'' یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۹۱)

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب نے اپنا اور الہام شائع کیا کہ: ''مرزا مورخہ ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک مرجائے گا۔'' (چشمہ معرفت ص۳۲۱،۳۲۲، خزائن ج۲۳ص۳۳۷)

نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئیوں کے مطابق مرزاقادیانی نے ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو اگلے جہان کی طرف کوچ کر دیا اور ان کے الہام کنندہ کے سب وعدے فتح ونصرت کے غلط نکلے۔

تیسری پیش گوئی مولانا ثناء اللہ کے متعلق

مرزاقادیانی آنجہانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار ان الفاظ میں شائع کیا:

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم. نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم.

یستنبؤنک احق ھو قل ای وربی انہ الحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب **السلام علی من اتبع الھدی** مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب وتفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری وکذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کو پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ

۱؎ مرزائیو! اصحاب الفیل کی طرح کون نابود ہوا؟ (اختر)

سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی[1] ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں، تو میں خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشین گوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے، اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے، تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک[2] کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے، حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین!

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جن کا وجود

[1] مرزائیو! ایمان سے بتانا مرزاقادیانی ابھی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں۔ (اختر)

[2] مرزاقادیانی کے مریدو! مرزاقادیانی کی یہ دعا منظور ہوئی یا نہیں؟ (اختر)

دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت: ’’**لا تقف ما لیس لک به علم** ‘‘ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناءاللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے، جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناءاللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے، اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر، اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین **ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين** آمین! بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (الراقم عبداللہ الصمد مرزاغلام احمد مسیح موعود، عافاہ اللہ واید، مرقوم یکم ربیع الاوّل ۱۳۲۵ھ، ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء، مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۷۸،۵۷۹)

اس اشتہار کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ پیش گوئی بطریق دعا شائع کی بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ہیں: ’’دنیا کے عجائبات ہیں رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناءاللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا: ’’**اجیب دعوة الداع** ‘‘صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے، باقی سب اس کی شاخیں۔‘‘

(اخبار بدر مورخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج۹ص ۲۶۸)

مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار میں محض دعا کے ذریعہ سے فیصلہ چاہا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ ہیں: ’’محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔‘‘

اخیر اشتہار میں آپ تحریر فرماتے ہیں: ’’اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔‘‘

پس مرزا قادیانی نے اپنی اس دعا اور پیش گوئی کے مطابق ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض ہیضہ ہلاک ہوکر حسب اقرار خود اپنا مفسد، کذاب اور مفتری ہونا دنیا پر ثابت کردیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

چوتھی پیش گوئی عالم کباب کے متعلق

مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا ہے:

’’(۱) بشیر الدولہ۔ (۲) عالم کباب۔ (۳) شادی خاں۔ (۴) کلمتہ اللہ خاں۔

(نوٹ از مرزا قادیانی) بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے یہ نام ہوں گے۔ یہ نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے۔‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۱۱۶)

نیز مرزا قادیان نے کہا کہ میاں منظور محمد صاحب کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا، بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔ (۱) کلمتہ العزیز۔ (۲) کلمتہ اللہ خان۔ (۳) وارڈ۔ (۴) بشیر الدین۔ (۵) شادی خان۔ (۶) عالم کباب۔ (۷) ناصر الدین۔ (۸) فاتح الدین۔ (۹) ہذا یوم مبارک۔ (تذکرہ ص۶۲۶، ۶۲۷، طبع سوم)

مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے شائع ہو جانے کے بعد میاں منظور محمد کی بیوی محمدی بیگم فوت ہوگئی۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے کہا تھا۔ ’’ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے، جب تک یہ پیش گوئی پوری ہو۔‘‘ (تذکرہ ص۶۲۲، طبع سوم)

عالم کباب صاحب دنیا میں تشریف فرمانہ ہوئے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کی یہ الہامی پیش گوئی سرے سے غلط اور جھوٹ ثابت ہوئی۔

مرزائیو! کہہ دو کہ محمدی بیگم کے ظلی، بروزی اور روحانی بیٹا پیدا ہوگیا تھا۔ اصلی بیٹا قیامت کے دن تشریف لائے گا۔ اس لئے ہمارے مجدد اور ظلی، بروزی نبی کی بیان کردہ پیش گوئی سچی نکلی۔

پانچویں پیش گوئی اپنے مقام موت کے متعلق

مرزا قادیانی نے اپنا الہام شائع کیا تھا۔ ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔‘‘

(البشریٰ ج۲ص۱۰۵، تذکرہ ص۵۹۱، طبع سوم)

یہ الہام بھی سراسر غلط ثابت ہوا۔ مرزا قادیانی لاہور میں مرے اور مریدوں نے ان کی لاش کو دجال کے گدھے پر لاد کر قادیان پہنچا دیا۔

ناظرین! میں نے بطور نمونہ مشتے از خروارے مرزا قادیانی کی پانچ پیش گوئیاں آپ کے سامنے رکھ دی ہیں اور نتیجہ بھی آپ کے گوش گزار کر دیا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں، ورنہ مرزا قادیانی کی ایک ایک پیش گوئی لے کر ان کے پرخچے اڑا دیئے جاتے۔ مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کی متحدیانہ عبارات جب مرزائیوں کے سامنے پیش کی جاتی ہیں، تو مرزائی ان کے جوابات سے تنگ آ کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ پیش گوئیوں کی تفہیم میں مرزا قادیانی سے غلطی ہوسکتی ہے۔ لیکن ان کا یہ کہنا محض دفع الوقتی اور مرزا قادیانی کی تصریحات کے خلاف ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا ہے۔ ’’وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۶، خزائن ج۱۷ص۴۲۶)

(ترجمہ) اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو، یہ خدا کی وحی ہے۔

مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں: ’’یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خداتعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں۔ کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔‘‘ (نزول المسیح ص۵۶، خزائن ج۱۸ص۴۳۴)

’’ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات وحی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے۔‘‘ (نزول المسیح ص۵۷، خزائن ج۱۸ص۴۳۵)

ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے تھے بلکہ وحی الٰہی سے بولتے تھے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھتے تھے۔ بلکہ اندرونی تعلیم سے تحریر فرماتے تھے یا فرشتے کی لکھی ہوئی عبارات کو اپنی کتابوں میں نقل کر لیتے تھے۔ اسی کی

مزید تائیداس واقعہ سے ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کوالہام ہوا: ’’استقامت میں فرق آ گیا۔‘‘ ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو میں بتلایا نہیں کرتا، میرا کام دعا کرنا ہے۔‘‘

(البدرج ۲ نمبر ۱۰، ۱۹۰۳ء از مکاشفات ص۳۰، تذکرہ ص۴۶۶، طبع سوم)

اس واقعہ نے تصدیق کر دی کہ مرزا قادیانی بغیر وحی اور خدا تعالیٰ کے اذن کے کچھ نہیں کہا کرتے تھے۔ اندریں حالات مرزا قادیانی کے کلام یا تحریر میں غلطی نہیں ہوسکتی۔

لاہوری مرزائیو! مرزا قادیانی کے متذکرہ بالا الہام اور تحریرات کو غور سے پڑھنے کے بعد بتاؤ کہ مرزا قادیانی اپنی تحریر یا تقریر میں ’’اجتہادی غلطیوں‘‘ کے قائل تھے یا نہیں؟ سوچ سمجھ کر جواب لکھنا۔

سنبھل کے قدم رکھنا دشت خار میں مجنوں کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

مرزا قادیانی کے انٹ شنٹ الہامات

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میری وحی والہامات یقینی اور قرآن پاک کی طرح ہیں، لیکن جب ہم مرزا قادیانی کے الہامات کو سرسری نظر سے دیکھتے ہیں، تو ہمیں کثرت سے ایسے الہامات نظر آتے ہیں جنہیں خود مرزا قادیانی بھی نہ سمجھ سکے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں: ’’زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔‘‘

(نزول المسیح ص۵۷، خزائن ج۱۸ ص۴۳۵)

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه یبین لهم ‘‘ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان میں ہی تا کہ انہیں کھول کر بتادے۔ لیکن قرآن پاک کے اس صریح اصول کے خلاف مرزا قادیانی کو ان زبانوں میں بھی الہامات ہوئے جن کو وہ خود نہیں سمجھ سکے۔ دوسروں کو خاک سمجھانا تھا۔ ہم بطور نمونہ مرزا قادیانی کے چند الہام درج ذیل کرتے ہیں:

۱...... ’’ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس ‘‘ اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب! (البشریٰ ج۱ ص۳۶، تذکرہ ص۹۱ طبع سوم)

۲...... ’’پھر بعد اس کے (خدانے) فرمایا: ’’ھو شعنا نعسا ‘‘ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔‘‘

(براہین احمدیہ ص۵۵۶، خزائن ج۱ ص۶۶۴)

۳...... ’’پریشن، عمر براطوس، یا پلاطوس۔‘‘

(نوٹ) آخری لفظ ’’پڑطوس‘‘ ہے یا ’’پلاطوس‘‘ ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور ’’عمر‘‘ عربی لفظ ہے اس جگہ ’’براطوس‘‘ اور ’’پریشن‘‘ کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔‘‘

(از مکتوبات احمدیہ ج۱ ص۶۸، البشریٰ ج۱ ص۵۱، تذکرہ ص۱۱۵، طبع سوم)

احمدی دوستو! مرزاقادیانی کو جس زبان میں الہام ہوتا ہے مرزاقادیانی اس زبان کو نہیں جانتے۔ بتاؤ کہ مرزاقادیانی پر یہ مثال صادق آتی ہے یا نہیں؟

زبان شوخ من ترکی و من ترکی نمیدانم

معلوم ہوتا ہے کہ مرزاقادیانی کے مندرجہ بالا اور ہیچو قسم الہامات اس خداتعالیٰ طرف سے نہیں تھے۔ جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ’’وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ‘‘ کہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر اپنی قوم کی زبان میں ہی۔ لیکن مرزاقادیانی کو ان زبانوں میں ’’الہامات‘‘ ہوئے جو مرزاقادیانی کی قومی زبان نہیں تھی۔ خود مرزاقادیانی تحریر فرماتے ہیں: ’’یہ بالکل غیرمعقول اور بیہودہ[1] امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو، جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ ص۲۱۸)

یہاں تک ہی نہیں کہ مرزاقادیانی غیرزبانوں کے ’’الہامات‘‘ نہ سمجھ سکے ہوں۔ بلکہ بہت سے اردو اور عربی ’’الہامات‘‘ بھی مرزاقادیانی کی سمجھ سے بالاتر رہے ہیں اور ان کے متعلق انہیں معلوم نہ ہوا کہ وہ کس کے متعلق ہیں۔ مرزائی[2] دوستوں کی خاطر نمونہ درج کئے دیتا ہوں۔

[1] احمدی دوستو! مرزاقادیانی کے یہ الہام غیرمعقول اور بیہودہ ہیں یا نہیں؟ (اختر)

[2] لاہوری مرزائیو! ہم تمہارے ’’ظلی وبروزی نبی‘‘ کے الہامات شائع کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا شکریہ ادا کرو۔ (اختر)

۱...... ''پیٹ پھٹ گیا۔'' دن کے وقت کا الہام ہے۔معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔'' (البشریٰ ج۲ص۱۱۹، تذکرہ ص۶۷۲، طبع سوم)

۲...... ''خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔'' نامعلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے۔'' (البشریٰ ج۲ص۱۱۹، تذکرہ ص۶۷۴، طبع سوم)

۳...... ''۲۴؍ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵؍شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر...... موت تیرہ ماہ حال کو۔''(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے۔''

(البشریٰ ج۲ص۱۱۹،۱۲۰، تذکرہ ص۶۷۵، طبع سوم)

۴...... ''بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں۔''معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔''

(البشریٰ ج۲ص۱۲۴، تذکرہ ص۶۹۷، طبع سوم)

۵...... ''بعد،۱۱، انشاء اللہ'' اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا ہے۔''

(البشریٰ ج۲ص۶۵،۶۶، تذکرہ ص۴۰۱، طبع سوم)

۶...... ''غثم، غثم، غثم[1]'' (البشریٰ ج۲ص۵۰، تذکرہ ص۳۱۹، طبع سوم)

۷...... ''ایک دم میں دم رخصت ہوا۔''

(نوٹ از حضرت مسیح موعود) فرمایا کہ آج رات مجھے ایک مندرجہ بالا الہام ہوا۔ اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے۔لیکن خطرناک ہے، یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے۔مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا۔'' (البشریٰ ج۲ص۱۱۷، تذکرہ ص۶۶۶، طبع سوم)

۸...... ''ایک عربی الہام تھا الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ ''مکذبون'' کو نشان دکھایا جائے گا۔'' (البشریٰ ج۲ص۹۴)

۹...... ایک ''دانہ کس کس نے کھانا۔'' (البشریٰ ج۲ص۱۰۷، تذکرہ ص۵۹۵، طبع سوم)

۱۰...... ''لاہور میں ایک بےشرم[2] ہے۔'' (البشریٰ ج۲ص۱۲۶، تذکرہ ص۷۰۴، طبع سوم)

[1] مطلب ندارد۔

[2] لاہوری مرزائیو! یہ کون ہے؟

۱۱...... ’’ربنا عاج‘‘ ہمارا رب عاجی ہے، عاجی کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔[1]

(البشریٰ ج۱ ص۴۳، تذکرہ ص۱۰۲، طبع سوم)

۱۲...... ’’آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔‘‘ (البشریٰ ج۲ ص۱۳۹، تذکرہ ص۷۵۱، طبع سوم)

مرزا قادیانی کے اختلافات

قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ’’لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا‘‘ یعنی یہ کلام، اللہ کے سوا اور کسی کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے۔ اس آیت کریمہ نے فیصلہ کر دیا کہ اگر کسی مدعی الہام کے اقوال میں اختلاف ہو تو وہ اپنے دعویٰ الہام میں سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے۔ مرزا قادیانی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں: ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۸۴، خزائن ج۲۲ ص۱۹۱)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (ست بچن ص۳۱، خزائن ج۱۰ ص۱۴۳) پر بھی لکھا ہے کہ: ’’ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘ مگر باوجود مرزا قادیانی کے ان زبردست اقراروں کے ہمیں ان کی تصنیفات میں کثرت سے اختلافات اور تناقض نظر آتے ہیں۔ ناظرین کے تفنن طبع کے لئے عدم گنجائش کی وجہ سے صرف پانچ ہی اختلاف درج ذیل ہیں۔

پہلا اختلاف

’’یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جاکر فوت ہوگیا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۴۷۳، خزائن ج۳ ص۳۵۳)

[1] احمدی دوستو! تمہارے مجدد کو باوجود دعویٰ الہام کے عاج کے معنی معلوم نہ ہوئے۔ پرانے تعلقات کی وجہ سے ہمیں تمہاری خاطر منظور ہے۔ اس لئے ہم اس کے معنی بتادیتے ہیں۔ سنو! عاج کے معنی ہیں استخوان فیل (ہاتھی دانت، سرگین وگوبر) (فرہنگ آصفیہ ج۳ ص۲۵۶) عاجی، نادان، مورکھ۔ (فرہنگ عامرہ ص۳۲۲) منتخب اللغات۔ پس ربنا عاج کے معنی ہوئے ہمارا رب ہاتھی دانت یا گوبر ہے۔ بتاؤ اب تو سمجھ گئے۔ (اختر)

’’بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا۔‘‘ (کشتی نوح ص۵۳، خزائن ج۱۹ ص۵۷،۵۸)

دوسرا اختلاف

’’اور اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہوں۔‘‘ (کلام مرزا از بدر مورخہ ۴؍جولائی ۱۹۰۷ء)

’’ہمارا مذہب وہابیوں کے برخلاف ہے۔‘‘ (کلام مرزا از ڈائری ۱۹۰۱ء ص۴۶)

تیسرا اختلاف

’’لوگوں نے جو اپنے نام حنفی، شافعی وغیرہ رکھے ہیں، یہ سب بدعت ہیں۔‘‘

(کلام مرزا از ڈائری ۱۹۰۱ء ص۴)

’’ہمارے ہاں جو آتا ہے اسے پہلے ایک حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔ میرے خیال میں یہ چاروں مذہب اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں اور اسلام کے واسطے ایک چاردیواری۔‘‘

(کلام مرزا از ڈائری ص۴۷)

چوتھا اختلاف

’’حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۶۸، خزائن ج۵ ص۶۸)

’’اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۳۰۷، خزائن ج۳ ص۲۵۶،۲۵۷ حاشیہ)

پانچواں اختلاف

’’آیت ’’**فلما توفیتنی**‘‘ سے پہلے یہ آیت ہے: ’’**واذ قال اللہ یا عیسیٰ أنت قلت للناس**‘‘ اور ظاہر ہے کہ ’’قال‘‘ کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل ’’اذ‘‘ موجود ہے، جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۶۰۲، خزائن ج۳ ص۴۲۵)

''جس شخص نے ''کافیہ'' یا ''ہدایت النحو'' بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات ہیں۔ جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو۔ مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''**ونفخ فی الصور فاذا هم من الاحداث الی ربهم ینسلون**'' اور جیسا کہ فرمایا: ''**واذ قال الله یعیسیٰ ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون الله قال الله هذا یوم ینفع الصدقین صدقهم**''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷، خزائن ج۲۱ص۱۵۹)

مرزا قادیانی کے جھوٹ

جھوٹ بدترین برائیوں میں سے ہے۔ بلکہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''**لعنة الله علی الکاذبین**'' جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جھوٹا انسان مقرب بارگاہ الٰہی کبھی نہیں ہوسکتا۔ مرزا قادیانی نے بھی جھوٹ کی مذمت کی ہے۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے:

الف...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ص۵۶)

ب...... ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۲۷، خزائن ج۲۲ص۴۵۹)

ج...... ''تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ص۳۴۳)

د...... ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔'' (آریہ دھرم ص۱۱، خزائن ج۱۰ص۱۳)

ان اقوال میں مرزا قادیانی نے جھوٹ کی بہت مذمت کی ہے۔ لیکن جب ہم ان کے عمل کو دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی تصنیفات میں نہایت ہی بے تکلفی سے جھوٹوں کے انبار لگادیئے ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز عنقریب ہم کذبات مرزا پر ایک رسالہ لکھیں گے اور اس میں مرزا قادیانی کے وہ تمام جھوٹ درج کردیں گے جو ہماری

نظر سے گزر چکے ہیں۔ بطور نمونہ مرزا قادیانی کے پانچ جھوٹ یہاں تحریر کر دیتے ہیں۔

پہلا جھوٹ! مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں: ''بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

مرزا قادیانی نے حضرت مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے حوالہ نقل کرتے ہوئے عمداً لوگوں کو دھوکہ دینے اور اپنی نبوت باطلہ کو ثابت کرنے کے لئے صریح تحریف کی ہے۔ عبارت بالا میں مرزا قادیانی نے جس مکتوب کا حوالہ دیا ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں: ''واذا اکثر هذا القسم من الکلام مع واحد منهم سمی محدثا''

(مکتوبات احمدیہ ج۲ ص۹۹)

یعنی جب اس قسم کا کلام ان میں سے ایک کے ساتھ کثرت سے ہو تو اس کا نام محدث رکھا جاتا ہے۔ اسی مکتوب کو مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام ص۹۱۵، خزائن ج۳ ص۶۰۱) پر اور کتاب (تحفہ بغداد حاشیہ ص۲۰،۲۱، خزائن ج۷ ص۲۸) پر بھی نقل کیا ہے اور ان دونوں کتابوں میں لفظ محدث لکھا ہے۔ لیکن حقیقت الوحی کی محولہ بالا عبارت میں اپنا مطلب نکالنے کے لئے محدث کی جگہ نبی لکھ کر صریح خیانت کی اور جھوٹ بولا یہ کارستانی کرتے وقت مرزا قادیانی کو اپنا الہام شاید یاد نہ رہا ہوگا۔ جس کے الفاظ ہیں: ''مت ایھا الخوان'' مرا اے بڑے خیانت کرنے والے۔'' (تذکرہ ص۱۳۷، طبع سوم)

دوسرا جھوٹ! مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں: ''اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا ہے۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔''

(اربعین نمبر۴ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۲)

مرزائی بتائیں کہ جن پیغمبروں نے مرزا قادیانی کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ وہ کون کون سے نبی تھے؟ انہوں نے مرزا قادیانی کے درشن کرنے کا اظہار کس کے سامنے کیا تھا؟ اور ان کے اس اشتیاق کا کس کتاب میں ذکر ہے؟ ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ یہ

مرزا قادیانی کی ’’الہامی گپ‘‘ اور صریح جھوٹ ہے۔

تیسرا جھوٹ! مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔‘‘

(کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

ہم بلاخوف تردید کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ’’الحمد‘‘ کے ’’الف‘‘ سے لے کر ’’والناس‘‘ کے ’’س‘‘ تک کوئی ایسی آیت نہیں جس کا ترجمہ ہو کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ یہ مرزا قادیانی کی غلط بیانی اور قرآن اقدس کے متعلق بہتان طرازی ہے۔

مرزائیو! اگر ہمت ہے تو قرآن مجید میں سے کوئی آیت ایسی بتاؤ جس کا یہ ترجمہ ہو کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی اور اگر نہ بتا سکو تو زبان سے اتنا ہی کہہ دینا کہ ’’لعنہ اللہ علی الکاذبین‘‘

چوتھا جھوٹ! مرزا قادیانی رقمطراز ہیں: ’’اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔‘‘ (تحفۃ الندوہ ص۵، خزائن ج۱۹ ص۹۸)

ایہا الناظرین! کیا اب بھی آپ کو مرزا قادیانی کے کاذب ہونے میں شک ہے۔ اتنا بڑا جھوٹ، اتنی مکروہ کذب بیانی، پنجابی مدعی نبوت کا ہی کام ہوسکتا ہے۔ ہم علی وجہ البصیرت ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتے ہیں کہ کرشن قادیانی کا کوئی چیلہ قرآن مجید کی ایسی کوئی آیت ہمیں نہیں بتا سکتا جس میں ان کے کرشن رودر گوپال مرزا غلام احمد قادیانی کا نام ابن مریم رکھا گیا ہو۔ ’’ولو کان بعضم لبعض ظھیرا‘‘ مرزا قادیانی کے مخلص مریدو! اگر تم مرزا قادیانی کا نام قرآن کریم میں ابن مریم لکھا ہوا نہ بتا سکو اور یقیناً نہ بتا سکو گے تو خوف خدا اور اپنے ضمیر کی آواز کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کو جھوٹا سمجھنے میں ہمارے ہم نوا ہو جاؤ۔ کیونکہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ: ’’اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔‘‘ یاد رکھو کہ قرآن حکیم میں ایسی کوئی آیت نہیں جس کا کوئی ترجمہ یہ ہو کہ مرزا غلام احمد ابن مریم ہے۔

پانچواں جھوٹ! مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں: ’’اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰، البشریٰ ج۱ ص۱۹، تذکرہ ص۷۶، طبع سوم)

احمدی دوستو! مرزا قادیانی کا یہ حوالہ اگر تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا یا کسی سے سنا ہے تو بتاؤ کہ تم نے قرآن مجید میں قادیان کا نام تلاش کیا؟ اگر تمہیں باوجود تلاش کرنے کے بھی قرآن مجید میں قادیان کا نام نہیں ملا اور یقیناً کبھی نہیں مل سکتا، تو کیا اب بھی مرزا قادیانی کو راست گو ہی سمجھتے ہو؟ اگر اتنی بڑی کذب پروری کرنے کے بعد کوئی شخص محدث، مجدد، مسیح موعود اور ظلی، بروزی نبی ہوسکتا ہے تو کیا کذابوں کے سر پر سینگ ہوا کرتے ہیں؟

مرزا قادیانی کی گالیاں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ’’**قل لعبادی یقول التی ھی احسن ان الشیطٰن ینزغ بینھم ان الشیطٰن کان لانسان عدوا مبینا**‘‘ یعنی اے رسول (علیہ السلام) میرے بندوں کو فرماویں کہ بات بہت ہی اچھی کہا کریں، سخت کلامی سے شیطان ان میں عداوت ڈلوا دے گا۔ بے شک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔ اخلاقی صورت میں ہر ایک مصلح یہی تعلیم دیتا رہا ہے کہ سخت کلامی اور بدزبانی سے عداوت بڑھتی ہے۔ اس لئے بدزبانی سے اجتناب کرنا چاہئے۔ خصوصاً ان لوگوں کو بہت محتاط رہنا چاہئے۔ جنہیں اصلاح خلق کے لئے خداتعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرہ بھی متحمل نہ ہوسکے۔‘‘ (ضرورۃ الامام ص۸، خزائن ج۱۳ ص۴۷۸)

دوسری جگہ فرماتے ہیں: ’’اور کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔‘‘

(کشتی نوح ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص۱۱)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کا ناصحانہ انداز آپ نے دیکھ لیا۔ اب دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

۱...... ’’اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا۔ وہی عوام کالانعام کو بھی پلادیا۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ص۲۱)

۲...... ’’بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸، خزائن ج۱۱ص۳۰۲)

۳...... ’’مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھارہے ہیں۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵، خزائن ج۱۱ص۳۰۹)

۴...... ہمارے دعویٰ پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ ’’علیهم نعال لعن الله الف الف مرة‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ص۳۳۰)

۵...... ’’اے بدذات، خبیث۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ص۳۳۴)

۶...... ’’اس جگہ فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے اور ہامان سے مراد نومسلم سعد اللہ ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۶، خزائن ج۱۱ص۳۴۰)

۷...... ’’نہ معلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا...... مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

۸...... ’’تلک کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة وینتفع من معارفها ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریة البغایا الذین ختم الله علی قلوبهم فهم لا یقبلون‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج۵ص۵۴۷، ۵۴۸)

(ترجمہ) ’’ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (زناکاروں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔‘‘

[1] مرزاقادیانی نے (ازالہ اوہام ص۶۶۰، خزائن ج۳ص۴۵۶) میں لکھا ہے: ’’لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔‘‘ لیکن یہاں ہزار ہزار لعنت برسا رہے ہیں۔ مرزائیو! پہلے ازالہ اوہام کے اس حوالہ کو دیکھو اور پھر اپنے مرزاقادیانی کی ان لعنتوں کا معائنہ کر کے بتاؤ کہ کیا مرزاقادیانی حسب اقرار خود مومن تھے؟ (اختر)

۹...... ’’ان العدی صاروا خنازیر لفلا ونسائهم من دونهن الاکلب‘‘
(نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳)
(ترجمہ) ’’دشمن ہمارے بیابانوں (جنگل) کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔‘‘

۱۰...... ’’(جوشخص) اپنی شرارت سے بار بار کہے گا (کہ پادری آتھم کے زندہ رہنے سے مرزا قادیانی کی پیش گوئی غلط) کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم وحیا کو کام نہیں لائے گا اور بغیر اس کے جو ہمارے اس فیصلہ کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے۔ انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا، تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔‘‘ (انوارالاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱)

۱۱...... ’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔‘‘
(کشتی نوح ص۶۵، حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۷۱)

۱۲...... ’’مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۳، ۲۴)

(برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے یہ اس شخص کی اخلاقی حالت کا نقشہ ہے جس نے دنیا میں اعلان کیا تھا)

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے   جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے
(درثمین ص۱۲ قادیان کے آریہ اور ہم، خزائن ج۲۰ ص۴۵۸)

انہی مدعی اخلاق محمدی نے ناصحانہ انداز میں لکھا ہے:

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو   کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
(درثمین ص۱۱۳، خزائن ج۲۱ ص۱۴۴)

ناظرین کرام! ایک طرف مرزا قادیانی کے اس ناصحانہ انداز کو ملاحظہ فرمائیں اور دوسری طرف ان کی مندرجہ بالا گالیوں کو۔ سچ ہے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب ومنبر می کنند   چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

ختم نبوت اور بزرگانِ امت

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزائیوں نے ایک پمفلٹ ’’ختم نبوت اور بزرگان امت‘‘ پاکستان اور ہندوستان میں بہ تعداد کثیر تقسیم کیا ہے۔ پمفلٹ کیا ہے، دجل وفریب اور عبارات سلف کی قطع وبرید کا ایک شاطرانہ مجموعہ ہے۔ انہوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ نہ ملک کی اکثریت علوم دین اور عربی زبان سے واقف ہے، نہ عوام کو تمام کتابیں میسر ہیں، نہ کتابیں تلاش کر کے مطالعہ کی فرصت ہے، نہ ہی وہ تمام مسلمان جن کے ہاتھوں میں کذب وافتراء کا یہ پلندہ پہنچے گا، علمائے اسلام سے ان عبارات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ ممکن ہے کہ بعض اشخاص اس سے متأثر ہو کر قادیانی نبوت کے گرویدہ ہو جائیں اور اس طرح چند مسلمانوں کو قادیانی نبوت کا حلقہ بگوش بنایا جاسکے۔ دراصل یہ پمفلٹ مودودی صاحب کے کتابچہ ’’ختم نبوت‘‘ کا ردعمل ہے۔ اس میں قادیانیوں کا روئے سخن مودودی صاحب کی طرف ہے مرزائیوں نے مودودی صاحب کو متعدد بار چیلنج دیا ہے کہ ہمارے اس پمفلٹ کا جواب لکھئے۔ قادیانی پمفلٹ کو شائع ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہے۔ مودودی صاحب نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ شاید وہ بزرگان امت پر قادیانیوں کے عائد کردہ افتراؤں کا جواب لکھنا اپنے لئے تضیع اوقات سمجھتے ہوں گے۔ متعدد دینی حلقوں نے عموماً اور جناب سردار محمد خاں صاحب لغاری رئیس اعظم چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان نے خصوصاً ارشاد فرمایا کہ آپ اکابرین امت پر لگائے گئے بہتانات کا جواب شائع کریں تاکہ عامۃ المسلمین پر قادیانی تحریفات کی حقیقت واضح ہو جائے۔ ان مختصر اوراق میں اجمالی تبصرہ کیا جاتا ہے۔

ناقابل اعتبار روایت

<u>مرزائی:</u> سرور کائنات ﷺ آیت خاتم النّبیین کے نزول کے پانچ سال بعد اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم ؓ کی وفات پر فرماتے ہیں: ’’**لوعاش لکان صدیقا نبیا**‘‘ (ابن ماجہ ج۱ ص۲۳۷، کتاب الجنائز) اگر میرا بیٹا (ابراہیم ؓ) زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی بنتا۔ گویا آیت خاتم النّبیین صاحبزادہ ابراہیم ؓ کے نبی بننے میں روک نہ تھی۔ محض ان کا وفات پاجانا ان کے نبی بننے میں روک تھا۔ (پمفلٹ مذکور ص۳)

جواب: مرزائیوں نے ابن ماجہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اسی کتاب میں اسی روایت کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:

۱...... بعض محدثین نے اس کی صحت میں کلام کیا ہے۔

۲...... ''لو عاش ابراهيم لكان نبيا قال النووى فى تهذيبه هذا الحديث باطل'' (موضوعات کبیر ص ۵۸) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔'' یہ باطل حدیث ہے۔

۳...... ''قال ابن عبدالبر فى تمهيده لا ادرى ماهذا'' (موضوعات کبیر ص ۵۸) محدث اعظم حضرت علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ تمہید میں فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ روایت کیا ہے؟

۴...... شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۶۷) میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان ہے، جو ضعیف ہے۔ اس راوی کے متعلق بلند پایہ محدثین کرام کے ارشادات ہیں۔

۵...... ثقہ نہیں ہے۔ (حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ)

۶...... منکر حدیث ہے۔ (حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ)

۷...... متروک الحدیث ہے۔ (حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ)

۸...... اس کا اعتبار نہیں۔ (حضرت امام جوز جانی رحمۃ اللہ علیہ)

۹...... ضعیف الحدیث ہے۔ (حضرت امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ)

۱۰...... ضعیف ہے۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ اس نے حکم سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۱۴۴، ۱۴۵)

(مرزائیوں کی مندرجہ بالا نقل کردہ حدیث بھی حکم ہی سے روایت ہے)

یہ حال ہے اس روایت کی صحت کا، جس کو مرزائیوں نے اپنے باطل عقیدہ ''اجرائے نبوت'' کی توثیق کے لئے پیش کیا ہے۔

اس روایت میں حرف ''لو'' ہے۔ جو امتناع اور ناممکنات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا'' (انبیاء:۲۲) اگر (زمین وآسمان) دونوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا معبود ہوتا تو دونوں بگڑ جاتے۔ جیسے دو خدا نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ نہ رہ سکتے تھے اور نہ نبی ہو سکتے تھے۔

بہتان عظیم

مرزائیوں نے اس پمفلٹ میں بارہ اکابرین امت پر عظیم بہتان لگایا ہے کہ یہ حضرات معاذ اللہ مرزائیوں کی طرح امت محمدیہ میں غیر تشریعی نبوت کے اجراء کے قائل تھے۔ اپنے باطل عقیدہ کے اثبات کے لئے انہوں نے بزرگان دین کے چند اقوال نقل کئے ہیں کہ ''کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا۔'' اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا، جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور کرے۔ یعنی نئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں، بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے۔

جن حضرات نے ایسی عبارات لکھی ہیں۔ ان کے پیش نظر تین امور تھے۔

اوّل...... حضرت مسیح علیہ السلام کا تشریف لانا، بظاہر آیت خاتم النّبیین اور حدیث ''لا نبی بعدی'' کے منافی معلوم ہوتا ہے۔

دوم...... حدیث: ''لم یبق من النبوۃ الا المبشرات'' (نبوت سے سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں) میں نبوت کے ایک جز کو باقی کہا گیا ہے۔ یہ حدیث سطحی طور پر حدیث ''لا نبی بعدی'' کے مخالف نظر آتی ہے۔

سوم...... بعض علماء، صوفیاء کو وحی والہام سے نوازا جاتا ہے۔ جس سے بادی النظر میں ختم نبوت سے تعارض معلوم ہوتا ہے۔

ان تینوں امور کے متعلق حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے۔

امر اوّل کے متعلق فرماتے ہیں: ''وان عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل ما یحکم الا بشریعۃ محمد ﷺ'' (فتوحات مکیہ ج۱ باب۱۴ ص۱۵۰)

’’اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ صرف حضرت نبی کریم ﷺ ہی کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے۔‘‘

امر دوم کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے۔

’’قالت عائشة رضی اللہ عنہا اوّل مابدی به رسول الله ﷺ من الوحی الرویا فکان لا یری رؤیا الاخرجت مثل فلق الصبح وھی التی ابقی الله علی المسلمین وھی من اجزاء النبوة فما ارتفعت النبوة بالکلیة ولھذا انما ارتفعت نبوه التشریع فھذا معنی لا نبی بعده‘‘ (فتوحات مکیہ ج۲ص۷۳، سوال:۲۵)

’’ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کو وحی سے پہلے سچے خواب نظر آتے تھے۔ جو چیز حضور رات کو دیکھتے تھے، وہ خارج میں صبح روشن کی طرح آپ کو نظر آتی تھی اور یہ وہ چیز ہے، جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر باقی رکھی ہے اور یہ خواب نبوت کے اجزاء میں سے ہے۔ پس اس اعتبار سے کلی طور پر نبوت ختم نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے ہم نے کہا ہے۔ ’’لا نبی بعدی‘‘ کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت تشریعی باقی نہیں کیونکہ رؤیا صالحہ اور مبشرات باقی ہیں۔‘‘

اس ارشاد سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ سچا خواب نبوت کا ایک جز ہے اور رؤیا صالحہ ہی غیر تشریعی نبوت ہے، جو امت محمدیہ میں جاری ہے اور حدیث: ’’لا نبی بعدی‘‘ کا یہ معنی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت تشریعی باقی نہیں اور غیر تشریعی نبوت یعنی رؤیا صالحہ اور مبشرات باقی ہیں اور یہ نبوت کا ایک جز ہے، نبوت نہیں۔

امر سوم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: **’’فلا ولیاء والانبیاء الخبر خاصة ولانبیاء الشرائع والرسل الخبر والحکم‘‘** (فتوحات مکیہ ج۲ باب:۱۵۸،ص۲۵۷)

’’انبیاء واولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام (خبر خاصہ) کے ذریعہ خصوصی خبر دی جاتی ہے اور انبیاء کے لئے تشریعی احکام نازل ہوتے ہیں اور رسول کے لئے خبر بھی ہوتی ہے اور دوسروں کو حکم کرنا بھی ہوتا ہے۔‘‘

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عبارت میں اولیاء اور انبیاء کو خبر اور وحی میں ظاہراً مشترک قرار دے کر شریعت کا اختصاص صرف انبیاء علیہم السلام کے لئے کیا ہے اور رسالت کا مقام

اس سے بھی بلند بتایا ہے۔ ان پر تشریعی احکام بھی نازل ہوتے ہیں اور ان کا فرض منصبی دوسروں کو حکم کرنا بھی ہوتا ہے۔

حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے تو حیوانات کی فطرتی ہدایت کو بھی نبوت کا نام دیا ہے۔

’’وهذه النبوة سارية فی الحیوان مثل قوله تعالی واوحی ربک الی النحل‘‘ (فتوحات مکیہ ج ۲ باب: ۱۵۵ص ۲۵۴)

’’اور یہ نبوت حیوانات میں بھی جاری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی۔‘‘

حضرت ابن عربی، گھوڑے، گدھے، بلی، چھپکلی، چوہے، چمگادڑ، الّو اور شہد کی مکھی وغیرہ حیوانات میں بھی نبوت جاری تسلیم کرتے ہیں۔ کیا مرزائی ’’قادیانی نبوت‘‘ کو اسی قبیل سے سمجھتے ہیں؟

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ حقیقت صاف واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کا جو فرق بیان فرماتے ہیں، ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ورسالت مل سکتی ہے۔ لیکن تشریعی نہیں ہوسکتی بلکہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ جو وحی نبی ورسول پر نازل ہوتی ہے وہ تشریعی ہی ہوتی ہے اور اس میں اوامر ونواہی ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی پر وحی تشریعی نازل نہ ہوگی۔ اس لئے حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ نازل ہوں گے اور وہ بھی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ نیز نبوت کا ایک جز مبشرات قیامت تک باقی ہے اور بعض خواص کو الہام اور وحی ولایت ہوسکتی ہے۔ لیکن کسی پر نبی اور رسول کا لفظ ہرگز نہیں بولا جاسکتا۔ فرماتے ہیں: ’’کذالک اسم النبی زال بعد رسول اللہ ﷺ فانه زال التشریع المنزل من عند اللہ بالوحی بعده ﷺ‘‘

(فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۵۸، باب: ۷۳، سوال: ۲۵)

’’اسی طرح سے آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا لفظ کسی پر نہیں بولا جاسکتا کیونکہ آپ ﷺ کے بعد وحی جو تشریعی صورت میں صرف نبی پر ہی آتی ہے۔ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے۔‘‘

مطلب واضح ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے جو تشریعی احکام لاتا ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد احکام شریعہ (اوامر ونواہی) کا نازل ہونا ممتنع اور محال ہے۔ اس لئے کسی پر لفظ نبی کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان عظیم

قادیانی اعتراض: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں: ''قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ''

(درمنثور ج۵ ص۲۰۴، تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

کہ اے لوگو! آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء تو ضرور کہو۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہ آئے گا۔ کس لطیف انداز میں فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! کبھی ''لا نبی بعدی'' کے الفاظ سے ٹھوکر نہ کھانا۔ خاتم النّبیین کی طرف نگاہ رکھنا مگر یہ نہ کہنا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (پمفلٹ مذکور ص۲،۳)

جواب: کتنا صریح جھوٹ اور بہتان عظیم ہے ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر کہ وہ ''فرماتی ہیں اے مسلمانو! کبھی ''لا نبی بعدی'' کے الفاظ سے ٹھوکر نہ کھانا۔ اگر امت مرزائیہ حضرت ام المؤمنین کے یہ الفاظ دنیا کی کسی کتاب سے دکھا دے تو ہم اسے ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے۔ اگر نہ دکھا سکے اور یقیناً کبھی نہ دکھا سکے گی تو یہ سمجھ لے کہ جھوٹے بہتان باندھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''لعنۃ اللہ علی الکاذبین''

جملہ ''قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ'' کی حضرت ام المؤمنین کی طرف نسبت یہ ایسا قول ہے کہ دنیا کی کسی مستند کتاب میں اس کی صحیح متصل سند نہیں۔ میں نے بیسیوں مناظروں میں قادیانی مبلغین کو انعامی چیلنج دیا کہ اگر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا تک اس قول کی صحیح متصل سند دکھا دو تو دس ہزار روپیہ انعام لو۔ کسی مرزائی مناظر کو ہمت نہ ہوئی کہ میرے اس چیلنج کو منظور کر سکے۔[1]

[1] بصورت صحت حدیث بھی یہ اصول واضح رہے کہ عقائد کا دارومدار قطعی نصوص پہ ہے۔ اخبارات پر نہیں۔ مگر کاغذ کی کشتی نوح میں بیٹھ کر طوفانوں کے مقابل نکلنے والوں سے کیا امید کی جاسکتی ہے۔

اگر بالفرض اس منقطع سند قول کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ نصوص قطعیہ کے پیش نظر حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اس لئے یہ نہ کہو کہ کوئی نبی آئے گا نہیں۔ ہاں! حضور نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء کہو، جس کے معنی ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا یا کوئی نیا نبی مبعوث نہ ہوگا۔

ختم نبوت کے متعلق حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا وہی عقیدہ ہے جو قرآن مجید، احادیث نبوی، اجماع صحابہ اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ پر نبوت ختم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''**عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی ﷺ قال لا یبقی بعدی من النبوة شئ الا المبشرات قالوا یا رسول اللہ ما المبشرات قال الرؤیا الصالحة یرها الرجل اوتری له**'' (مسند احمد ج۶ ص۱۲۹، کنز العمال)

''حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت سے کچھ بھی باقی نہیں۔ ہاں! صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب ہیں۔ آدمی خود ان کو دیکھتا ہے یا اس کے حق میں کوئی دوسرا آدمی دیکھتا ہے۔''

حضرت امام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فریب

<u>مرزائی اعتراض:</u> حضرت امام صاحب مصنف ''مجمع البحار'' لکھتے ہیں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو یہ فرمایا کہ اے مسلمانو! تم آنحضرت ﷺ کے متعلق خاتم النّبیین کے الفاظ تو بے شک استعمال کیا کرو۔ لیکن ''**لا نبی بعده**'' کے الفاظ استعمال نہ کیا کرو۔ یہ بات ''**لا نبی بعدی**'' کے مخالف نہیں۔ کیونکہ ''**لا نبی بعدی**'' فرمانے سے حضور ﷺ کی مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ (تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

<u>جواب:</u> دنیا میں سب سے بڑا دھوکا باز وہ شخص ہے، جو دین ومذہب کے متعلق فریب دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ شاید موجودہ دور میں مذہبی دھوکا دہی مرزائیوں کے لئے الاٹ ہوچکی ہے۔ اس لئے انہوں نے مکمل عبارت درج نہیں کی۔ بلکہ

ماقبل اور مابعد کو چھوڑ کر ایک جملہ، جسے انہوں نے اپنے لئے مفید سمجھا، نقل کر دیا۔ ہم پوری عبارت نقل کرتے ہیں تاکہ عامتہ المسلمین پر قادیانیوں کی خیانت واضح ہو جائے۔

’’وفی حدیث عیسیٰ انه یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویزید فی الحلال ای یزید فی حلال نفسه بان یتزوج ویولدله وکان لم یتزوج قبل رفعه الی السماء فزاد بعد الهبوط فی الحلال فحنیئذ یؤمن کل احد من اهل الکتاب یتیقن بانه بشر وعن عائشة رضی اللہ عنہا قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعده وهذا ناظر الی نزول عیسیٰ وهذا ایضا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانه اراد لا نبی ینسخ شرعه‘‘ (تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

’’اور حدیث میں ہے کہ نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور حلال چیزوں میں زیادتی کریں گے یعنی نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ آسمان پر جانے سے پہلے انہوں نے نکاح نہ کیا تھا۔ ان کے آسمان سے اترنے کے بعد حلال میں اضافہ ہوگا۔ (اولاد ہوگی) اس زمانہ میں ہر ایک اہل کتاب ان پر ایمان لائے گا کہ یقیناً یہ بشر رسول ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان: ’’لاتقولوا لا نبی بعده‘‘ اس بات کے مدنظر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیث ’’لا نبی بعدی‘‘ کے مخالف نہیں۔ اس لئے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو حضور کے دین کا ناسخ ہو۔‘‘

واضح بیان ہے کہ اگر ’’لاتقولوا لا نبی بعده‘‘ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا مقولہ ثابت ہو جائے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا۔ ان کا تشریف لانا حدیث ’’لا نبی بعدی‘‘ کے خلاف نہیں۔ اس لئے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو منسوخ کر دے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لئے تشریف لائیں گے نہ کہ اسلامی تعلیمات کو منسوخ کرنے کے لئے۔

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء

مرزائی اعتراض: تصوف کے امام حضرت ابن عربی لکھتے ہیں: (ترجمہ) وہ نبوت جو آنحضرت ﷺ کے آنے سے ختم ہوئی ہے، وہ صرف شریعت والی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس اب ایسی شریعت نہیں آسکتی، جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ قرار دے یا آپ کی شریعت میں کوئی حکم اضافہ کرے۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ: ’’ان الرسالة والنبوة قد انقطعت ‘‘ کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہے۔ میرے بعد نہ رسول ہے، نہ نبی۔ یعنی کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا، جو ایسی شریعت پر ہو، جو میری شریعت کے خلاف ہو۔ بلکہ جب کبھی نبی آئے گا تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔

(فتوحات مکیہ ج۲ ص۳، مرزائی ٹریکٹ ص۳)

جواب: ہم اوپر اسی کتاب ’’فتوحات مکیہ‘‘ سے چند عبارات نقل کر چکے ہیں کہ جن سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق اور عقیدہ یہ تھا کہ نبی وہ ہوتا ہے جو شریعت لاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی شریعت نہیں لائے گا اور نہ کسی کے متعلق لفظ نبی استعمال کیا جائے گا۔ وہ ولایت، الہام اور مبشرات کو امت میں جاری مانتے ہیں اور اسی کو غیر تشریعی نبوت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے قائل ہیں۔ آمد ثانی کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام پر کسی نئے اوامر ونواہی کا نزول نہیں مانتے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ وہ شریعت محمدیہ کو منسوخ نہ کریں گے بلکہ اسی شریعت کی متابعت کریں گے۔

حیرت اور ہزار حیرت ہے امت مرزائیہ پر کہ ان کے قادیانی نبی نے حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والوں پر کافر، ملحد اور زندیق کا فتویٰ لگایا۔ (وحدت وجود پر مرزا قادیانی کا ایک خط بنام میر عباس علی) لیکن مرزائی ہیں کہ اپنے نبی کی نبوت ثابت کرنے کے لئے معاذ اللہ اسی ملحد اور زندیق کی پناہ لے رہے ہیں۔ ان کے اس طرز استدلال پر ارسطو کی روح بھی پھڑک اٹھی ہوگی۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت دھوکا

مرزائی اعتراض: مثنوی میں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فکر کن در راہ نیکو خدمتے تا نبوت یابی اندر امتے

کہ نیکی کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے امت کے اندر نبوت مل جائے۔

(مثنوی مولانا روم، دفتر اوّل ص۵۳)

جواب: مثنوی شریف کے اس شعر کے کسی لفظ کا معنی نہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو نبی مبعوث کرے گا۔ اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ نیک اعمال کے لئے کوشش کرنے سے مومن کو فیضان نبوت سے نوازا جاتا ہے۔ کیونکہ نبوت کسبی نہیں، بلکہ وہبی ہے۔ حضرت مولانا تو ہر متبع سنت پیر و مرشد کو مجازاً نبی کہتے ہیں۔

دست رامسپار جز در دست پیر حکمت او علیم ست و خبیر

آں نبی وقت باشند اے مرید تا ازاد نور نبی آید پدید

درحقیقت علیم وخبیر اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ پیر کو مجازاً علیم وخبیر فرمایا ہے۔ کیونکہ پیر مرید کے احوال ومقامات سے باخبر ہوتا ہے۔ دوسرے شعر کا مفہوم ہے کہ پیر اپنے مرید کے لئے بمنزلہ نبی ہوتا ہے۔ کیونکہ مرید کو پیر کی وساطت سے فیض نبوت حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے بیسیوں مقامات پر ختم نبوت کا اعلان کیا ہے۔ مرزائیوں کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہے۔ اس لئے انہیں مثنوی شریف میں ختم نبوت کے اشعار نظر نہیں آتے۔ مشتے نمونہ از خروارے مختلف مقامات کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

زین حکایت کرد آں ختم رسل از ملیک لایزال ولم یزل

سکہ شاہاں ہمی گرد و دگر سکہ احمد بنیں تا مستقر

یا رسول اللہ رسالت را تمام تو نمودی ہم چو شمس بے غمام

ایں ہمہ انکار کفراں زاد شان چوں در آمد سید آخر الزمان

مرزائی پمفلٹ میں مثنوی شریف کے اور تین شعر نقل کئے ہیں، جن کا اجرائے

نبوت کے باطل عقیدہ سے اتنا تعلق بھی نہیں، جتنا کہ مرزاغلام احمد قادیانی کا محمدی بیگم کے آسمانی نکاح سے تھا۔ مثلاً:

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود مثل اونے بودنے خواہند بود

مرزائی ترجمہ: یعنی آپ ﷺ خاتم اس لئے ہوئے کہ آپ بے مثل ہیں۔ فیض روحانی کی بخشش ہیں۔ آپ جیسا نہ کوئی پہلے ہوا اور نہ آئندہ آپ جیسے ہوں گے۔

(ٹریکٹ ص۳)

جواب: اس شعر کو ''اجرائے نبوت'' سے کیا تعلق؟ اس میں تو حضور ﷺ کے فضائل وکمالات اور روحانی فیوض کا تذکرہ ہے۔ یہ قادیانیوں کا محض افتراء ہے کہ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ حضور رسالت مآب ﷺ کے بعد ''اجرائے نبوت'' کے قائل تھے۔ جس کا کوئی ثبوت وہ پیش نہیں کر سکے۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء

مرزائی اعتراض: امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (ترجمہ) کہ یاد رکھو کہ مطلق نبوت نہیں اٹھی اور صرف شریعت والی نبوت بند ہوئی ہے۔ (الیواقیت والجواہر ج۲ ص۲)

جواب: حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء ہے کہ وہ حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد مرزائیوں کی طرح غیرتشریعی نبوت کے اجراء کے قائل تھے۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے تشریعی اور غیرتشریعی نبوت کی تقسیم انہیں تین امور کے پیش نظر کی ہے۔ جن کا ذکر ہم نے حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ جات سے کر دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''وکذالک عیسٰی علیہ السلام اذا نزل الی الارض لا یحکم فینا الا بشریعة نبینا ﷺ''

(الیواقیت والجواہر ج۲ ص۳۸)

''اسی طرح جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے۔''

صاف الفاظ ہیں کہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام جدید

شریعت نہیں لائیں گے بلکہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل پیرا ہوں گے۔
حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا قول نقل فرماتے ہیں: ''**وهذا باب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا يفتح لاحد الٰى يوم القيامة ولكن بقى للاولياء وحى الالهام الذى لا تشريع فيه**'' (الیواقیت والجواہر ج۲ص ۳۷)
''اور یہ (نزول وحی نبوت کا) دروازہ حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بند ہو چکا ہے اور قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھل سکتا۔ لیکن اولیاء کے لئے وحی الہام ہوتی رہے گی جس میں شرعی احکام نہ ہوں گے۔''

اس عبارت نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ حضرت محی الدین ابن عربی اور امام شعرانی دونوں حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد وحی نبوت بند ہو چکی ہے۔ ہاں! اولیاء اللہ کو الہام ہوتے ہیں۔ جن میں شرعی احکام یعنی اوامر ونواہی نہیں ہوتے، ان الہامات کو مبشرات کہا گیا ہے۔ ان پر نبوت کا اطلاق نہیں ہوتا۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار فرمایا ہے: ''**اعلم ان الاجماع قد انعقد على انه ﷺ خاتم المرسلين كما انه خاتم النّبيين**''
(الیواقیت والجواہر ج۲ص ۳۷)

''جان لے کہ اس عقیدہ پر امت کا اجماع منعقد ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جس طرح رسولوں کے ختم کرنے والے ہیں اسی طرح نبیوں کے بھی خاتم ہیں۔''

حضرت مولانا عبدالکریم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر اتہام

قادیانی اعتراض: حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (ترجمہ)
آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت تشریعی بند ہوگئی اور آنحضرت ﷺ خاتم النّبیین قرار پاگئے۔ کیونکہ آپ ایسی کامل شریعت لائے جو اور کوئی نبی نہ لایا۔ (الانسان کامل ج۱ص ۹۸، مطبوعہ مصر)

جواب: حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح حضرت عبدالکریم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی وہ ہوتا ہے جس پر وحی تشریعی

نازل ہو اور وحی تشریعی حضور رسالت مآب ﷺ کے بعد کسی پر نازل نہ ہوگی۔ انہوں نے کہیں نہیں لکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد امت میں نئے نبی مبعوث ہوں گے۔ مرزائیوں میں ہمت ہے تو ان کی کوئی عبارت پیش کریں۔ لیکن تمام امت مرزائیہ دم واپسیں تک ایسی کوئی عبارت پیش نہ کر سکے گی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان

مرزائیوں نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر بھی یہ بہتان تراشا ہے کہ آپ بھی حضور ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اس افتراء کا حقیقی جواب تو ''لعنۃ اللہ علی الکاذبین'' ہی ہے۔ تفہیمات کے الفاظ میں کس لفظ کا معنی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی امت میں نبی مبعوث ہوں گے؟ حضرت کے الفاظ ''اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور کرے۔'' تشریعی اور غیر تشریعی کا فرق انہیں تین وجوہ کی بناء پر ہے، جو ہم تحریر کر چکے ہیں۔ ختم نبوت کے متعلق حضرت شاہ صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

۱...... نیست محمد پدر ہیچ کس از مرد مان شما ولیکن پیغمبر خدا است ومہر پیغمبران یعنی بعد از وے ہیچ پیغامبر نباشد۔ (فتح الرحمان زیر آیت خاتم النّبیین)

(ترجمہ) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اور پیغمبروں پر مہر یعنی حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

۲...... ''اقول فالنبوۃ انقضت بوفاۃ النبی ﷺ'' (حجۃ اللہ البالغہ ج۲ ص۵۰۶)

''میں کہتا ہوں حضور نبی کریم ﷺ کی وفات سے نبوت کا خاتمہ ہوگیا۔''

۳...... ''واعلم ان الدجاجلۃ دون الدجال الاکبر کثیرۃ ویجمعھم امرو احدو ھو انھم یذکرون اسم اللہ ویدعون الناس الیہ الی ان قال فھم من یدعی النبوۃ'' (تفہیمات الٰہیہ ج۲ ص۱۹)

''جان لو کہ دجال اکبر سے پہلے بہت سے دجال آئیں گے اور سب میں یہ امر

مشترک ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیں گے۔ ان دجالوں میں سے وہ دجال بھی ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔‘‘

مرزائیوں کے قلوب میں اگر ذرہ بھر بھی خوف خدا اور انصاف ہو تو انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (جنہیں مرزائی بارھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں) حضور رسالت مآب ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کے قائل تھے یا تمام مدعیان نبوت کو دجالوں کا گروہ قرار دیتے تھے؟

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان

مرزائی اعتراض: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (ترجمہ) خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے کے بعد خاص متبعین آنحضرت ﷺ کو بطور وراثت کمالات نبوت کا حاصل ہونا، آپ ﷺ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے اس میں شک مت کرو۔ (مکتوب نمبر۳۰۱ ص۴۲۲ ج۱، مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ)

جواب: کہاں مرزائیوں کا ’’اجرائے نبوت‘‘ جیسا باطل عقیدہ اور کہاں حضرت مجدد کے حقائق ومعارف۔ حضرت کی مندرجہ بالا عبارت کے کن الفاظ کا مفہوم ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی ہے؟ عبارت کا مطلب تو یہ ہے کہ حضور ﷺ کی کامل اطاعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمالات نبوت عطاء کئے جاتے ہیں نہ کہ انہیں نبی بنادیا جاتا ہے۔ امت کے ذی شان افراد کو کون سے کمالات سے نوازا جاتا ہے؟ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ’’مثل قلت حساب وکفارت، زلات بشریت وارتفاع درجات ومراعات صحبت فرشتہ مرسل کہ از اکل وشرب پاک است وکثرت ظہور خوارق کہ مناسب مقام نبوت اند وامثال آں باید دانست کہ حصول دین موہبت درحق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات بے توسط است۔ درحق اصحاب انبیا علیہم الصلوٰۃ التحیات کہ بہ تبعیت ووراثت بایں دولت مشرف گشتہ اند بتوسط انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والبرکات۔‘‘

(مکتوب نمبر۲۰۲ حصہ پنجم ص۱۴۲، ۱۴۳)

مرزائیوں کو کون سمجھائے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے پیش نظر حساب میں آسانی، معمولی لغزشوں کی معافی، درجات کی بلندی، ملائکہ سے ملاقات اور کثرت ظہور خوراق ایسے کمالات نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے امت محمدیہ کے برگزیدہ افراد کو عطاء کئے جاتے ہیں۔ یہ چند فضائل وکمالات اجزائے نبوت ہیں اور چند کمالات نبوت کے حصول سے نبوت نہیں مل جاتی۔ شجاعت، سخاوت وغیرہ صفات حسنہ بھی کمالات نبوت ہیں۔ کیا ہر شجاع اور ہر سخی مسلمان نبی بن جاتا ہے؟

حضرت والا اپنے عقیدہ کا اظہار ان الفاظ مبارکہ میں فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ وعلیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ (مکتوب نمبر ۱۷، دفتر سوم، جلد ثالث ص ۳۵)

(ترجمہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو آخری رسول ﷺ کی شریعت کی متابعت کا شرف حاصل کریں گے۔

''اوّل انبیاء حضرت آدم است علی نبینا وعلیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات والتحیات وآخر شان وخاتم نبوت شان حضرت محمد رسول اللہ است علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔''

(مکتوبات دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۷ ص ۳۵)

(ترجمہ) سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور نبیوں میں سب سے آخر اور ان کی نبوت کو ختم کرنے والے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

صاف الفاظ ہیں کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نبی مبعوث ہوئے اور سب نبیوں کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اس لئے حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔

حضرت نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء

<u>مرزائی اعتراض:</u> حضرت نواب صاحب فرماتے ہیں: ''**لا نبی بعدی**'' آیا ہے جس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ (یعنی پہلی شریعت منسوخ کر کے نئی شریعت) لے کر نہیں آئے گا۔ (اقتراب الساعۃ ص ۱۶۲)

جواب: حضرت نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اتہام ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ''اجرائے نبوت'' کا عقیدہ رکھتے تھے۔ان کی کسی کتاب میں اس خلاف اسلام نظریہ کا شائبہ تک نہیں۔''لا نبی بعدی'' کے مفہوم میں ''کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا۔'' اس لئے کہا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام بعد از نزول نئی شریعت لاکر شریعت اسلامیہ کو منسوخ نہ کریں گے بلکہ خود اسی شریعت کی متابعت کریں گے۔

ان کا اپنا عقیدہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

ہمارے حضرت خاتم النّبیین ﷺ ہیں اور ناسخ جملہ شرائع ماقبل۔آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور صفی ہیں۔

اوّل انبیاء آدم علیہ السلام ہیں اور آخر انبیاء محمد ﷺ۔

(عقیدۃ السنی مصنفہ حضرت نواب صدیق حسن خاں ص۱۵،۱۶)

حضرت مولانا عبدالحئ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان

مرزائی اعتراض: ''مولانا عبدالحئ صاحب فرماتے ہیں: بعد آنحضرت ﷺ کے یا زمانے میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے۔'' (دافع الوسواس فی اثر ابن عباس نیا ایڈیشن ص۱۶)

جواب: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کی ہیں اور ہر زمین میں انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے۔ایک گروہ اس حدیث کو قابل اعتبار نہیں سمجھتا، دوسرا گروہ اسے صحیح و معتبر مانتا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا عبدالحئ صاحب لکھنوی اس دوسرے گروہ میں شامل ہیں۔اس حدیث کی تحقیق و تشریح کے سلسلہ میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحذیر الناس اور حضرت مولانا عبدالحئ صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیات بینات علی وجود الانبیاء فی الطبقات اور دافع الوسواس فی اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ اردو زبان میں اور زجر الناس علی اذکار اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ عربی میں تحریر فرمائی

ہیں۔اختصار کے پیش نظر ہم حضرت مولانا عبدالحئی صاحب کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔

’’پس اس امر کا اعتقاد کرنا چاہئے کہ خواتم طبقات باقیہ بعد عصر نبویہ نہیں ہوئے یا قبل ہوئے یا ہم عصر اور بر تقدیر اتحاد عصر وہ متبع شریعت محمدیہ ہوں گے اور ختم ان کا بہ نسبت اپنے حلقہ کے اضافی ہوگا اور ختم ہمارے حضرت کا عام ہوگا۔‘‘

(فتوئ مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی ملحقہ ’’تحذیر الناس‘‘ ص۴۴)

حضرت کا مفہوم یہ ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ایک آخری نبی ہوگا۔ لیکن باقی چھ زمینوں میں سے ہر زمین کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد نہیں ہو سکتے۔اگر حضور ﷺ کے زمانہ کے قبل ہوں تو جائے اعتراض نہیں اور اگر حضور ﷺ کے ہم عصر ہوں تو ان تمام کی خاتمیت اپنی زمین اور اپنے طبقہ کے لحاظ سے اضافی ہوگی اور حضور سرور کائنات ﷺ کی خاتمیت ان سب کے بعد اور حقیقی ہوگی اور وہ حضور ﷺ ہی کی شریعت کے متبع ہوں گے۔رہا یہ ارشاد کہ ’’بعد آنحضرت ﷺ کے یا زمانے میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے۔‘‘ یہ نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے پیش نظر فرمایا ہے۔حضرت مسیح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نازل ہوں گے۔کوئی نئی شریعت نہ لائیں گے بلکہ حضور ﷺ ہی کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔

حضرت مولانا عبدالحئی صاحب عقیدہ ختم نبوت کے متعلق اپنے ایک فتویٰ میں حضرت علامہ ابوشکور سالمی کی مندرجہ ذیل عبارت نقل فرماتے ہیں: ’’اعلم ان الواجب علی کل عاقل ان یعتقد ان محمدا کان رسول اللہ والان ھو رسول اللہ وکان خاتم الانبیاء ولا یجوز بعدہ ان یکون احد انبیاء ومن ادعی النبوۃ فی زماننا یکون کافرا‘‘ (فتاویٰ مولانا عبدالحئی لکھنوی ج۱ ص۹۹)

جاننا چاہئے کہ ہر عاقل پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور اب بھی رسول ہیں اور آپ تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کا نبی بننا جائز نہیں اور جو آج ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء

مرزائی اعتراض: حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:

الف...... ’’سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ’’ولٰکن رسول اللہ وخاتم النّبیین ‘‘فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے۔‘‘ (تحذیر الناس ص۳)

ب...... ’’اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔‘‘ (تحذیر الناس ص۲۸)

جواب: قادیانیوں کا حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر بہت بڑا اتہام ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کے مقر تھے۔ حضرت والا نے کتاب تحذیر الناس ختم نبوت کے اثبات کے لئے لکھی اور اس میں ختم نبوت کے ناقابل تردید دلائل پیش کئے۔ اس کا موضوع ہی خاتمیت ذاتی وزمانی ومکانی کی حمایت وحفاظت ہے۔ تحذیر الناس کی ص۳ کی عبارت کو ہم عام فہم الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

خاتمیت کی تین اقسام ہیں: (۱)خاتمیت مرتبی۔ (۲)خاتمیت مکانی۔ (۳)خاتمیت زمانی۔

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خاتمیت کے تینوں مرتبوں کے ساتھ متصف ہیں۔ لیکن قابل غور یہ امر ہے کہ خاتمیت کے ان تینوں مراتب میں دلائل وبراہین کے لحاظ سے اعلیٰ اور افضل یا بالفاظ دیگر بالذات وبالاصالت کون سا مرتبہ ہے؟ عوام تو یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ حضور ﷺ کا زمانہ سب انبیاء سے آخر تھا۔ صرف اس وجہ سے آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ اگر یہی ایک وجہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضور ﷺ کا شرف ومجد زمانہ اور مکان کی وجہ سے ہوا۔ حضور ﷺ کی وجہ سے زمان ومکان کا شرف نہ ہوا۔ حالانکہ تقدم وتأخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولٰکن رسول

اللہ وخاتم النّبیین فرمانا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے؟ اس لحاظ سے ثابت ہوگا کہ حضور کی جلالت شان اور رفیع منزلت ذات کے مناسب حال بالذات خاتمیت مرتبیت ہے اور اس اعلیٰ وافضل مرتبہ کے ساتھ خاتمیت زمانی بھی آپ ﷺ کے لئے ثابت ہے اور خاتمیت مکانی بھی آپ ﷺ پر ختم ہے۔

مرزائی محرفین نے اپنی روایتی چالبازی سے دھوکہ اور فریب دینے کے لئے ''تحذیر الناس'' کے ص ۲۸ سے محولہ بالا ادھورا حوالہ نقل کر دیا۔ اگر وہ پوری عبارت نقل کر دیتے تو ان کی فریب دہی کا پردہ چاک ہو جاتا اور ان کے ٹریکٹ کے قارئین کو علم ہو جاتا کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کیا ہے۔ پوری عبارت یہ ہے۔

ہاں! اگر خاتمیت بمعنی انصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افراد مقصود بالحق میں سے مماثل نبوی ﷺ نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی پر آپ ﷺ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی۔ افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت خاتمیت ہے۔ معارض ومخالف خاتم النّبیین نہیں۔ (تحذیر الناس ص ۲۸)

اس سے ظاہر ہے کہ یہاں خاتمیت ذاتی کا ذکر ہے۔ خاتمیت زمانی کا نہیں۔ حضرت فرماتے ہیں اگر بالفرض حضور ﷺ کے زمانہ میں یا آپ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی ہو تب بھی آپ کی اس خاتمیت ذاتی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ رہی خاتمیت زمانی اس کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔ اگر کوئی بدفہم اس کا مطلب یہ سمجھے کہ حضور ﷺ کے بعد اور نبی ہوسکتے ہیں تو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ کافر ہوگا۔ اسی تحذیر الناس میں حضرت تحریر فرماتے ہیں: ''سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم الزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل ''انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی او کما قال (ترمذی رقم

الحدیث ۳۷۳۱، بخاری رقم ۳۷۰۶، ۴۴۱۶، مسلم شریف رقم ۲۴۰۴) ”جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النّبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا۔ گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں۔ سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض ووتر وغیرہ۔ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔ جیسا اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی (ختم نبوت زمانی) کافر ہوگا۔“ (تحذیر الناس ص۱۰)

کس قدر واضح الفاظ ہیں کہ خاتمیت زمانی کا منکر ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ دوسری ضروریات دین اور قطعیات دین کا منکر کافر ہے۔

اس عبارت میں حضرت نے فرضی اور تقدیری طور پر اگر کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور اس مفروضہ کے لئے لفظ اگر پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ لفظ بالفرض ساتھ ملا کر بیان کیا ہے تاکہ کسی مفسد کو دھوکا دینے کا موقع نہ مل سکے۔ اگر کوئی جاہل کہے کہ ایسے مفروضہ کی کیا ضرورت تھی تو اسے باری تعالیٰ کا ارشاد سنا دینا چاہئے۔ ”قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اوّل العابدین (زخرف:۷)“ اے نبی آپ کہہ دیجئے اگر بالفرض خدا تعالیٰ کا بیٹا ہو تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والوں میں ہوں گا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا فارسی ترجمہ کرتے ہیں: ”بگو اگر بالفرض باشد خدارا فرزندے پس من نخستین عبادت کندگان ہاشم“

مرزائی منطق کی رو سے اس آیت سے ثابت ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونا ممکن ہے اور حضور سرور کائنات ﷺ کا خدا تعالیٰ کے اس مفروض بیٹے کی عبادت کرنا بھی ممکن ہوگا۔ (معاذ اللہ) کیا اس آیت کا یہی مفہوم ہے؟ ایک معمولی عقل والا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ فرضی اور تقدیری بات ہے نہ یہ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کیا جائے یا اس کے امکان پر اس آیت کو دلیل بنا کر لوگوں کو مغالطہ دیا جائے۔

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کے متعلق اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے۔

۱...... ”خاتمیت زمانی اپنا دین وایمان ہے۔ ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔“

(مناظرہ عجیبہ ص۳۹، مصنفہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ)

۲...... ’’اپنا دین وایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔‘‘ (مناظرہ عجیبہ ص۱۰۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

مرزائی اعتراض: جلیل القدر امام حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اگر صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی بن جاتے تو آنحضرت ﷺ کے متبع یا امتی نبی ہوتے۔ جیسے عیسیٰ، خضر، الیاس علیہم السلام ہیں اور یہ صورت خاتم النّبیین کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خاتم النّبیین کے تو یہ معنی ہیں کہ اب حضرت ﷺ کے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ ﷺ کا امتی نہ ہو۔ (موضوعات کبیر ص۵۹)

جواب: اس حدیث کے ضعف کے متعلق ہم بلند پایہ محدثین کے اقوال نقل کر چکے ہیں۔ اس مجروح روایت میں حرف لو آیا ہے جو زبان عرب میں ناممکنات اور محالات کے لئے آتا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ پیغمبروں کا نام لے کر اور باقی انبیاء علیہم السلام کا اجمالاً ذکر کر کے فرمایا: ’’ولو اشرکوا لحبط عنهم ما کانوا یعملون (الانعام:۸۸)‘‘ ﴿اگر یہ پیغمبر بھی شرک کا ارتکاب کرتے تو ان کے تمام اعمال برباد ہو جاتے۔﴾

اس آیت میں تعلیق بالمحال ہے۔ یعنی حرف لو سے یہ مسئلہ فرضی طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بالفرض اگر نبی بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے تو ان کے تمام اعمال اکارت اور ضائع ہو جاتے۔ کیا مرزائیوں کے مذہب میں اس سے یہ استدلال صحیح ہوگا کہ نبیوں سے بھی شرک ہوسکتا ہے؟ نعوذ باللہ منہ!

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ بالا عبارت کی تشریح کرتے ہیں: ’’**لا یحدث بعده نبی لانه خاتم النّبیین السابقین وفیه ایما الی انه لو کان بعده، نبی لکان علیا وهو لا ینا فی ماورد فی حق عمر رضی اللہ عنہ صریحا لان الحکم فرضی فکانه قال لو تصور بعدی لکان جماعة من اصحابی انبیاء ولکن لا نبی بعدی وهذا معنی قوله ﷺ لوعاش ابراهیم لکان نبیا**‘‘

(مرقات ج۵ ص۵۶۴، مصنفہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

(ترجمہ) حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ کیونکہ آپ ﷺ پہلے نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ہوتے اور یہ حدیث اور اسی طرح وہ حدیث جو صراحت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آئی ہے خاتم النّبیین کی آیت کے منافی نہیں۔ کیونکہ یہ حکم فرضی اور تقدیری طور پر ہے۔ گویا یہ کہا گیا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی تصور کیا جاسکتا تو میرے فلاں اور فلاں صحابی نبی ہوتے۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا اور یہی معنی اس حدیث کا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

توضیح فرمادی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ تمام فرضی طور پر اور تقدیری طور پر بیان ہوئی ہیں۔ اگر بالفرض حضور ﷺ کے بعد اور کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ہوتے۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ اس لئے یہ حضرات بھی نبی نہ ہوسکے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عقیدہ کے متعلق لکھا ہے: ''دعویٰ النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع'' (شرح فقہ اکبر ص۲۰۲)

﴿ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ باجماع امت کفر ہے۔﴾

مرزائی اعتراض: ''مودودی صاحب کے پیش کردہ اقوال کے قائلین میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کہا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد امتی نبی کا آنا بند ہے۔ اگر ایسا ایک قول بھی مودودی صاحب پیش کر سکتے ہوں تو ہماری طرف سے انہیں چیلنج ہے۔ مگر وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔'' (پمفلٹ ص۵)

جواب: یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد مدعیان نبوت کاذبہ ''امتی نبی'' ہی کہلائیں گے۔ جیسا کہ مخبر صادق حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی هذا حدیث صحیح'' (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

یقیناً میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

مودودی صاحب آپ کے اس چیلنج کا جواب نہیں دیتے تو یہ ان کا اور آپ کا معاملہ ہے۔ہمیں اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں۔محتسب راوزدن خانہ چہ کار۔ اگر آپ کو ہمت ہے تو ہمیں چیلنج دیجئے۔ دنیا دیکھے گی کہ ہم آپ کے مطالبہ کے پرخچے اڑا کر روز روشن میں آپ کو کیسے تارے دکھاتے ہیں۔ان شاءاللہ!

بڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

بزرگان امت کی نسبت مرزائی عقیدہ

مرزائی عامتہ المسلمین کو فریب دینے کی غرض سے بزرگان دین کا نام لیتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ اکابرین امت کی نسبت ان کا عقیدہ یہ ہے:

۱...... ’’بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا وہ ابھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۰، خزائن ج۲۱ ص۲۸۴)

۲...... ’’اس لئے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔‘‘

(ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۱۳۱، ج۲ ص۳۸۹)

۳...... ’’اقوال سلف وخلف کوئی مستقل حجت نہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۲۸، خزائن ج۳ ص۳۸۹)

۴...... ’’امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے؟‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۲، خزائن ج۳ ص۱۷۲)

۵...... ’’ہمارے مخالف سخت شرمندہ اور لاجواب ہو کر آخر کو یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ایسا ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ نہیں سوچتے کہ وہ بزرگ معصوم نہ تھے بلکہ جیسا کہ یہودیوں کے بزرگوں نے پیش گوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی۔ ان بزرگوں نے بھی ٹھوکر کھالی۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۴، خزائن ج۲۱ ص۲۹۰)

یہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم ائمہ اور اولیائے امت کی نسبت مرزائیوں کا عقیدہ کہ (نعوذ باللہ من ذلک) انہیں یہود سے مشابہت دی گئی اور طرفہ تماشا یہ ہے کہ قادیانی نبوت کی حفاظت کے لئے (معاذاللہ) انہیں مثیل یہود کے اقوال کو پناہ گاہ بنایا گیا ہے۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ!

خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

حضرت مسیح علیہ السلام

مرزا قادیانی کی نظر میں

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین انبیاء کفر ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت اس کائنات میں سب سے افضل واکمل اور مقدس ترین جماعت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے منصب رسالت ونبوت کے لئے منتخب کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کی تحقیر وتنقیص چونکہ اس منصب رفیع کی توہین ہے۔ اس لئے باجماع امت یہ بدترین کفر وارتداد ہے۔ جیسا کہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے نظیر کتاب ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ''میں، حافظ ابن تیمیہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ''میں، شیخ تقی الدین سبکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''السیف المسلول علیٰ من سب الرسول ﷺ''میں، شیخ ابن عابدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تنبیہ الولاۃ والحکام''میں اوران سب سے پہلے الامام المجتہد قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الخراج''میں اس کی تصریح کی ہے کہ ایسا شخص مرتد اورواجب القتل ہے۔

مرزاغلام احمد قادیانی کے کفر وارتداد کے وجوہ بے شمار ہیں۔ ان میں سے ایک خبیث ترین سبب یہ ہے کہ مرزاقادیانی نے قریب قریب تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مختلف عنوانات سے تنقیص کی ہے۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں تو مرزاقادیانی نے ایسی گستاخیاں کی ہیں جن سے پہاڑوں کے جگر شق ہوجائیں۔ قادیانی امت مرزاقادیانی کی ان مغلظات پر تاویلات کا پردہ ڈالنا چاہتی ہے لیکن تاویلات کے ذریعہ سیاہ کو سفید کر دکھانا، رات کو دن ثابت کرنا اور کفر وارتداد کو عین اسلام جتانا ناممکن ہے۔

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ کو حق تعالیٰ شانہ جزائے خیر عطاء فرمائے کہ انہوں نے اس رسالہ میں ایک طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس مقام ومرتبہ کی طرف راہنمائی فرمائی ہے جو قرآن کریم کی آیات بینات سے ثابت ہے اور دوسری طرف مرزاغلام احمد قادیانی کی ان دل خراش اور ایمان سوز عبارتوں کو جمع کر کے ان تمام تاویلات اور معذرتوں کا جائزہ لیا ہے۔ جو اس سلسلہ میں خود مرزاقادیانی یا ان کے مریدوں

کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ جن لوگوں کی قسمت میں ایمان نہیں یا جنہوں نے مرزا قادیانی کی محبت میں عقل وشعور کے سارے دریچے بند کردیئے ہیں۔ ’’ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ‘‘ ان کے حق میں کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی۔ لیکن جن کے دل میں حق وانصاف کی کوئی رمق یا عقل وشعور کی ادنیٰ حس بھی موجود ہے۔ اگر وہ اس رسالہ کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کریں گے تو ان پر ان شاءاللہ! یہ بات عیاں ہوجائے گی کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تحقیر وتنقیص کر کے اپنے لئے کون سا مقام منتخب کیا ہے؟

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ یہ رسالہ اس سے پہلے دوبار شائع ہو چکا ہے اور یہ تیسری اشاعت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ لیکن قادیانی صاحبان اس کا آج تک کوئی جواب نہیں دے سکے اور نہ ان شاءاللہ! قیامت تک اس کا کوئی معقول جواب دیا جاسکتا ہے۔

بہرحال یہ رسالہ جہاں قادیانیوں کے لئے دعوت غوروفکر ہے۔ وہاں ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی تازیانہ عبرت ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے باپ دادا یا ماں بہنوں کے حق میں وہ الفاظ استعمال کرے، جو مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں استعمال کئے ہیں تو ہمارا ردعمل کیا ہوگا؟

اسی سے وہ یہ فیصلہ کرسکیں گے کہ مرزا قادیانی کے بارے میں ہماری ایمانی غیرت کا تقاضا کیا ہے؟ حق تعالیٰ شانہ اس رسالہ کو قبول فرما کر حضرت مؤلف کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں اور آپ اپنے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ ’’وللہ الحمد اولاً واخراً‘‘

محمد یوسف لدھیانوی

۲۸؍ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ، مطابق ۲۳؍فروری ۱۹۸۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''الحمد للہ وحدہ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ''

امت مرزائیہ کی الجھن

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے فضائل ومعجزات اوران کی حیات جسمانی کا ذکر فرمایا ہے۔ انگریز کے قانون اوراس کی پولیس کی حفاظت میں مرزاغلام احمد قادیانی نے قرآن وحدیث اوراجماع امت کے خلاف نیا عقیدہ گھڑ لیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے تھے اور آنے والا مسیح میں ہوں۔ دعویٰ مسیحیت کی رقابت کے باعث مرزاغلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین وتذلیل کے لئے بہتان طرازی اور افتراء پردازی کا ایسا ریکارڈ قائم کیا کہ جس نے یہودیوں کے بہتان عظیم کو بھی مات کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے ایک محبوب نبی کی توہین سے مرزا قادیانی کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تنقیص سے میری مسیحیت کی شان ظاہر ہوگی۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں۔''

(ست بچن ص۸،۹، خزائن ج۱۰ ص۱۲۰)

مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنی خودساختہ نبوت ومسیحیت کی ''پڑی جمانے'' کے لئے حقیقی مسیح علیہ السلام کی ذات گرامی کے متعلق وہ سوقیانہ اور مغلظ گالیاں تحریر کی ہیں کہ جنہیں کوئی شریف انسان سننا گوارا نہیں کرسکتا۔ امت مرزائیہ عجیب الجھن میں گرفتار ہے۔ نہ اپنے ''مسیح موعود'' کی متعفن عبارات کا انکار کرسکتی ہے، نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین سے ''قادیانی جعلی مسیح'' کی برأت کرسکتی ہے۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔

قادیانی پمفلٹ

کبھی کبھار کوئی پمفلٹ یا مضمون شائع کر کے اپنے دام افتادوں کو تسلی دی جاتی ہے کہ ہم ''انڈین مسیح موعود'' کا حق نمک ادا کررہے ہیں۔ چنانچہ ایک پمفلٹ نمبر۶ ''حضرت

مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام'' کلکتہ (ہندوستان) کی قادیانی جماعت نے شائع کیا۔ اسے پاکستان میں بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں فریب کاری اور افتراء پردازی سے اپنے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات، متعلقہ توہین حضرت مسیح علیہ السلام پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ قادیانی مصنف نے لکھا ہے کہ مسیح موعود نے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین نہیں کی اور حضرت مریم کے حمل کو ناجائز حمل نہیں کہا۔ دیدۂ دلیری کی انتہاء یہ ہے کہ (کشتی نوح ص۱۶) کا ادھورا حوالہ نقل کر دیا۔ اگر پوری عبارت نقل کر دیتا تو حقیقت کھل کر سامنے آجاتی اور مرزا قادیانی کے عقیدہ کا عامتہ الناس کو علم ہو جاتا۔ پمفلٹ نویس نے کشتی نوح سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے۔

''اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔''

(کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۸)

قادیانی ایڈیشک نے ادھورا حوالہ نقل کر کے سمجھ لیا کہ ہم ''قادیانی منارۃ المسیح'' کے گنبد میں مستور ومحفوظ ہوگئے۔ اصل کتاب کون دیکھے گا، بات بن جائے گی یا کم ازکم لوگوں کو شک تو ضرور پڑ جائے گا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناجائز حمل سے پیدا ہونے والا نہیں لکھا۔ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں۔ اس سے حق کے متلاشیوں کو اصل حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔

بوجہ حمل مریم کا ناجائز نکاح

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۱...... ''میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں، میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں۔ جس کا ہم نام ہوں اور مفسد ومفتری ہے۔ وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح، میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت

کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے، جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی بنیاد کیوں ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔''

(کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۷، ۱۸)

مسیح علیہ السلام کا باپ حقیقی بھائی اور بہنیں

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

۲...... ''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری (بڑھئی ناقل) کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص۱۲۷، خزائن ج۳ ص۲۵۴ حاشیہ)

۳...... ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔''

(کشتی نوح ص۱۶ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۱۸)

۴...... ''آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

نکاح سے پہلے حمل

۵...... ''حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا

ہے، جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں۔ کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناتے کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں۔ جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔‘‘

(ایام الصلح اردو حاشیہ ص۷۲، خزائن ج۱۴ ص۳۰۰)

۶…… ’’رسوم و عادات است بایں معنی کہ افاغنہ مثل یہود فرقے میان نسبت و نکاح نہ کردہ دختران از ملاقات و مخالطت با منسوب مضایقت نہ گزید، مثلاً اختلاط مریم صدیقہ با منسوب خودش یوسف و بمعیت وے خارج بیت گردش نمودن شہادۃ حق بر ایں رسم است در بعضے از قبائل خوانین جبال مخالطت دختران بمنسوبان بہ نحوے جاری و ساری است کہ غالب اوقات را دخترے قبل از اجرائے مراسم نکاح آہستنی شدہ و عادتاً محل عار و شنار قوم نگردیدہ اغماض و اعراض ازاں مے شود، چہ ایں مردم از تابہ یہود نسبت را در رنگ نکاح داشتہ تعیین کابین ہم دراں مے کنند۔‘‘

(ایام الصلح فارسی ص۶۵ حاشیہ، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان ۱۸۹۸ء اگست)

مرزائیو! محولہ بالا حوالہ جات عربی نہیں۔ ’’متوفیک ورافعک‘‘ کی علمی بحث نہیں۔ اردو اور فارسی کی صاف صاف عبارتیں ہیں۔ پاک و ہند میں لاکھوں غیر مسلم اردو اور فارسی جاننے والے موجود ہیں۔ ان کو ہی دکھالو اور ان سے فیصلہ کرالو کہ ان عبارات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے ثابت ہوتے ہیں یا نہیں؟

مندرجہ بالا حوالہ جات کے پیش نظر ان سوالوں کا تمہارے پاس کیا جواب ہے؟

۱…… کیا یوسف نجار نامی کوئی شخص (نعوذ باللہ) حضرت مسیح علیہ السلام کا باپ تھا؟

۲…… کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں؟

۳…… حقیقی بھائی بہن کی تعریف کیا ہے؟ جن کے ماں باپ ایک ہوں یا اور کوئی لغت قادیاں اور موڈی نگر (ربوہ) میں نئی ایجاد ہوئی ہے؟

۴…… کیا قرآن مجید کی کوئی آیت یا کوئی صحیح حدیث پیش کر سکتے ہو کہ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح یوسف نجار سے ہوا تھا اور اس سے حضرت مریم کی اولاد ہوئی۔

۵…… حضرت مریم نے اللہ تعالیٰ سے بتول (کنواری) رہنے کا جو عہد کیا تھا۔ اس عہد کی خلاف ورزی کر کے مریم کامل مومنہ رہیں؟

۶...... کیا حضرت مریم کو حمل پہلے ہوا اور نکاح بعد؟ کس مستند اور غیر محرف کتاب میں یہ واقعہ لکھا ہے؟

۷...... حضرت مسیح علیہ السلام کے باپ کا ذکر کر کے مرزا غلام احمد نے یہودیوں کی ہمنوائی کی ہے یا نہیں؟

۸...... حضرت مریم کی مجبوریوں کا ذکر کس آیت یا کس حدیث میں ہے؟

۹...... کس کتاب میں لکھا ہے کہ بعض سرحدی پٹھان قبیلوں کی لڑکیاں نکاح سے پہلے اپنے منسوبوں سے حاملہ ہو جاتی ہیں؟ اس کتاب کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۱۰...... حضرت مریم کا نکاح سے پہلے اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ اختلاط کا کیا مفہوم ہے؟ قبل از نکاح اپنے منسوبوں سے حاملہ ہونے والی لڑکیوں کے ساتھ حضرت مریم کو تشبیہ دینے سے کیا تمہارے نبی کی غرض یہ نہ تھی کہ انہیں لڑکیوں کی طرح (معاذ اللہ) مریم حاملہ ہوئیں؟

مرزا غلام احمد کی عبارت کا صاف مفہوم یہ ہے:

۱...... حضرت مریم اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ قبل از نکاح اختلاط کرتی تھی اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگایا کرتی تھیں اور پٹھانوں کے بعض قبائل کی لڑکیوں کی طرح نکاح سے پہلے حاملہ ہوگئی تھی۔

۲...... مریم کامل ایماندار نہ تھی، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ سے کنواری رہنے کا عہد کیا تھا۔ لیکن نکاح کر کے اپنے عہد کی خلاف ورزی کی اور نکاح بھی ایام حمل میں کیا جو ناجائز تھا۔

۳...... موسوی شریعت کی رو سے یہودیوں میں ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی ناجائز تھی۔ اس لئے حضرت مریم کی یوسف نجار سے نسبت اور نکاح ناجائز ہوئے۔ لہٰذا (معاذ اللہ) حسب تصریح مرزا غلام احمد حضرت مریم کے چار بیٹوں اور دو بیٹوں کی پیدائش بھی ناجائز تھی۔

۴...... حضرت مریم کا ناجائز نکاح بزرگان قوم نے اس مجبوری کی وجہ سے کیا کہ وہ حاملہ ہوگئی تھی۔

۵...... نکاح سے پہلے کا حمل یوسف نجار ہی کا تھا۔ کیونکہ یوسف نجار سے حضرت مریم کی جواولاد پیدا ہوئی، مرزا غلام احمد انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں قرار دیتا ہے۔ حقیقی بھائی بہن وہ ہوتے ہیں جو ایک ماں باپ سے ہوں، اگر ماں ایک اور باپ مختلف ہوں تو ایسے بہن بھائی اخیافی کہلاتے ہیں۔ اگر باپ ایک اور مائیں الگ الگ ہوں تو انہیں علاّتی کہا جاتا ہے۔

حضرت مسیح کا خاندان

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

۶...... ''آپ (یسوع مسیح) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

۷...... ''ہاں! مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے، اس کا جواب بھی کبھی آپ نے سوچا ہوگا۔ ہم تو سوچ کر تھک گئے۔ اب تک کوئی عمدہ جواب خیال میں نہیں آیا۔ کیا ہی خوب خدا ہے، جس کی دادیاں اور نانیاں اس کمال کی ہیں۔''

(نور القرآن نمبر۲ ص۱۲، خزائن ج۹ ص۳۹۴)

مسیح علیہ السلام کا چال چلن

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

۸...... ''مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ، پیو، شرابی۔ نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۳،۲۴)

۹...... ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''

(کشتی نوح ص۶۵ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۷۱)

۱۰...... ''میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔''

(ریویو آف ریلیجنز ج۱ ص۱۲۴، ۱۹۰۲ء)

۱۱...... ''ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔'' (نسیم دعوت طبع دوم ص ۶۹، خزائن ج۱۹ ص ۴۳۴)

۱۲...... ''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔''

(ست بچن ص ۱۲۹ حاشیہ، خزائن ج۱۰ ص ۲۹۶)

۱۳...... ''آپ (یسوع مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص ۲۹۱)

۱۴...... ''ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے، گویا بغل[1] میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے۔ کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ رہی ہے اور گود میں تماشہ کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے۔ جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کم بخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے

[1] یہ الفاظ مرزا نے جلی قلم سے لکھے ہیں۔ (اختر)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔'' (نور القرآن نمبر۲ ص۴۷،۴۸، خزائن ج۹ ص۴۴۹)

برتن سے وہی ٹپکتا ہے، جو اس میں ہوتا ہے۔ محولہ بالا عبارت میں مرزائی تہذیب نے برہنہ رقص کیا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس عبارت کے مکروہ الفاظ انجیل میں نہیں ہیں۔ مرزا نے یسوع اور انجیل کا نام لے کر دل کی بھڑاس نکالی ہے اور اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ہم انجیل کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں تاکہ عامتہ الناس اندازہ لگا سکیں کہ مرزا قادیانی نے کسی قدر کذب بیانی اور افتراء پردازی اور بہتان طرازی کا مظاہرہ کیا ہے۔

''پھر کسی فریسی نے اس یسوع مسیح سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا کھا، پس وہ اس فریسی کے گھر جا کر کھانا کھانے بیٹھا تو دیکھو ایک بدچلن عورت جو اس شہر کی تھی۔ یہ جان کر کہ وہ اس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے۔ سنگ مرمر کی عطردانی میں عطر لائی اور اس کے پاؤں کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہوکر اس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھے اور اس کے پاؤں بہت چومے اور ان پر عطر ڈالا۔ اس کی دعوت کرنے والا فریسی یہ دیکھ کر اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جانتا کہ جو اسے چھوتی ہے، وہ کون ہے؟ اور کیسی عورت ہے، کیونکہ بدچلن ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا۔ اے شمعون! مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہے۔ وہ بولا اے استاد کہ کسی ساہوکار کے دو قرض دار تھے، ایک پانچ سو دینار کا، دوسرا پچاس کا۔ جب ان کے پاس ادا کرنے کو کچھ نہ رہا تو اس نے دونوں کو بخش دیا۔ پس اس میں سے کون اس سے زیادہ محبت رکھے گا؟ شمعون نے جواب میں کہا میری دانست میں وہ جسے اس نے زیادہ بخشا۔ اس نے اس سے کہا تو نے ٹھیک فیصلہ کیا اور اس عمر کی طرف پھر کر اس نے شمعون سے کہا۔ کیا تو اس عورت کو دیکھتا ہے؟ میں تیرے گھر میں آیا، تو نے میرے پاؤں دھونے کو پانی نہ دیا۔ مگر اس نے میرے پاؤں آنسوؤں سے بھگو دیئے اور اپنے بالوں سے پونچھے تو نے مجھ کو بوسہ نہ دیا۔ مگر اس نے جب سے میں آیا ہوں، میرے پاؤں کا چومنا نہ چھوڑا۔ تو نے میرے سر میں تیل نہ ڈالا۔ مگر اس

نے میرے پاؤں پر عطر ڈالا۔ اسی لئے میں تجھ سے کہتا ہوں کہ اس کے گناہ جو بہت تھے معاف ہوئے۔ کیونکہ اس نے بہت محبت کی۔ مگر جس کے تھوڑے گناہ معاف ہوئے وہ تھوڑی محبت کرتا ہے اور اس عورت سے کہا، تیرے گناہ معاف ہوئے۔ اس پر وہ جو اس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے، اپنے جی میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے جو گناہوں کو بھی معاف کر دیتا ہے؟ مگر اس نے عورت سے کہا کہ تیرے ایمان نے تجھے بچالیا ہے۔ سلامت چلی جا۔''

(انجیل لوقا باب:۷، درس۳۶ تا ۵۰)

''پھر مریم نے جٹاماسی کا آدھ سیر خالص اور بیش قیمت عطر لے کر یسوع کے پاؤں پر ڈالا اور اپنے بالوں سے اس کے پاؤں پونچھے اور گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا۔ مگر اس کے شاگردوں میں سے ایک شخص یہوداہ اسکریوطی جو اسے پکڑوانے کو تھا، کہنے لگا یہ عطر تین سو دینار میں بیچ کر غریبوں کو کیوں نہ دیا گیا؟ اس نے یہ اس لئے نہ کہا کہ اس کو غریبوں کا فکر تھا بلکہ اس لئے کہ چور تھا اور چونکہ اس کے پاس ان کی تھیلی رہتی تھی۔ اس میں جو کچھ پڑتا، وہ نکال لیتا تھا۔ پس یسوع نے کہا کہ اسے یہ عطر میرے دفن کے دن کے لئے رکھنے دے۔ کیونکہ غریب غرباء تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔ لیکن میں ہمیشہ تمہارے پاس نہ رہوں گا۔''

(انجیل یوحنا باب:۱۲ درس۴ تا ۸)

''اور جب یسوع بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے'' گھر میں تھا تو ایک عورت سنگ مرمر کی عطردانی میں قیمتی عطر لے کر اس کے پاس آئی اور جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو اس کے سر پر ڈال دیا۔ شاگرد یہ دیکھ کر خفاء ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہ کس لئے ضائع کیا گیا۔ وہ تو بڑے داموں کو بک کر غریبوں کو دیا جاسکتا تھا۔ یسوع نے یہ جان کر ان سے کہا کہ اس عورت کو کیوں دق کرتے ہو؟ اس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ کیونکہ غریب غرباء تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔ لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ نہ رہوں گا اور اس نے جو عطر میرے بدن پر ڈالا یہ میرے دفن کی تیاری کے واسطے کیا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اس خوشخبری کی منادی کی جائے گی۔ یہ بھی جو اس نے کیا۔ اس کی یادگاری میں کہا جائے گا۔''

(انجیل متی باب:۲۶، درس۶ تا ۱۳)

ہم نے اناجیل سے اصل واقعہ نقل کردیا ہے۔ وہ بدچلن عورت، جس کا نام مریم تھا۔ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے روتی ہوئی یسوع مسیح کے پاس آئی۔ چنانچہ اسے کہا گیا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے۔

مرزاغلام احمد قادیانی کے توہین آمیز الفاظ جنہیں اس نے جلی حروف میں لکھا ہے: ''گویا بغل میں ہے۔'' گود میں تماشہ کررہی ہے۔ یسوع صاحب حالت وجد میں بیٹھے ہیں۔ خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے۔ جس کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ یسوع کی شہوت وغیرہ حیاسوز الفاظ اناجیل میں ہرگز نہیں۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۱۵...... ''لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔''

(دافع البلاء ٹائٹل، پیج آخری، خزائن ج۱۸ص۲۲۰)

اس عبارت میں مرزائیوں کے مسیح موعود نے صاف الفاظ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کو حصور اس لئے نہیں فرمایا۔ کیونکہ:

(۱) مسیح شراب پیتا تھا۔
(۲) فاحشہ عورت نے اپنی بدکاری کی کمائی کے روپے کا خریدا ہوا عطر مسیح کے سر پر ملا۔
(۳) فاحشہ عورت نے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے مسیح کے بدن کو چھوا تھا۔
(۴) غیر محرم جوان عورت مسیح کی خدمت کرتی تھی۔

بقول مرزا حضرت مسیح علیہ السلام معاذ اللہ ان گناہوں میں ملوث تھے۔ اسی لئے قرآن حکیم میں انہیں حصور نہ کہا گیا۔ ثابت ہوا کہ یہ کوئی فرضی وجود یا انجیلی یسوع نہ تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت مسیح علیہ السلام تھے۔

ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے مرشد کے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کے محولہ بالا ’’گناہوں‘‘ کی وجہ سے انہیں قرآن مجید میں ’’حصور‘‘ نہ کہا گیا۔قرآن حکیم میں تو حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور سرور کائنات سید الاولین والاخرین خاتم النّبیین رحمتہ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فداہ ابی وامی کو بھی ’’حصور‘‘ نہیں کہا گیا۔اپنے ’’قادیانی نبی‘‘ کے رسالہ، کتاب یا کسی مقالہ سے بتاؤ کہ نعوذ باللہ من ذالک ان انبیاء علیہم السلام کے کون کون سے گناہ تھے جن کی وجہ سے ان حضرات کو قرآن مجید میں ’’حصور‘‘ نہیں فرمایا گیا؟

قادیانی مرزالکھتا ہے:

۱۶...... ’’ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

۱۷...... ’’ہاں! آپ (یسوع مسیح) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

۱۸...... ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یسوع مسیح) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

۱۹...... ’’نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی، عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

۲۰...... ’’اور آپ (یسوع مسیح) کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

۲۱...... ’’پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔‘‘

(چشمہ مسیحی ص۹، خزائن ج۲۰ص۳۴۶)

معجزات مسیح علیہ السلام کا انکار

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

۲۲...... ’’اور بموجب بیان یہودیوں کے اس (یسوع مسیح) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ محض فریب اور مکر تھا۔‘‘ (چشمہ مسیحی نمبر۸، خزائن ج۲۰ ص۳۴۴)

۲۳...... ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

۲۴...... ’’مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟‘‘

(ازالہ اوہام ص۵، خزائن ج۳ ص۱۰۶)

۲۵...... ’’ممکن ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں، بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

۲۶...... ’’مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے، جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا۔ جس میں ہر قسم کی بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۱۳۴ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۶۳)

۲۷...... ’’یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا۔ جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ (پرندے بنا کر اڑانے کا ناقل) صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۱۳۵ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۶۳)

کیا کہنے ہیں قادیانی منطق کے۔ روح القدس کی تاثیر تالاب میں ہو تو عین توحید ہے، اس سے شرک کا واہمہ تک نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر وہی خارق عادت فعل بطریق معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے صادر ہو تو شرک ہو جاتا ہے۔ ’’بئس للظالمین بدلا‘‘ معجزہ کو کھیل سمجھنا کسی بگڑے ہوئے دل ودماغ ہی کا کام ہوسکتا ہے۔

۲۸...... ''اب جاننا چاہئے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔'' (ازالہ اوہام ص۱۲۷ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۴)

۲۹...... ''ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنے روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۱۲۸ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۵،۲۵۶)

۳۰...... ''مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل (عمل الترب ناقل) ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدائے تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ اوہام ص۱۲۹ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۷،۲۵۸)

۳۱...... ''یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔''

(ازالہ اوہام ص۱۳۰ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۸)

۳۲...... ''اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات[1] سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا رفیق بنایا۔ گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا۔ پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی۔ جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔''

(ازالہ اوہام ص۱۲۷ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۵)

[1] ''دین بہائی'' میں بھی نفخ صور، قیامت، وزن اعمال جنت وجہنم وغیرہ کو استعارہ قرار دے کر ان کی حقیقت سے انکار کیا گیا ہے۔ (دیکھو کتاب قیامت از محفوظ الحق علمی بہائی)

۳۴...... ’’سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خداتعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو، جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا کسی پھوک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو۔ جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے، یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۱۲۷ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۴،۲۵۵)

مرزاقادیانی کی متذکرہ بالا عبارات میں کس قدر تضاد ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مٹی سے بنائے ہوئے پرندوں کی پرواز کے متعلق ان عبارات کا واضح مفہوم یہ ہے:

۱...... تالاب کی مٹی میں روح القدس کی تاثیر تھی۔ اس تالاب کی مٹی سے بنائے ہوئے پرندے پرواز کرتے تھے۔

۲...... حضرت مسیح علیہ السلام کا پرندوں کو بنا کر اڑانا ساحرانہ شعبدہ بازی تھی۔

۳...... عمل ترب یعنی مسمریزم کی وجہ سے مٹی سے بنائے ہوئے پرند پرواز کرتے تھے۔

۴...... مسیح علیہ السلام کا مٹی سے پرند بنا کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو اڑانا یہ قرآن مجید میں استعارہ ہے۔ مٹی کی چڑیوں سے مراد امی اور نادان لوگ ہیں۔ جن میں حضرت مسیح علیہ السلام نے ہدایت کی روح پھونک دی۔ جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔

۵...... حضرت مسیح علیہ السلام نے یوسف نجار کے ساتھ بائیس برس بڑھئی کا کام کیا۔ جس کے باعث اس قدر ماہر فن ہوگئے تھے کہ مٹی کے ایسے کھلونے بنائے، جو کل دبانے سے پرواز کرتے تھے۔ یہ ہیں مرزاقادیانی کے بیان کردہ حقائق ومعارف جن پر امت مرزائیہ کو ناز ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے کلام مجید کی تحریف معنوی اور تفسیر بالرائے کی جائے۔ تب اختلافات ناگزیر ہو جاتے ہیں۔ چونکہ تمام توجیہات باطلہ تھیں۔ اس لئے یقین اور وثوق کسی ایک پر نہ تھا بلکہ متذکرہ بالا تمام تحریفات ’’مالھا من قرار‘‘ کا مصداق ہیں۔

جن مہتم بالشان معجزات کا قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف انتساب کیا ہے۔ مرزاقادیانی نے ان معجزات کو استعارہ کا لباس پہنا کر اور ان کا انکار کر کے یہود کی

ہمنوائی کی ہے۔ معجزات کے انکار کی وجہ یہ ہوئی کہ مخالفین نے مرزا سے مطالبہ کیا کہ اگر تم مثیل مسیح ہو تو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح معجزات کیوں نہیں دکھاتے؟ چونکہ اس کے دعویٰ مسیحیت کی بنیاد ہی کذب وافتراء پر تھی اور ''قادیانی مسیحیت مآب'' کا کرامت یا معجزہ سے دور کا تعلق بھی نہ تھا۔ لوگوں کے مطالبے سے چھٹکارا پانے کے لئے یہ طریق مناسب سمجھا کہ معجزات مسیح علیہ السلام کو استعارہ، تالاب کی مٹی کی تاثیر، عمل الترب، مسمریزم، سحر، مکروہ، قابل نفرت، شعبدہ کہہ کر ان کی عظمت کو مشکوک کر کے ان کا انکار کر دیا۔ جیسا کہ لکھا ہے: ''حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

مسیح علیہ السلام کی جھوٹی پیش گوئیاں

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۳۴...... ''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔'' (اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

۳۵...... ''یہود تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں ان کی پیش گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں۔ بغیر اس کے کہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ علیہ السلام نبی ہے۔ کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے۔''

(اعجاز احمدی ص۱۳، خزائن ج۱۹ ص۱۲۰)

۳۶...... ''کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیش گوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے، مری پڑے گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں، اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔''

(ازالہ اوہام ص۵، خزائن ج۳ ص۱۰۶)

۳۷...... ''اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے۔ قحط پڑیں گے۔ لڑائیاں ہوں گی...... پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۴ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۸۸)

۳۸...... ’’جو اس یہودی فاضل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیوں پر اعتراض کئے ہیں وہ نہایت سخت اعتراض ہیں، بلکہ وہ ایسے شخص ہیں کہ ان کا تو ہمیں بھی جواب نہیں آتا۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۵، خزائن ج۱۹ ص۱۱۱)

کس قدر ظلم عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیوں کی تکذیب کر کے خود ہی مجلس ماتم برپا کی[1] حالانکہ اسی قادیانی مدعی نبوت نے لکھا ہے: ’’قرآن شریف میں ہے، بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر ہے کہ مسیح موعود کے وقت[2] طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن ہے کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

نتیجہ صاف اور واضح ہے کہ نبی کی پیش گوئی نہیں ٹلتی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں اور ٹل گئیں۔ اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام نبی نہ تھے۔ یہ ہیں قادیانی عقائد کے عجائبات۔ جب مرزا قادیانی کے اپنے بعض نظریات وعقائد یہودیوں والے ہیں، تو اسے یہودیوں کے اعتراضات کا جواب کیسے آتا؟

فضیلت مرزا

۳۹...... ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا، جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۴۰...... ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا، جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں، وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ ص۱۵۲)

[1] مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک استاذ مولوی گل علی شاہ شیعہ تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل طبع دوم، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم.اے، پسر مرزا غلام احمد)

شاید ماتم انہیں کے اثر صحبت کا نتیجہ ہے۔ (اختر)

[2] یہ ڈبل جھوٹ ہے اور قرآن مجید پر افتراء۔ (اختر)

۴۱...... ''پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں[1] کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔''

(حقیقت الوحی ص۱۵۵،خزائن ج۲۲ص۱۵۹)

۴۲...... ''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔''

(دافع البلاء ص۲۰،خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

اس عظیم الشان نبی سے افضلیت کا دعویٰ ہے، جو صاحب شریعت اور صاحب معجزات تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جن کے فضائل وکمالات قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان فرمائے ہیں۔ ''قادیان کے الہامی۔'' نے رعونت وخود پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہودی عقیدہ اپنا کر اپنی فضیلت کا بے سرا راگ الاپا ہے۔ جیسا کہ اس نے لکھا ہے: ''یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہوں گے اور آخری مسیح، جس سے اس زمانہ کا مسیح مراد ہے، پہلے مسیح سے افضل ہوگا۔'' (حقیقت الوحی ص۱۵۴،خزائن ج۲۲ص۱۵۸)

عجیب تماشہ ہے کہ دعویٰ مسیحیت کا اور عقیدہ یہود کا ''الکفر ملة واحدة'' شعبدہ بازی کا کمال ہے۔ ''غیر تشریعی'' (بے شریعتا) صاحب شریعت نبی سے افضل ہو۔

تباہ کن فتنہ

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

۴۳...... ''وہ (مسیح) ایک خاص قوم کے لئے آیا اور افسوس کہ اس کی ذات سے دنیا کو کوئی روحانی فائدہ نہ پہنچ سکا۔ ایک ایسی نبوت کا نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا۔ جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ ثابت ہوا۔ اس کے آنے سے ابتلاء اور فتنہ بڑھ گیا۔''

(اتمام الحجۃ لاہوری ایڈیشن ص۳۲،خزائن ج۸ص۳۰۸)

''قادیانی مدعی مسیحیت نے ایک ہی سانس میں متضاد باتیں کہہ دیں۔ پہلے جملہ

[1] ہمارے چیلنج کے جواب میں مرزائی مناظر ہمارے سامنے مناظروں میں سوائے انٹ شنٹ اور موم کی ناک کی طرح گول مول پیش گوئیوں کے مرزا کا کوئی معجزہ، نشان یا کارنامہ نہیں بتا سکتے۔ (اختر)

میں اپدیش دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات گرامی سے دنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ نہ پہنچ سکا۔''

دوسرے جملہ میں انکشاف کیا جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ ثابت ہوا۔ پہلے جملے میں حضرت مسیح علیہ السلام کے وجود مقدس اور ان کی نبوت سے فائدہ کا کلیتاً انکار ہے۔ دوسرے جملہ میں کسی قدر فائدہ کا اقرار، سچ ہے۔

''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔''

(ست بچن مرزا غلام احمد قادیانی ص۳۱، خزائن ج۱۰ ص۱۴۳)

مرزائی بتائیں کہ مندرجہ بالا عبارت کے پیش نظر ان کا کیا عقیدہ ہے؟

(۱) کیا حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات اقدس سے دنیا کو کوئی روحانی فائدہ نہیں پہنچا؟

(۲) کیا حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت سے نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہوا؟

(۳) نقل کفر، کفر نہ باشد کیا اللہ تعالیٰ کو نبوت کے لئے کوئی موزوں شخص نہ مل سکا۔ جو ایسی ہستی کو نبی بنادیا کہ جس کی نبوت نے نقصان زیادہ کیا اور نفع کم دیا؟

(۴) نبوت باری تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے یا تباہ کن فتنہ؟

غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۴۴...... ''جو شخص کشمیر، سری نگر، محلّہ خان یار میں مدفون ہے۔ اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے۔ خدا تو بہ پابندی اپنے وعدہ کے ہر چیز پر قادر ہے۔ لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا۔ جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا۔''

(دافع البلاء ص۱۵، خزائن ج۱۸ ص۲۳۵)

قادیانیو! سر جوڑ کر بیٹھو اور سو بار سوچ کر بتاؤ کہ اوپر کی عبارت میں تمہارے نبی نے کیسی متضاد بات لکھ دی کہ ''خدا تو بہ پابندی اپنے وعدے کے ہر چیز پر قادر ہے۔'' کیا اس جملہ کا یہ مفہوم نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کو زمین پر بھیج سکتا ہے۔ جملے کے دوسرے حصے میں گوہر افشانی کی۔ ''لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا۔ جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔'' دیکھئے! آپ کے

’’قادیانی پیغمبر‘‘ نے کس بھونڈے طریق سے حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ نزول کا ایک ہی جملہ میں اقرار اور انکار کر دیا۔ کیا تمہارے عقیدہ کے مطابق تجسم خدا، تثلیث اور ابنیت کا فتنہ حضرت مسیح علیہ السلام کا برپا کیا ہوا ہے۔ کیا پولوسی مذہب کی ذمہ داری حضرت مسیح علیہ السلام پر عائد ہوتی ہے۔

شرمناک توہین

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

۴۵...... ’’وہ (مسیح ابن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے، تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۳۲۹، خزائن ج۱ ص ۴۴۱، ۴۴۲)

۴۶...... ’’اور اسلام نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھاتا ہے کہ خدا نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرام کار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں ابنیت کا حصہ رکھتا تھا۔ خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں۔ جیسے خسرہ، چیچک، دانتوں کی تکالیف وغیرہ۔ تکلیفیں وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آ گئی۔ وجہ یہ ہے کہ وہ (خداتعالیٰ) پہلے ہی اپنے فعل اور قول میں ظاہر کر چکا ہے کہ وہ ازلی ابدی اور غیر فانی ہے اور موت اس پر جائز نہیں۔ ایسا ہی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی عورت کے رحم میں داخل ہوتا اور خون حیض کھاتا اور قریباً نو ماہ پورے کر کے سیر ڈیڑھ سیر کے وزن پر عورتوں کی پیشاب گاہ سے روتا چلاّتا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر روٹی کھاتا اور پاخانہ جاتا اور پیشاب کرتا اور تمام دکھ اس فانی زندگی کے اٹھاتا اور آخر چند ساعت جان کندنی کا عذاب اٹھا کر اس جہان فانی سے رخصت ہو جاتا ہے۔‘‘ (ست بچن ص ۱۷۳، ۱۷۴، خزائن ج۱۰ ص ۲۹۸، ۲۹۸)

۴۷...... ’’مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہیں۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں! یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث

ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔‘‘

(نور القرآن نمبر۲ ص۱۱، خزائن ج۹ ص۳۹۲،۳۹۳)

۴۸...... ’’مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے (رام چندعاقل) سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔‘‘

(انجام آتھم ص۴۱، خزائن ج۱۱ ص۴۱)

ہم نے مشتے نمونہ ازخروارے مرزاغلام احمد قادیانی کی چند دلآزار اور توہین آمیز عبارات نقل کی ہیں کہ جن میں آنجہانی نے کھلے بندوں اللہ تعالیٰ کے سچے رسول حضرت مسیح علیہ السلام فداہ ابی وامی کی انتہائی تذلیل کی اور ان کی ذات گرامی کے متعلق بہتانات وافتراء کی اشاعت کی گئی ہے۔ رقابت کی وجہ سے مرزا قادیانی کا دل اور دماغ حضرت مسیح علیہ السلام کے بغض سے لبریز تھا۔ اس لئے اس نے ان کی مقدس ومطہر ہستی کی طرف شراب پینے اور خنزیر کھانے تک کی نسبت کردی۔ معاذ اللہ! استغفر اللہ!!

متنبّی قادیان نے لکھا ہے:

۴۹...... ’’یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال وحرام کی کچھ پرواہ نہ رکھے گا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۳۱)

کس قدر جھوٹ وافتراء کا مجموعہ ہے یہ عبارت۔ سچ ہے برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ اس خبیث عبارت کا ایک ایک لفظ کذب بیانی کا مرقع ہے۔ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آسمان سے تشریف لانے کے بعد سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل پیرا ہوں گے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ثابت ہے۔

۱...... حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: ’’وان عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل ما یحکم الا بشریعۃ محمد ﷺ‘‘ (فتوحات مکیہ ج۱ باب۱۴ ص۱۵۰)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ صرف حضرت نبی کریم ﷺ ہی کی

شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

۲...... حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''وکذالک عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل الی الارض لایحکم فینا الا بشریعة نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''

(الیواقیت والجواہر ج۲ص۳۸)

''اسی طرح جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے۔''

۳...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے:''حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو آخری رسول حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر عمل فرمائیں گے۔'' (مکتوبات شریف ج ثالث، مکتوب ہفتدہم ص۲۷)

پس مرزا غلام احمد کی محولہ بالا عبارت کذب وافتراء کا مجموعہ حضرت مسیح علیہ السلام سے بغض وعداوت کی آئینہ دار ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی اس عبارت کے لکھنے سے بہت پہلے تحریر کر چکا تھا لیکن''دروغ گورا حافظہ نباشد۔''

مرزا قادیانی نے لکھا تھا:''یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار ہی میں آگئے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۶۲۳، خزائن ج۳ص۴۳۶)

اسی مرزا نے''حقیقة الوحی'' کی مندرجہ بالا عبارت لکھنے سے قریباً ایک سال پہلے لکھا تھا۔

''پولوس نے پھر ایک اور گند (عیسائی) اس مذہب میں ڈال دیا کہ ان کے لئے سور کھانا حلال کر دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح، انجیل میں سور کو ناپاک قرار دیتے ہیں۔ تبھی تو انجیل میں ان کا قول ہے کہ اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو۔''

(چشمہ مسیحی ص۳۴، خزائن ج۲۰ص۳۷۵)

سور''تورات'' کی رو سے ابدی حرام تھا۔''

(کشتی نوح ص۶۰ حاشیہ، خزائن ج۱۹ص۶۵)

جب مرزا قادیانی خود تسلیم کرتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سور کو ناپاک سمجھتے تھے اور وہ

حضور نبی کریم ﷺ کی امت کے شمار میں ہیں، تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ان کی ’’حقیقت الوحی‘‘ کے مندرجہ بالا خبیث اور لعنتی الفاظ محض ان کی توہین وتذلیل ہی کے لئے لکھے ہیں۔

ہم نے چند عبارات نقل کی ہیں ورنہ مرزا قادیانی کے متعدد حوالہ جات ہیں، جن میں اس نے نبی معصوم حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ حالانکہ اسی مرزا نے لکھا ہے۔

۱...... تیر بر معصوم مے بارد خبیث بدگہر
آسماں رامے سزد گر سنگ بارد بر زمین

(فتح اسلام ص ۷۵، خزائن ج ۳ ص ۴۵)

۲...... بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۶۱، خزائن ج ۲۰ ص ۴۵۸)

۳...... ’’ہم مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۰۲، خزائن ج ۱ ص ۹۲)

۴...... ’’وہ بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ ومقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔‘‘ (البلاغ المبین ص ۱۹، مرزا غلام احمد کا آخری لیکچر، لاہور، ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۱۹)

۵...... ’’اسلام میں کسی نبی کی بھی تحقیر کفر ہے۔‘‘

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

مرزائی فریب

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات واقوال سے توہین حضرت مسیح علیہ السلام کی عبارات پیش کی جاتی ہیں تو امت مرزائیہ اپنے قادیانی ’’مسیح موعود‘‘ کو توہین مسیح علیہ السلام کی زد سے بچانے کے لئے مندرجہ ذیل فریب دیتی ہے:

پہلا فریب: مسیح موعود (مرزا غلام احمد ناقل) نے عیسائیوں کے بالمقابل انجیلی یسوع کے متعلق قدرے سخت الفاظ تحریر کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں سخت الفاظ استعمال نہیں کیا۔

جواب: یسوع، مسیح ایک ہی برگزیدہ ہستی کا اسم گرامی ہے۔ عیسائی انہیں خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور ہم مسلمان انہیں اللہ تعالیٰ کا نبی ورسول مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:''قالت النصری المسیح ابن الله (التوبہ:۳۰)'' ﴿عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ کیا انہیں مسیح علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، عیسائی خدا کا بیٹا نہیں کہتے؟ کیا انہیں مسیح علیہ السلام کو ثالث ثلثہ نہیں مانتے؟﴾

یہ قادیانیوں کا فریب کارانہ پروپیگنڈا ہے کہ ان کے مرزا نے عیسائیوں کے یسوع کے متعلق سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی تو وہ عزت کرتا تھا۔ یسوع اور مسیح ایک ہی تھا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

۱...... ''جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیاء اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔'' (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲)

۲...... ''لیکن جب چھ سات مہینہ کا حمل نمایاں ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔''

(چشمہ مسیحی ص۲۶، خزائن ج۲۰ ص۳۵۵،۳۵۶)

۳...... ''ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام، جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں، تیس برس تک موسیٰ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا۔''

(چشمہ مسیحی ص۴۰ حاشیہ، خزائن ج۲۰ ص۳۸۱)

۴...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔''

(راز حقیقت ص۱۹، خزائن ج۱۴ ص۱۷۱)

۵...... ''حضرت یسوع مسیح کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترکہ جائیداد کی طرح ہے۔'' (تحفہ قیصرہ ص۱۸، خزائن ج۱۲ ص۲۷۵)

۶...... ’’اس خدا کے دائمی پیارے[۱] اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جس کا نام یسوع ہے، یہودیوں نے تو اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے برے مفہوم کو جائز رکھا۔‘‘ (تحفہ قیصرہ ص۱۷، خزائن ج۱۲ ص۲۷۴)

۷...... ’’مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

اللہ تعالیٰ نے مرزا کے قلم پر تصرف فرما کر اس سے حق کا اظہار کروادیا کہ انجیلی یسوع اور حضرت مسیح علیہ السلام ایک ہی برگزیدہ نبی کا نام ہے۔ مرزا نے لکھا ہے:

۸...... ’’یہ تو مجھ کو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ عیسائی مذہب اسی دن سے تاریکی میں پڑا ہوا ہے جب سے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کی جگہ دی گئی ہے۔‘‘

(حجۃ الاسلام لاہوری ایڈیشن ص۱۴، خزائن ج۶ ص۵۶)

۹...... ’’اوران (یہود) کی حجت یہ ہے کہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام صلیب دیئے گئے۔‘‘

(ایام الصلح طبع اوّل ص۱۱۷، خزائن ج۱۴ ص۳۵۳)

۱۰...... ’’(مباہلہ میں) عیسائی یہ کہے کہ وہ عیسیٰ مسیح ناصری، جس پر میں ایمان لایا ہوں، وہی خدا ہے۔ ایسا ہی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) دعا کرے گا کہ اے کامل اور بزرگ خدا میں جانتا ہوں کہ درحقیقت عیسیٰ مسیح ناصری تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے۔ خدا ہرگز نہیں۔‘‘

(حجۃ الاسلام ص۲۳، خزائن ج۶ ص۷۰)

۱۱...... ’’ڈوئی یسوع مسیح کو خدا جانتا ہے مگر میں ایک عاجز بندہ مگر نبی مانتا ہوں۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۲ء ص۳۴۴)

ان عبارات میں مرزا قادیانی نے غیر مبہم الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ یسوع اور مسیح ایک ہی عظیم الشان نبی کے نام ہیں۔ پس عیسیٰ، یسوع، مسیح کسی نام سے گالیاں دی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی کی توہین ہوگی۔

[۱] مرزا غلام احمد نے ہندوستان اور انگلستان کی فرماں روا ملکہ وکٹوریہ کو عاجزانہ اور خادمانہ انداز میں عرض داشت بھیجی ہے۔ جسے ’’تحفہ قیصرہ‘‘ کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس میں جناب یسوع کو دائمی، پیارے وغیرہ القاب سے یاد کیا۔ یہ ہے ایک متنبّی کی چاپلوسی اور خوشامد۔

دوسرا فریب: مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے اس یسوع کے متعلق سخت الفاظ لکھے ہیں، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

جواب: جناب یسوع مسیح کی نسبت کذب بیانی کی انتہاء ہے کہ انہوں نے الوہیت یا ابنیت کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ’’حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افتراء جو ان پر کیا گیا وہ یہی ہے۔‘‘ (تحفہ قیصرہ ص۱۶، خزائن ج۱۲ص۲۷۳)

تیسرا فریب: مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے یسوع کی خیالی تصویر یا فرضی یسوع کی مذمت کی ہے۔

جواب: فرضی یسوع کی اصطلاح قادیانیوں کی فریب کاری کی بیّن دلیل ہے۔ خیالی، فرضی اور موہوم وجود کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ’’مستور الحال مفقود الخبر فرضی اور خیالی نام کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔‘‘

(نور القرآن حصہ دوم ص۱۵، خزائن ج۹ص۳۹۸،۳۹۹)

مرزائی بتائیں کہ خیالی تصویر یا فرضی یسوع کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یا سرور کائنات ﷺ نے حدیث میں کچھ کیوں نہ فرمایا؟ کیا اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کو فرضی یسوع کا علم نہ تھا؟

مرزائی کیوں نہیں سوچتے کہ ان کے نبی نے اگر فرضی اور خیالی یسوع کی پردہ دری کی ہے تو یہ عیسائیوں کے لئے حجت اور قابل تسلیم کیسے ہوگی؟ ان پر حجت تب ہوتی، جب حقیقی یسوع مسیح کے متعلق لکھا جاتا ہے۔

چوتھا فریب: مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے بائبل کے حوالوں سے یسوع کی پوزیشن واضح کی ہے۔

جواب: قادیانی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔ بات بات پر پینترا بدلتے ہیں۔ کبھی لکھتے ہیں کہ مرزا نے خیالی اور فرضی یسوع کے متعلق لکھا ہے کہ کبھی کہتے ہیں کہ اس نے بائبل کے حوالہ جات سے یسوع کی حقیقت بیان کی ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ یہودیوں کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ کبھی بتاتے ہیں کہ الزامی جواب دیا گیا۔ انہیں کسی ایک جواب پر اطمینان نہیں۔ سچ ہے کہ حق سے روگردانی کرنے والوں کو ہر قدم پر ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔ بائبل کا

نام لے کر اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین ’’قادیانی نبوت‘‘ کا شاہکار ہے۔ بائبل کے متعلق قادیانی مرزا نے لکھا ہے:

۱...... ’’سچ بات تو یہ ہے کہ وہ کتابیں (تورات وانجیل) آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہوچکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے۔ جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے۔ پس جب کہ بائبل محرف مبدل ہوچکی۔‘‘ (چشمہ معرفت حصہ دوم ص۲۵۵، خزائن ج۲۳ ص۲۶۶)

۲...... ’’قرآن نے انجیل اور تورات کو محرف ومبدل اور ناقص اور ناتمام قرار دیا۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۹، خزائن ج۱۸ ص۲۳۹)

۳...... ’’غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہوکر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پیروی میں کچھ بھی برکت نہیں۔ خدا کا جلال اس شخص کو ہرگز نہیں ملتا جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہے۔ بلکہ یہ انجیلیں حضرت مسیح کو بدنام کر رہی ہیں۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۳، خزائن ج۱۵ ص۱۴۲)

ثابت ہوا کہ بقول مرزا قادیانی بائبل محرف ومبدل اور حضرت مسیح کو بدنام کرنے والی ہے۔ اس لئے اسے حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات گرامی کے لئے حجت قرار دینا محض دھوکا اور فریب ہے۔

پانچواں فریب: مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے یہودیوں کے اعتراض نقل کئے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے: ’’جو اس فاضل یہودی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیوں پر اعتراض کئے ہیں، وہ نہایت سخت اعتراض ہیں بلکہ وہ ایسے اعتراض ہیں کہ ان کا ہمیں بھی جواب نہیں آتا۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۵، خزائن ج۱۹ ص۱۱۱)

جواب: یہ مرزائیوں کا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس نبی کے متعلق یہودیوں کے اعتراضات نقل کرنے سے مرزا کا مقصد حضرت مسیح علیہ السلام کی تنقیص واہانت تھی۔ جیسا کہ قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے لکھا:

۱...... ’’کسی کو گالی دینے کا ایک طریق یہ بھی ہوا کرتا ہے کہ دوسرے کی طرف گالی منسوب کر کے اس کا ذکر کیا جائے۔ جیسے کوئی شخص کسی کو اپنے منہ سے تو حرامزادہ نہ کہے۔ مگر

یہ کہہ دے کہ فلاں شخص آپ کو حرامزادہ کہتا تھا۔ یہ بھی گالی ہوگی، جو اس نے دوسرے کو دی۔ گو دوسرے کی زبان سے دلائی۔'' (احرار کو مباہلہ کا چیلنج ص۱۰)

۲...... مرزاغلام احمد لکھتا ہے: ''جو بات دشمن کے منہ سے نکلے، وہ قابل اعتبار نہیں۔''

(اعجاز احمدی ص۲۵، خزائن ج۱۹ص۱۳۴)

چھٹا فریب: مسیح موعود (مرزاغلام احمد قادیانی) نے حضرت مریم صدیقہ کی والدہ کے بارے میں ہرگز نہیں بلکہ اس خاندان کی دور کی تین عورتیں تمر، راحاب اور بنت سبع کا ناگفتہ بہ ذکر فرمایا ہے، مگر نہ ازخود بلکہ بائبل کے حوالے سے۔

جواب: کس قدر دجل وفریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کی تذلیل کرنے کے لئے بائبل کی پناہ لی جارہی ہے کہ جس کتاب میں یہودیوں نے تغیر وتبدل کیا ہے۔

قادیانی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید یا اللہ تعالیٰ کے آخری مقدس رسول حضرت نبی کریم ﷺ نے حدیث میں فرمایا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک! حضرت مسیح علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کنجریاں تھیں؟ کیا ایک نبی کی تذلیل کی غرض سے محرف ومبدل کتاب کے توہین آمیز حوالے کی تصدیق وتوثیق کفر بواح نہیں؟ مرزاغلام احمد قادیانی نے انبیاء علیہم السلام کے حسب ونسب کے متعلق لکھا ہے۔

''اور خدا نے اماموں کے لئے چاہا کہ وہ ذونسب ہوں تاکہ لوگوں کو ان کی کمی نسب کا تصور کر کے نفرت پیدا نہ ہو...... اسی طرح خدا کی سنت اس کے نبیوں میں ہے، جو قدیم زمانہ سے جاری ہے۔ بس ڈرو اور دیکھو۔'' (اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ص۱۸۳،۱۸۴)

جب مرزاقادیانی کے قول کے پیش نظر تمام انبیاء علیہم السلام کا نسب اعلیٰ اور بے داغ ہوتا ہے اور اس کی تحریر کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کنجریاں تھیں تو نتیجہ صاف ہے کہ بقول مرزا حضرت مسیح علیہ السلام نبی نہ تھے۔ اگر مرزاغلام احمد حضرت مسیح علیہ السلام کی تین دادیوں اور نانیوں کو زانیہ عورتیں سمجھتا تھا تو معاذ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت ثابت نہیں ہوتی اور اگر یہ بائبل کا اتہام وبہتان تھا تو مرزاقادیانی نے اس کی تردید کیوں نہ کی؟ بلکہ توثیق کی ہے جیسا کہ اس نے لکھا ہے: ''اس سے عجیب تر یہ کہ کفارہ یسوع کی دادیوں اور نانیوں کو بھی بدکاری سے نہ بچاسکا۔ حالانکہ ان کی بدکاریوں سے یسوع کے گوہر

فطرت پر داغ لگتا تھا۔‘‘ (ست بچن ص۱۴۸ تا ۱۵۶، خزائن ج۱۰ص۲۹۲)

ساتواں فریب: مسیح موعود (مرزاغلام احمد قادیانی) نے جو یسوع مسیح کی دو حقیقی بہنوں کا ذکر کیا ہے، یہاں حقیقی مجازی یا محض روحانی ’’انما المومنون اخوة‘‘ کے بالمقابل ہے نہ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سب کا ایک ہی باپ اور ایک ہی ماں تھی۔

جواب: یہ مرزائیوں کا بہت بڑا دجل وفریب ہے۔ مرزا قادیانی کی عبارت میں حقیقی بہنیں، مجازی یا محض روحانی کے مقابل نہیں۔ بلکہ جسمانی اور ایک ماں باپ کی اولاد مراد ہے۔ مرزا قادیانی نے خود تصریح کی ہے۔

’’یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔‘‘

(کشتی نوح ص۱۶ حاشیہ، خزائن ج۱۹ص۱۸)

ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے حقیقی بہن بھائیوں کی اصطلاح اخیافی اور علاّتی کے مقابلہ پر استعمال کی ہے، نہ کہ مجازی یا روحانی کے مقابلہ پر۔

آٹھواں فریب: مسیح موعود (مرزاغلام احمد قادیانی) نے یسوع مسیح کے متعلق چند سخت الفاظ تحریر کئے ہیں تو ان سے پہلے مولانا رحمت اللہ صاحب اور مولانا آل حسن صاحب نے بھی عیسائیوں کو الزامی جواب دیتے ہوئے یسوع مسیح کے متعلق بعض ایسے ہی سخت الفاظ لکھے ہیں۔

جواب: اگر بالفرض ان حضرات کے ایسے ہی الفاظ ہوں، تو بھی وہ مرزا قادیانی کے لئے وجہ جواز نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ مرزاغلام احمد قادیانی نے اکابرین امت کے متعلق تحریر کیا ہے۔ ’’ہمارے مخالف سخت شرمندہ اور لاجواب ہوکر آخر کو یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ایسا ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ نہیں سوچتے کہ وہ بزرگ معصوم نہ تھے، بلکہ جیسا کہ یہودیوں کے بزرگوں نے پیش گوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی، ان بزرگوں نے بھی ٹھوکر کھائی۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ص۱۲۴، خزائن ج۲۱ص۲۹۰)

مرزا قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ بزرگان امت معصوم نہ تھے اور انہوں نے یہودیوں کی طرح ٹھوکر کھائی۔ لیکن مرزائی تو ’’قادیانی نبی‘‘ کو معصوم سمجھتے ہوں گے۔ پس مرزائی بتائیں کہ ان کے نبی نے یہود کی پناہ کیوں لی؟ یہود کے نقش قدم پر کیوں چلا؟ اچھا

مسیح موعود ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کا طریق تبلیغ چھوڑ کر بقول خود یہودیوں کی پیروی کرتا ہے۔کیا حضور سرور کائنات ﷺ نے عیسائیوں کو الزامی جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق درشت الفاظ فرمائے تھے؟

نواں فریب: جب ’’مسیح موعود‘‘ (مرزا غلام احمد قادیانی) اپنے آپ کو مثیل مسیح فرماتے ہیں تو حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کیسے کر سکتے تھے۔

جواب: مرزائی کس قدر سادہ لوح ہیں۔یہ بھی تک امکان کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی سے توہین حضرت مسیح علیہ السلام کا وقوع ثابت ہو چکا ہے۔ توہین کیسے کر سکتے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ جذبہ رقابت کے تحت انسان کیا کچھ نہیں کرتا۔واضح حقیقت ہے کہ مسیحیت مرزا کی تکمیل تب تک نہ ہوسکتی تھی جب تک حضرت مسیح علیہ السلام کی تنقیص کر کے ان پر اپنی برتری ثابت نہ کی جاتی۔

دسواں فریب: ’’مسیح موعود‘‘ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی متعدد کتب وتحریرات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی ہے اور انہیں نبی تسلیم کیا ہے۔ظاہر ہے کہ جس کی تعریف کی جائے اس کی توہین نہیں کی جاسکتی۔

جواب: قادیانیوں کے مسیح موعود کی بے شمار متضاد تحریرات ہیں۔توحید، رسالت، ولادت، حضرت مسیح علیہ السلام بلا باپ، حیات حضرت مسیح علیہ السلام، تعریف نبوت، ختم نبوت، دعویٰ نبوت، تعریف محدثیت، دعویٰ محدثیت، دعویٰ مسیحیت، معجزات صداقت، بائبل، صداقت وید کون سا مسئلہ ہے جس میں مرزا قادیانی نے دورنگی چال نہیں چلی۔ہیرا پھیری اور تضاد سے اس کی کتابیں اٹی پڑی ہیں۔حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس نے اپنی کتب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی بتایا ہے اور ان کی تعریف بھی کی ہے۔ہمارا تأثر یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے تین وجوہ کے باعث حضرت کی تعریف کی ہے۔اوّل: مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے، دوم: ’’ملکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند‘‘ اور برطانوی حکومت کو خوش کرنے کے لئے جیسا کہ ستارہ قیصرہ اور تحفہ قیصرہ سے ظاہر ہے۔ سوم: اپنے آپ کو منصف مزاج ثابت کرنے کے لئے جیسا کہ اس نے لکھا ہے: ’’شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو (کسی کی برائی۔ناقل) کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ لے آتے ہیں۔گویا وہ منصف مزاج ہیں۔‘‘ (ست بچن ص۱۳ احاشیہ، خزائن ج۱۰ ص۱۲۵)

مرزا قادیانی نے خود بتادیا کہ کسی کی برائی بیان کرنے سے پہلے اس کی تعریف کر لی جائے تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ شخص منصف مزاج ہے۔ اس نے اپنے مخالف کی خوبیاں اور برائیاں دونوں بیان کردی ہیں۔ اگر صرف برائیاں ہوں، تو لوگ دشمنی پر محمول کریں گے۔ مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اپنے اسی نظریہ پر عمل کیا ہے۔

گیارھواں فریب: ''میں نے اس قصیدے میں جو امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت لکھا ہے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بیان کیا ہے۔ یہ انسانی کارروائی نہیں۔ خبیث ہے وہ انسان، جو اپنے نفس سے کاملوں اور راستبازوں پر زبان دراز کرتا ہے۔''

(اعجاز احمدی ص۴۸، خزائن ج۱۹ ص۱۴۹)

جواب: بعض چالاک انسان گناہ خود کرتے ہیں اور اپنے آپ کو قانون کی زد سے بچانے کے لئے اپنا جرم کسی دوسرے ناکردہ گناہ کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کسی ایسے ہی عیار سے سبق پڑھا کہ توہین خود کرو، ذمہ کسی اور کے لگادو۔ اوپر کی عبارت میں واشگاف الفاظ میں لکھ دیا کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق جو زبان درازی اور توہین کی گئی ہے یہ میری طرف سے نہیں۔ ہاں! جناب تو بتادیجئے کہ یہ توہین کس کی طرف سے ہے؟ خدائے رحمٰن کی طرف سے ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ رحمٰن نے قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کے فضائل وکمالات بیان فرمائے ہیں۔ امت مرزائیہ اپنے نبی کی کسی تحریر سے بتائے کہ مرزا قادیانی کا یہ اعجاز اور الہام کس کی طرف سے تھا؟

بارھواں فریب: عیسائی پادریوں نے اپنی تصانیف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کی تھی۔ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غیرت تھی۔ اس لئے انہوں نے عیسائیوں کو جواب دیتے ہوئے الزاماً ان کے یسوع کے متعلق قدرے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

جواب: ہم گزشتہ صفحات میں مرزا قادیانی کی تحریرات سے ثابت کر چکے ہیں کہ جناب یسوع اور حضرت مسیح علیہ السلام دو جداگانہ شخصیتیں نہ تھیں۔ ایک ہی مقدس ہستی کے دو نام تھے۔ یہ بھی صریح جھوٹ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے غیرت تھی۔ مرزا قادیانی اور غیرت، دو متضاد حقیقتیں تھیں۔ مرزا قادیانی نے

آریوں، پادریوں کے متعلق لکھا ہے کہ: ’’اور بہتوں نے اپنی بدذاتی اور مادری بدگوئی سے ہمارے نبی ﷺ پر بہتان لگائے۔ یہاں تک کہ کمال خباثت اور اس پلیدی سے جوان کے اصل میں تھی، اس سید المعصومین پر سراسر دروغ گوئی کی راہ سے زنا کی تہمت لگائی۔ اگر غیرمند مسلمانوں کو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہ ہوتا تو ایسے شریروں کو جن کے افتراء میں یہاں تک نوبت پہنچی، وہ جواب دیتے جوان کی بداصلی کے مناسب حال ہوتا۔ مگر شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداریاں ہروقت روکتی رہتی ہیں۔ وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسری گال پر عیسائیوں کو کھانا چاہئے تھا۔ ہم لوگ گورنمنٹ کی اطلاع میں محو ہوکر پادریوں اوران کے ہاتھ کے اکسائے ہوئے آریوں سے کھا رہے ہیں۔ یہ سب بردباریاں ہم اپنے محسن گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں اور کریں گے۔‘‘

(آریہ دھرم ص۵۸،۵۹، خزائن ج۱۰ ص۸۰،۸۱)

قادیانیو! بتاؤ کہ:

۱…… تمہارے مسیح موعود (مرزاغلام احمد قادیانی) کو برطانوی عیسائی حکومت کی پاسداری اور بردباریاں مقدم تھیں یا حضور سرور کائنات ﷺ کی توہین کا انتقام تھا؟

۲…… مرزا قادیانی نے بقول خود ایسے ’’شریروں اور خبیثوں‘‘ کو ان کی ’’بداصلی‘‘ کے مناسب جواب کیوں نہ دیا۔

۳…… کیا حضور سرور کائنات ﷺ فداہ ابی وامی کی انتہائی توہین کو مرزا قادیانی نے اپنی محسن گورنمنٹ کی خاطر برداشت کر کے حضور ﷺ کے لئے غیرت وحمیت کا ثبوت دیا۔ اگر ایسی ’’پاسداریوں اور بردباریوں‘‘ کا نام غیرت ہے تو بے غیرتی کس بلا کا نام ہے؟

مسلمانوں کا وحشیانہ جوش

یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ عیسائیوں کے خلاف رسائل ومضامین شائع کرنے سے مرزا قادیانی کی غرض وغایت پادریوں کے جاہلانہ حملوں سے اسلام کی مدافعت اور حضور سرور کائنات ﷺ کی عزت ووقار کی حفاظت نہ تھی۔ بلکہ اس کا مقصد ’’برطانوی حکومت کی خدمت‘‘ اور وحشی مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنا تھا۔ اس نے لکھا ہے: ’’میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حد

اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ ''نور افشاں'' میں، جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے۔ نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ یہ شخص ڈاکو تھا، چور تھا اور بایں ہمہ جھوٹا تھا اور لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو، تب میں نے ان کے جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تاکہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔ (حاشیہ ان مباحثات کی کتابوں سے ایک یہ بھی مطلب تھا کہ برٹش انڈیا اور دوسرے ملکوں پر بھی اس بات کو واضح کیا جائے کہ ہماری گورنمنٹ نے ہر ایک قوم کو مباحثات کے لئے آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خصوصیت پادریوں کی نہیں) تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے، جن میں کمال سختی سے، بدزبانی کی گئی تھی۔ چند ایسی کتابیں لکھیں، جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی۔ کیونکہ میرے کانشس (ضمیر ناقل) نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں، ان کے غیظ وغضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریق کافی ہوگا۔ کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔ سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا، یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔''

(حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست مندرجہ تریاق القلوب ص ۳۰۸، ۳۰۹، خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۰، ۴۹۱)

مرزا غلام احمد کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ناشائستہ اور توہین آمیز عبارات لکھنے سے اس کا مقصد برطانوی حکومت کی خدمت تھی۔ اسے اندیشہ ہوا کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات اقدس کے متعلق عیسائیوں کی بدزبانی سے غیرت مند مسلمان[1] مشتعل ہو کر امن عامہ میں خلل انداز ہوں گے تو ہندوستان میں برطانوی حکومت کے لئے مشکلات پیدا ہوں گی۔ مرزا کے عندیہ کے مطابق حضور آقائے دو جہاں ﷺ

[1] مسلمانوں سے مرزا قادیانی کی مراد مرزائی گروہ ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مریدوں کے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا۔ (اختر)

کی ناموس کے تحفظ کے لئے جو مسلمان بے قرار ہو کر ایجی ٹیشن کریں گے، وہ سب سریع الغضب اور وحشی ہوں گے۔ ان وحشی مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے آسان تدبیر یہ ہے کہ عیسائیوں کے منجی یسوع مسیح کے متعلق سخت تحریریں شائع کی جائیں تاکہ عوض معاوضہ گلہ ندارد کے مقولہ کے مطابق ''وحشی مسلمان'' یہ سمجھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائیوں سے حضرت نبی کریم ﷺ کی توہین کا بدلہ لے لیا ہے۔ اس طرح عاشقان رسول کریم ﷺ اور بقول مرزا ''وحشی مسلمانوں'' کے جوش کو ٹھنڈا کیا جائے۔ تاکہ برطانوی حکومت کے لئے کوئی الجھن اور مشکل پیدا نہ ہو۔

<u>تیرہواں فریب:</u> عیسائی پادریوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کے متعلق سخت توہین آمیز مضامین اور کتب شائع کیں تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ان کو جواب دیتے ہوئے الزامی طور پر یسوع مسیح کے متعلق سخت الفاظ لکھے۔

<u>جواب:</u> مرزا غلام احمد قادیانی کا الزاماً بدزبانی اور گالیاں دینے کا طریق قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ قرآن مجید شاہد ہے کہ یہود ونصاریٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو جادوگر اور کاذب کہا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یا حضور ﷺ نے حدیث میں الزاماً حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی سخت الفاظ استعمال نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۱...... ''مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں، ویسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔'' (تریاق القلوب ص۳۰۹، خزائن ج۱۵ ص۴۹۱)

۲...... ''بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر، جو آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے، حضرت عیسیٰ کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔''

(فتاویٰ مسیح موعود ص۲۳۶، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۴۴)

قادیانیو! تمہارے ''مسیح موعود'' نے عیسائیوں کے مقابل حضرت مسیح علیہ السلام کی شان اقدس کے متعلق بدزبانی کر کے اپنی جہالت پر مہر تصدیق ثبت کی ہے یا نہیں؟ یہ بھی بتاؤ

کہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ نے پادریوں اور عیسائیوں کے مقابل الزاماً مرزا غلام احمد قادیانی جیسا طرز کیوں اختیار نہ کیا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ عیسائی پادری حضور ﷺ کے متعلق انتہائی بدزبانی، فتراء پردازی اور کذب بیانی کا مظاہرہ کریں گے۔

چودھواں فریب: مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ''ہماری قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے، وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔''

(چشمہ مسیحی ص ب حاشیہ، خزائن ج۲۰ ص۳۳۶)

جواب: مرزا قادیانی کے ان الفاظ سے یہ نتائج ظاہر ہوئے۔

۱...... ''یسوع کے نام سے مرزا قادیانی نے جتنی گالیاں دیں اور بدزبانی کی وہ سب حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات مقدس سے متعلق تھیں۔''

۲...... ''دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے۔'' یہی تو ہماری دعویٰ ہے جس کی تصدیق خود مرزا نے کر دی کہ وہ یہودیوں کے نقش قدم پر چلتا رہا۔ جس طرح ملعون یہودیوں نے حضرت مریم اور مسیح علیہ السلام پر بہتان عظیم لگا کر ان کی توہین کی۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی اسی طریق پر عمل کیا۔

قادیانیو! جس طرح تمہارے نبی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بقول خود یہودیوں کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اسی طرح ہم مرزا قادیانی کے متعلق مسلمانوں، عیسائیوں اور آریہ سماجوں کے الفاظ نقل کریں تو تمہیں ناگوار تو نہ ہوگا؟ جواب لکھنے سے پہلے اپنے نبی کی کتاب (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۲،۱۵۳، خزائن ج۲۲ ص۵۹۰،۵۹۱) کا مطالعہ کر لینا۔

پندرھواں فریب: مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے حضرت مریم کی تعریف کی ہے اور انہیں صدیقہ لکھا ہے۔

جواب: حضرت مریم کی توہین کے حوالہ جات ہم گزشتہ صفحات میں نقل کر چکے ہیں۔ لفظ صدیقہ کے متعلق مرزا قادیانی کا بیان ہے۔ ''مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا۔ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی

ہے۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے، جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں۔''بھر جائی کانئے سلام آکھنا واں'' جس سے مقصود ''کانا'' ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے۔ جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۲۰، مرتبہ بشیر احمد ایم.اے، پسر مرزا غلام احمد قادیانی)

استغفراللہ! حضرت مریم کی نسبت کس قدر بغض وعداوت کا اظہار اور ان کی صدیقیت کا انکار ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے فضائل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعدد فضائل وکمالات بیان فرمائے ہیں۔ان میں سے چند یہاں تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ عامتہ المسلمین اندازہ لگاسکیں کہ قرآن حکیم کے بیان کردہ حقائق اور مرزا قادیانی کے بیان کردہ ہفوات میں کس قدر بعد ہے۔

حضرت مریم کی فضیلت

۱...... ''ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا وصدقت بکلمت ربها وکتبه وکانت من القنتین (التحریم:۱۲)'' ﴿اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی، پھر ہم نے اس میں (اپنی مخلوق) روح پھونک دی اور وہ اپنے پروردگار کے کلمات کی اور اس کتابوں کی تصدیق کرتی تھی اور وہ طاعت گزاروں میں سے تھی۔﴾

۲...... ''واذ قالت الملئکة یمریم ان اللہ اصطفک وطهرک واصطفک علی نساء العلمین (آل عمران:۴۲)'' ﴿اور جس وقت ملائکہ نے کہا کہ اے مریم یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم کو چن لیا اور تم کو یقیناً پاک قرار دیا اور تم کو زمانے بھر کی عورتوں سے برگزیدہ کیا۔﴾

پیدائش بغیر باپ

۳...... ’’ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون (آل عمران:۵۹)‘‘ ﴿بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال آدم (علیہ السلام) کی سی مثال ہے۔ اس کو مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا، پس وہ ہو گیا۔﴾

حضرت مسیح علیہ السلام کی رسالت اور چند فضائل

۱...... ’’انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القھا الی مریم وروح منہ (النساء:۱۷۱)‘‘ ﴿مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ تعالیٰ کا ایک رسول ہی ہے اور اس کا کلمہ جس کو اس نے مریم تک پہنچایا تھا اور اس کی طرف سے ایک (پیدا کی ہوئی) روح ہے۔﴾

۲...... ’’اذ قالت الملئکۃ یمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم وجیھا فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین (آل عمران:۴۵)‘‘ ﴿جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنے ایک کلمہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ بشارت دیتا ہے اور وہ دنیا اور آخرت میں بلند مرتبہ والا اور اللہ تعالیٰ کے مقربین میں ہے۔﴾

۳...... ’’ولنجعلہ ایۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا (مریم:۲۱)‘‘ ﴿اور تاکہ ہم اسے (مسیح) کو لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ امر فیصلہ شدہ ہے۔﴾

۴...... ’’وجعلنھا وابنھا ایۃ للعلمین (الانبیاء:۹۱)‘‘ ﴿اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے مسیح کو تمام جہانوں کے لئے ایک معجزہ بنایا۔﴾

۵...... ’’ان ھو الا عبد انعمنا علیہ وجعلنہ مثلاً لبنی اسرائیل (زخرف:۵۹)‘‘ ﴿وہ مسیح نہیں ہے مگر برگزیدہ بندہ جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لئے مثال بنایا۔﴾

۶...... ’’ویعلمه الکتب والحکمة والتورة والانجیل (آل عمران:۴۸)‘‘
﴿اور اللہ تعالیٰ مسیح کو الکتاب (قرآن) الحکمت (حدیث) اور توراۃ اور انجیل سکھائے گا۔﴾

معجزات مسیح علیہ السلام

۱...... ’’واتینا عیسیٰ ابن مریم البینت وایدنه بروح القدس (البقرہ:۲۵۳)‘‘ ﴿اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی۔﴾

۲...... ’’ویکلم الناس فی المهد وکهلا ومن الصلحین (آل عمران:۴۶)‘‘ ﴿اور وہ (مسیح) پیدا ہوتے ہی اور کہولت میں (معجزانہ) لوگوں سے باتیں کرے گا اور وہ صالحین سے ہوگا۔﴾

۳...... ’’انی قد جئتکم بایة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کهیة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وابری الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لایة لکم ان کنتم مومنین (آل عمران:۴۹)‘‘ ﴿میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی کے پرندے کی صورت بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑتا ہوا جانور ہو جاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو اس کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اگر تم مومن ہو تو یقیناً اس میں تمہارے لئے نشانی موجود ہے۔﴾

انتباہ: اگر مرزائیوں نے ہمارے بیان کردہ حقائق کو اپنی روایتی دھوکہ دہی سے جھٹلانے کی کوشش کی تو ان شاء اللہ ان کے فریب کا پردہ چاک کر کے رکھ دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی ﷺ کی ذات اقدس پر لگائے گئے الزامات کا جواب دینا مسلمان کا فرض اوّلین ہے۔

قیامت خیز افسانہ ہے پر درد و غم میرا   نہ کھلواؤ زباں میری نہ اٹھواؤ قلم میرا

خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

اور

مرزا قادیانی

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ہم اپنی اس ناچیز تالیف کو حضرت الحاج نواب سر صادق محمد صاحب مرحوم ومغفور، سابق والئی ریاست بہاولپور کی ذات گرامی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جن کے عہد معدلت گستر میں ایک مقدمہ تنسیخ نکاح کے سلسلہ میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور ان کے جانشینوں کو عظمت دین کے لئے کام کی توفیق دے۔ آمین! لال حسین اختر

ناظم اعلیٰ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا اور سرور کائنات سید الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمتہ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر ختم کردیا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

الف...... ’’**کنت اوّل النّبیین فی الخلق واخرھم فی البعث**‘‘ میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب سے آخری ہوں۔

(کنزالعمال ج۶ ص۱۱۳، الدرالمنثور ج۵ ص۸۴ تحت آیت میثاق، ابن کثیر ج۸ ص۸۹)

ب...... ’’**عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ ﷺ اوّل الانبیاء آدم وآخرھم محمد ﷺ اجمعین**‘‘

(الاوائل الطبرانی ۱۳، جامع الاحادیث للسیوطی ج۳۸ ص۳۵۵، کنزالعمال ج۱۶ ص۱۳۶)

ج...... ’’**قال رسول اللہ ﷺ، وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی، ھذا حدیث صحیح**‘‘ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری امت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے۔ جن میں سے

ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(ترمذی ج۲ص۴۵رقم ۲۲۱۹، مشکوٰۃ کتاب الفتن، الدرالمنثور ج۵ص۲۰۵، مسند احمد ج۵ص۲۷۸رقم ۲۲۴۵۲)

''بخاری شریف، کتاب الفتن رقم ۷۱۲۱'' میں دجالون کذابون قریب من ثلاثین کے الفاظ ہیں۔ حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی اس عظیم پیش گوئی کے مطابق جھوٹے مدعیان نبوت کا سلسلہ مسیلمہ کذاب سے شروع ہوا۔ غلام احمد قادیانی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

حضور ﷺ نے اپنے بعد مدعیان نبوت کو ''دجال وکذاب'' (بہت بڑے دھوکہ باز وفریب کار اور عظیم افتراء پرداز) قرار دیا ہے۔ ہم نے بارہا اعلان کیا ہے اور بے شمار مناظروں میں مرزائیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ تم ''وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام''، ''اجرائے نبوت'' اور ''صدق مرزا'' کے سلسلہ میں غلام احمد قادیانی کی کوئی ایک عبارت یا کوئی ایک دلیل ایسی پیش کرو کہ جس میں دھوکہ دہی اور کذب بیانی نہ ہو۔ آج تک کوئی مرزائی ہمارے اس مطالبہ کا جواب نہیں دے سکا اور ان شاءاللہ العزیز! نہ آئندہ دے سکے گا۔ ''ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا'' ہمارا ناقابل تردید دعویٰ ہے کہ قادیانی کے عقائد ودعاوی کی متعلقہ ہر عبارت ہر دلیل اور ہر مقالہ دجل وفریب اور کذب وافتراء کا مرقع ہوتا ہے۔

مرزائیوں کی فریب کاری

مرزائیوں نے اپنی روایتی فریب کاری سے گزشتہ ایام میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت جھوٹ وافتراء کا ایک پلندہ ''شہادات فریدی'' سابق ریاست بہاولپور میں بہ تعداد کثیر تقسیم کیا ہے۔ جس میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور غلام احمد قادیانی کے جعلی ملفوظات اور خط وکتابت شائع کر کے عامۃ المسلمین کو یہ تأثر دینے کی ناکام اور ناروا کوشش کی ہے کہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مجددیت، مہدیت اور نبوت

کے مصدق اور پیرو تھے۔ مرزائی نبوت کا یہ نیا مکارانہ شاہکار نہیں بلکہ پرانا بدبودار جھوٹ ہے جو آج سے ۳۵ سال پہلے جناب محمد اکبر خان صاحب ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور کی عدالت میں مقدمہ فسخ نکاح عبدالرزاق مرزائی پیش کیا گیا تھا۔ جس کا جواب اسی وقت حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے کرام نے شائع کر کے قادیانی کذب بیانی کی دھجیاں بکھیر دی تھیں اور مرزائی فریب کاری کا پردہ تارتار کر دیا تھا۔ ہم اسے نقل کئے دیتے ہیں۔

اشارات فریدی اور مرزائے قادیانی

از مرشدی وآقائی حضرت مولانا خواجہ نور احمد فریدی نازکی مدظلہ العالی سجادہ نشین فرید آباد شریف ریاست بہاولپور۔

’’فقیر کا یہ مضمون ایک واقعہ سے تعلق رکھتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ مولوی الٰہی بخش سکنہ ہندریاست بہاولپور نے اپنی صغیرسن دختر کا نکاح ایک قریبی رشتہ دار سے کر دیا۔ اس وقت، ناکح مسلمان اور متبع اہل سنت والجماعت تھا۔ کچھ عرصہ اسی طرح گزر گیا۔ مولانا صاحب کا ہونے والا داماد ایک قادیانی کے ساتھ ملتان وغیرہ کے نواح چکر لگاتا رہا۔ مولانا صاحب متقی، متشرع اور غیور مسلمان تھے۔ انہوں نے کوشش کی کہ کس طرح داماد قادیانی کی صحبت چھوڑ دے۔ کچھ نتیجہ نہ نکلا بلکہ اس نے کھلم کھلا اپنی تبدیلی مذہب کا اعلان کر دیا اور سب عقائد قبول کر لئے جو فرقہ مرزائیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولانا صاحب نے برہم ہوکر تمام خاندانی علائق اس سے قطع کر لئے۔

اب مولانا صاحب کی لخت جگر بالغ ہوچکی تھی۔ مرزائی داماد نے استدعا کی کہ شادی کر کے رخصتی کر دی جائے۔ لیکن مولانا صاحب نے دھتکار دیا اور کہا: ’’تم اب مرتد ہوکر مرزائی بن چکے ہو۔ اس لئے تمہارا نکاح نہیں رہا۔‘‘ مگر ناکح نے دعویٰ دائر کر دیا کہ فرقہ

قادیانی مسلمان ہے اس لئے نکاح فسخ نہیں ہوسکتا۔‘‘

بہاولپور اسلامی ریاست ہے۔ یہ معاملہ علمائے امت کے سپرد ہوا۔ مباحثہ کی تشکیل میں فرقہ باطلہ کی طرف سے مولوی غلام احمد اختر قادیانی وغیرہم اور علمائے اہل سنت والجماعت کی جانب سے مولانا غلام محمد صاحب مرحوم گھوٹوی شیخ الجامعہ عباسیہ مولانا فاروق احمد صاحب شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ مباحثہ طے ہوگیا اور قادیانیوں کو شکست فاش ہوئی۔ ابھی احمدیوں کا یہ جھگڑا بدستور جاری تھا اور وہ علمائے اسلام کے خلاف ژاژ خائی میں مصروف تھے کہ اطراف واکناف عالم سے فتاویٰ آپہنچے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبع کافر ہیں۔ عدالت نے مباحثہ اور فتاویٰ کے بعد قادیانیوں سے سوال کیا کہ اگر کوئی اور ثبوت ان کے پاس اپنے مسلمان ہونے کا ہو تو وہ پیش کریں۔ جس پر یہ سند پیش ہوئی۔

’’اشارات فریدی جس کو مولوی رکن دین نے جمع کیا ہے اس کے ایک عربی خط میں حضرت صاحب غریب نواز نے مرزا کو من عباد اللہ الصالحین لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب موصوف نے مرزا قادیانی کو برحق تسلیم کیا ہے۔ ایسی قوی سند کے آگے تمہارے فتاوے کیا چیز ہیں۔ تم قادیانیوں کو کافر کہتے ہو۔ غور تو کرو حضرت صاحب غریب نواز جن کے کرامات اور زہد اور تقویٰ کی ایک دنیا معترف ہے، کے حق میں تم کیا فتویٰ صادر کروگے؟‘‘

اس پر ریاست بہاولپور و دیگر اسلامی حلقوں میں ایک تہلکہ مچ گیا اور ہر جگہ ملفوظ خط عربی کی کیفیت دریافت ہونے لگی۔ فقیر ابھی سفر میں ہی تھا کہ مولانا فاروق احمد صاحب شیخ الحدیث بہاولپور کی طرف سے ذیل کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔

مکرم بندہ جناب مولانا مولوی نور احمد صاحب خلیفہ خاص مخدوم العالم جناب حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ! باعث تصدیعہ یہ ہے کہ مرزائے قادیانی

نے جو شریعت کی تحریف کی، ضروریات دین سے انکار کیا، انبیاء کی توہین کی، جناب سے مخفی نہیں۔ جس پر ہندوستان کے تمام مختلف الخیال مسلمانوں نے اس کی تکفیر کی اور علماء نے یہ بھی بیان کیا کہ مرزا قادیانی کی کفریات معلوم ہونے کے بعد بھی جو شخص مرزا قادیانی کے کفر میں تردد کرے، وہ بھی کافر ہے۔

مرزائیوں نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ ملفوظات حضرت خواجہ صاحب مرحوم جس کو رکن دین نے جمع کیا ہے، مرزا کو اچھا مانا گیا ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم کے آخر میں بھی اس قسم کا حضرت کا عربی مکتوب درج ہے۔ مسلمانان بہاولپور میں اس اعلان سے سخت اضطراب پھیل گیا ہے۔ بعض سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صاحب موصوف نے مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا تھا اور اشارات کی یہ عبارت الحاقی ہے۔ اس لئے جناب کو تکلیف دی جاتی ہے کہ جناب کو اس بارے میں جس قدر بھی علم ہو بذریعہ تحریر مطلع فرمائیں تاکہ مسلمانان بہاولپور کا یہ اضطراب رفع ہوکر مرزائیہ مرتدین کا منہ بند ہو۔ جناب کی تحریر طبع کرا کر مشتہر کی جائے گی۔ ۵ر جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ فاروق احمد شیخ الحدیث بہاولپور۔ یہ پڑھ کر فقیر کو بہت افسوس ہوا۔ فوراً گھر کو روانہ ہوا تاکہ پیر بھائیوں سے مشورہ لے کر جواب ارقام کرے۔ یہاں پہنچا تو حضرت مولانا غلام محمد صاحب مرحوم گھوٹوی شیخ الجامعہ بہاولپور کا یہ مکتوب صادر ہوا۔

بخدمت جناب معالی اکتساب مولانا نور احمد صاحب دام مجدہم۔ السلام علیکم! مزاج گرامی! جناب والا کو معلوم ہوگا کہ احمدی مرزائی لوگوں نے عدالت بہاولپور میں حضرت قبلہ غریب نواز خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کو مرزائی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے اثبات میں ''اشارات فریدی'' نامی کتاب کو پیش کیا ہے۔ الحمدللہ! ہمارے علماء نے اس کا دندان شکن جواب دیا۔ مگر مرزائی لوگ ابھی تک وہی راگ الاپ رہے ہیں کہ حضرت غریب

نواز مرزائی تھے۔ پس ضرورت ہے کہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مرید اور معتقد اس تہمت سے حضرت کے دامن کی طہارت ثابت کریں تاکہ مخلوق اس گمراہی سے نجات پائے۔ حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ نے بھی اپنے بیانات لکھوائے ہیں چونکہ جناب کو بھی سلسلہ فریدیہ میں ایک خاص مرتبہ حاصل ہے۔ جواب بدست حامل لکھ کر ارسال فرمائیں۔

۱...... حضرت خواجہ غریب نواز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو برا کہا تھا؟

۲...... ''اشارات فریدی'' کے مصنف رکن دین صاحب کو حضرت خلیفہ اعظم خواجہ محمد بخش صاحب نازک نے برا سمجھا تھا؟

۳...... مرزا قادیانی کے متعلق جو باتیں ''اشارات فریدی'' میں درج ہیں، ان کو نکال دینے کا امر فرمایا تھا؟ والسلام! غلام محمد

جواب میں فقیر نے یہ عریضہ ارسال کیا۔ بخدمت شریف مولانا صاحبان ابحار العلوم اعظم الشان مولانا غلام محمد صاحب ومولانا فاروق احمد صاحب دام اشفاقکم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جواباً مرقوم ایں کہ:

۱...... حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب خواجہ غلام فرید قدس سرہ نے غلام احمد قادیانی کو جب کہ اس کے عقائد واعمال درست تھے۔ من عباد اللہ الصالحین لکھا تھا۔ لیکن مابعد جب اس کی کیفیت کھل گئی، مرزا کو برا کہا اور انکار کیا۔

۲...... ''اشارات فریدی'' کے مصنف مولوی رکن دین صاحب کو حضرت خلیفہ العالم شیخ الشیوخ خواجہ محمد بخش نازک قطب مدار قدس سرہ نے بوجہ غلط تائید مرزا کے اچھا نہیں سمجھا۔

۳...... مرزا قادیانی کے متعلق جو باتیں ''اشارات فریدی'' میں درج ہیں۔ ان کو نکال دینے کا امر فرمایا اور نکال دینی چاہئیں۔

۴...... ہمارے تمام پیران عظام اور جماعت فریدیہ کا مذہب پاک اہل سنت والجماعت

ہے۔مرزا قادیانی اور مرزائیت کے بلاشک منکر ہیں۔ والسلام!

۱۷؍جمادی الآخر۱۳۵۱ھ، فقیر نور محمد فریدی نازکی بقلم خود!

حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ کی خدمت میں شیخ الجامعہ خود تشریف لے گئے اور اقتباسات ’’اشارات فریدی‘‘ کے متعلق استفسار فرمایا۔ حضرت خواجہ صاحب قبلہ نے فرمایا کہ: ’’میرے سامنے مولوی امام بخش صاحب فرمدی جام پوری، مولوی محمد یار صاحب سکنہ گڑھی اختیار خاں، مولوی سراج احمد ساکن مکھن بیلہ اور میاں اللہ بخش صاحب خلیفہ ساکن چاچڑاں شریف نے بطور شہادت بیان کیا کہ حضرت غریب نواز خواجہ محمد بخش صاحب نازک نے ارشاد فرمایا تھا کہ میاں رکن دین نے ملفوظ شریف (اشارات فریدی) جمع کر کے اپنی نجات کا اچھا سامان کیا تھا۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق افتراء درج کئے ہیں۔ اپنی محنت رائیگاں کی ہے اور آخرت بھی خراب کی ہے۔‘‘

حضرت خواجہ ہوت محمد صاحب سجادہ نشین شیدانی مدظلہ کی خدمت میں مولانا نورالحسن صاحب ومولوی غوث بخش صاحب نے جواب طلب مکتوب ارسال کیا جس کے جواب میں خواجہ صاحب موصوف نے ذیل کا گرامی نامہ تحریر فرمایا: ’’زبدۃ العلماء عمدۃ الفضلاء فضائل کمالات مرتب فصاحت بلاغت منزلت مولوی نورالحسن صاحب مولوی غوث بخش صاحب بعد از تحیۃ السلام مسنون الاسلام مکشوب خاطر باد۔ مہربانی نامہ آپ کا پہنچا۔ جواباً مرقوم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد اوّلاً صاف طور پر مسلمانوں کے سے تھے اور جو تصانیف اس کی تھیں۔ وہ بھی عقائد اسلام سے باہر نہ تھیں۔ مرزا قادیانی موصوف نے جو خط حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی جناب میں لکھا اس کے جواب میں حضرت صاحب موصوف نے اس کو ’’عباد الصالحین‘‘ لکھا۔ مگر بعد میں جب اس کے عقائد طشت از بام ہوئے تو اعلانیہ صاحب موصوف فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے غلطی سے لکھا ہے۔ یہ تو کفر ہے۔ حضرت مولوی جندوڈہ صاحب سیت پوری وحضرت مولوی حامد صاحب شیدانی جو اکابر علماء

سے تھے، وہ اس کو کافر فرمایا کرتے تھے۔ میں نے بارہا حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے سنا کہ ''یہ تو کافر ہے۔ میں بھی اس کافر کو جانتا ہوں۔'' مجھے علمائے اہل سنت والجماعت سے اتفاق ہے۔ اگر شیخ الجامعہ بذات خاص تشریف لے آئیں تو جس قدر مجھے معلومات حاصل ہیں، حرف بحرف مفصل بیان کروں گا۔'' (۱۲/جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ، ہوت محمد کوریجہ شیدانی)

حضرت خواجہ عبدالقادر صاحب خلف حضرت عارف کامل خواجہ فضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین منیگراں شریف نے اسی سلسلہ میں حسب ذیل بیان دیا۔

''نیازمند کے والد ماجد حضرت خواجہ فضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاجی الحرمین الشریفین کے خاص غلامان سے تھے اور حضرت ممدوح الشان کی نظر کرم میں سب سے زیادہ ممتاز تھے اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ حضرت کی جناب میں گزارا ہے۔ نیازمند نے ان کی زبان مبارک سے متعدد دفعہ سنا ہے کہ یہ خط جو ''اشارات فریدی'' ملفوظ شریف، میں درج ہے۔ محض الحاقی اور افتراء ہے جو منشی رکن دین نے کیا ہے۔ منشی رکن دین جس نے ملفوظ شریف کی کتاب کا کام سرانجام دیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو حضرت کا معتقد ظاہر کرتا تھا۔ مگر دراصل مرزائی تھا اور ان کی طرف سے اسی کام کے لئے مامور ہوا تھا کہ جس طرح ہوسکے حضرت اقدس کی طرف سے مرزا قادیانی کی تائید کرائے۔ لیکن جب کوشش کے باوجود کسی طرح کامیاب نہ ہوسکا تو ملفوظ شریف کی طباعت کے وقت اس خط کا الحاق کر دیا جو بالکل غلط افتراء ہے۔ حضرت کی جناب سے کوئی خط وکتابت مرزا قادیانی سے نہیں ہوئی بلکہ نیازمند کے والد ماجد فرماتے تھے کہ منشی رکن دین نے ملفوظ شریف کی کتابت سے جو سعادت یا ثواب حاصل کیا تھا وہ سب حضرت کی نسبت اس افتراء باندھنے سے ضائع کر دیا ہے۔ خداوند کریم کی جناب میں کیا جواب دے گا۔''

یہ بالکل صحیح ہے کہ مولوی رکن دین مصنف ''اشارات فریدی'' اور مولوی غلام احمد

اختر مرزائی آپس میں گہرے دوست تھے اور چاچڑاں شریف میں بزمانہ حضور حضرت صاحب قبلہ عالم خواجہ فرید الملت والدین قدس سرہ یک جا رہتے تھے۔ مولوی غلام احمد باطنی طور پر مرزائی تھا۔ موقع تاک کر عبداللہ ابن سبا یہودی کی طرح مصنف ملفوظ کے ساتھ مل گیا۔ اس کو معقول وظیفہ دے کر اپنا مرہون منت بنایا اور جب مرزائے قادیانی کے خطوط حضور انور کے نام آئے تو حضور کی طرف سے یہی غلام احمد جواب ارسال کرتا رہا اور حسب مدعا ملفوظ مقدس میں عبارتیں درج کراتا رہا۔ اس وقت مرزا کے عقائد بھی اسلام کے خلاف نہ تھے اور ابھی آغاز تھا۔ جب اس کے حالات میں تبدیلی رونما ہوئی تو حضور نے برملا انکار کر دیا اور فرمایا: ''اندک در کشف واجتہاد خطا کردہ است'' اگر حضور انور مرزا کو برحق نبی مانتے تو نسبت خطاء کی اس پر نہ لگاتے۔ کیونکہ ہر ایک نبی صغیرہ کبیرہ خطا سے پاک ہوتا ہے۔ آپ ہندوستان کے طول وعرض میں بغرض سیر وتفریح وزیارت بزرگان عظام تشریف لے جاتے رہے۔ لاہور میں کئی بار جانے کا اتفاق ہوا۔ مگر کبھی بھی مرزا کو ملنے کی خواہش ظاہر نہ کی۔ ملفوظ مقدس حضور انور کے وصال کے بعد طبع کئے گئے۔ مولوی غلام احمد اختر نے جو بعد وصال حضور عالی برملا مرزائی ہوگیا تھا۔ حسب منشاء خود عبارت زایدہ کو الحاق کر کے دل کی بھڑاس نکالی اور ملفوظ کی اصلی حالت اس بارہ میں نہ رہی۔ حضور انور حاشا وکلاّ بالکل مرزائی نہ تھے۔ مگر اس مطبوعہ ملفوظ سے بعض کو دھوکا ہونے لگا اور اکثر غلطی میں مبتلا ہوکر مرزائی بن گئے اور اسلام کو ضعف پہنچا۔ جب ملفوظ طبع ہوکر حضرت خواجہ محمد بخش صاحب نائب قطب مدار قدس سرہ کے مطالعہ سے گزرے تو حضور نے فرمایا۔

''رکن دین نے مرزا کی تائید کر کے بہت برا کام کیا ہے اور اسلام پاک کو بہت دھوکا دیا ہے۔ ملفوظ میں ایسی جس قدر عبارتیں ہیں نکال دی جائیں تاکہ اسلام کو ضعف نہ پہنچے کیونکہ حضور حضرت اقدس عالی خواجہ فرید الملۃ والدین قدس سرہ مرزائی نہیں تھے اور نہ ہم، نہ ہماری اولاد، نہ ہمارے متعلقین مرزائی ہیں بلکہ مرزا اور مرزا کے باطل مذہب کے

منکر ہیں۔‘‘

ملفوظ پاک کی اصلاح کا ارادہ تھا کہ حضور نازک کریم قدس سرہ کا وصال ہوگیا۔ اب بھی لازم ہے کہ ملفوظ پاک کی اصلاح کی جائے تاکہ مخلوق الٰہی گمراہ نہ ہو۔ ’’واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین‘‘ ۲۷؍جمادی الآخر ۱۳۵۱ھ فقیر نور احمد فریدی نازکی کی عفی عنہ فریدآباد شریف (ماہنامہ الفرید جنوری ۱۹۳۳ء ص۱۴تا۱۹)

محولہ بالا شہادات سے صاف ظاہر ہے کہ غلام احمد اختر ساکن اوچ مرزائی تھا۔ حضرت خواجہ صاحب کی زندگی میں منافقانہ طرز عمل اختیار کر کے اپنے مرزائی عقائد چھپا کر ان کی خدمت میں حاضر رہا اور غلام احمد قادیانی کو حضرت کے نام سے جعلی خط لکھتا رہا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کھلے بندوں مرزائیت کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ مرزائیوں کے خلیفہ محمود احمد نے ۱۹۱۳ء میں اپنی کتاب ’’حقیقت النبوۃ‘‘ میں لکھا ہے: ’’مکرم مولوی غلام احمد اختر نے اوچ سے حضرت محی الدین ابن عربی کا ایک حوالہ فتوحات سے نقل کر کے بھیجا ہے۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص۲۴۷)

حضرت خواجہ صاحب کی وفات ۶؍ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۴؍جولائی ۱۹۰۱ء کو ہوئی۔ ان کے وصال کے بعد غلام احمد اختر مرزائی نے رکن الدین سے ساز باز کر کے ’’اشارات فریدی‘‘ میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی سے منسوب کردہ جعلی خطوط ملفوظات درج کرا دیئے۔ جب کتاب طبع ہوکر حضرت مرحوم کے گرامی قدر فرزند اور خلیفہ حضرت خواجہ محمد بخش صاحب نازک کی نظر سے گزری تو آپ نے فرمایا: ’’رکن الدین نے مرزا کی تائید کر کے برا کام کیا ہے اور اسلام پاک کو بہت دھوکا دیا ہے۔ ملفوظ میں ایسی جس قدر عبارتیں ہیں، نکال دی جائیں۔‘‘

ان حضرات کے بیانات سے یہ بھی ثابت ہے کہ ابتداً حضرت خواجہ صاحب مرحوم غلام احمد قادیانی کو خادم اسلام سمجھتے تھے لیکن اس کے خلاف اسلام عقائد ودعاوی پر

مطلع ہونے کے بعد اسے کافر فرمایا کرتے تھے۔ نعوذ باللہ! اگر قادیانی کو مجدد، مہدی، مسیح موعود اور نبی سمجھتے تو اس سے ملاقات کے لئے قادیان تشریف لے جاتے اور اس کی بیعت کر کے مرزائیت کے حلقہ بگوش ہو جاتے۔ لیکن آپ نے متعدد بار فرمایا کہ مرزا قادیانی کافر ہے۔

حضرت خواجہ صاحب کے عقائد ختم نبوت

''ختم المرسلین وسید النّبیین، محبوب اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ سلامہ علیہ کہ افضل از تمام انبیاء است۔''

ختم المرسلین وسید النّبیین محبوب اللہ تعالیٰ، حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

''وسبب ایجاد اوشاں وتمام عالم است وحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در وجود وظہور بعد تمام انبیاء است کہ پس ایشاں حکم رسالت محوگشت وحکم ولایت صادر۔''

اور جمیع انبیاء وتمام دنیا کے ظہور کا باعث ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وجود اور ظہور میں تمام انبیاء کے بعد ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے بعد رسالت کا حکم مٹ چکا ہے اور ولایت کا باقی۔ (فوائد فریدیہ تصنیف حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ص۱۳)

حضرت خواجہ صاحب نے واضح الفاظ میں اعلان فرمایا ہے کہ سرور کائنات ﷺ کی ذات گرامی پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں صرف ولایت باقی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ ختم نبوت کے اعلان کے بعد حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ منکر ختم نبوت اور مدعی نبوت غلام احمد قادیانی کو مسلمان سمجھتے۔ متذکرہ شہادات سے ثابت ہے کہ آپ مرزا قادیانی کو کافر فرمایا کرتے تھے۔

ظہور حضرت مہدی

’’بدانکہ علامات قیامت کہ آمدن او از وجوبات است و منکر آں کافر است۔ بسیار اند کہ بحدیث شریف ثبوت یافتہ انداوّل ظہور مہدی کہ امام اولیاء خواہد شد قدر ہفت سال برسلطنت بحکمرانی بیاشد و اکثر خلق را مطیع الاسلام گرداند۔‘‘

جاننا چاہئے کہ علامات قیامت جس کا آنا ضروری ہے اور جس کا منکر کافر ہے۔ بہت ہیں، جن کا ثبوت حدیث شریف میں ہے۔ اوّل ظہور حضرت مہدی جو کہ امام اولیاء ہوگا۔ تقریباً سات سال بادشاہی کرے گا اور کثیر خلقت کو اسلام کا مطیع بنائے گا۔

(فوائد فریدیہ ص۳۳)

واضح ارشاد ہے کہ:

الف...... حضرت مہدی اپنے زمانہ کے اولیاء کرام کے امام ہوں گے۔ غلام احمد قادیانی نے تمام مسلمانان عالم کو جن میں ہزاروں اولیاء اللہ ہیں اور جو دعویٰ نبوت کے پیش نظر غلام احمد کو مفتری اور کذاب سمجھتے ہیں، کافر اور جہنمی لکھا ہے۔

ب...... حضرت مہدی سات سال حکمرانی کریں گے۔ غلام احمد قادیانی غلام ابن غلام تھا۔ انگریز کا غلام مہدی کیسے ہوسکتا ہے؟

ج...... حضرت مہدی کثیر انسانوں کو مطیع اسلام بنائیں گے۔ مرزا غلام احمد نے مسلمانان عالم پر کفر کا فتویٰ دیا۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ جہاد کو منسوخ کیا۔ عمر بھر انگریز حکومت کے استحکام کے لئے کوشش کرتا رہا۔

کبھی حج ہو گیا ساقط کبھی قید جہاد اٹھی
شریعت قادیاں کی ہے رضا جوئی نصاریٰ کی

ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

’’بدانکہ درزمان دجال پلید ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خواہد شد و آں پلید را خواہد کشت و برسلطنت حضرت عیسیٰ علیہ السلام خواہد نشست و تابع دین حضرت رسول اللہ ﷺ خواہد شد!‘‘

دجال کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے دجال پلید کو قتل کر کے خود تخت سلطنت پر بیٹھیں گے اور حضرت نبی کریم ﷺ کے دین کے تابع ہو کر رہیں گے۔

(فوائد فریدیہ ص۳۴)

حضرت خواجہ صاحب کے اس ارشاد گرامی سے ثابت ہے۔

الف...... دجال کے زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اب تک نہ دجال کا زمانہ آیا ہے نہ حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔

ب...... حضرت مسیح علیہ السلام دجال کو قتل کرنے کے بعد تخت سلطنت پر فائز ہوں گے۔ بقول غلام احمد قادیانی اگر پادری دجال ہیں تو یہ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کے بعد انیس سو سال سے موجود ہے۔ مرزائی بتائیں کہ ان کا ''قادیانی جعلی مسیح'' انیس سو سال کا طویل عرصہ کیوں روپوش رہا؟ خانہ ساز مسیح موعود پیدا ہوا اور مر گیا۔ لیکن ان کے دجال (پادری) ابھی تک تمام دنیا میں دندنا رہے ہیں۔

حضرت خواجہ صاحب، حضور شفیع المذنبین، خاتم النّبیین، رحمۃ للعالمین ﷺ کی حدیث حکماً عدلاً (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد عدل کرنے والے حاکم ہوں گے) کے پیش نظر اپنے عقیدے کا اظہار فرما رہے ہیں کہ دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تخت سلطنت پر متمکن ہوں گے۔ غلام احمد قادیانی اور اس کے باپ نے اپنی عمر انگریز کی غلامی میں بسر کی اور عیسائی حکمرانوں کی غلامی میں بسر کی اور عیسائی حکمرانوں کی غلامی پر فخر کرتے رہے۔ ایسے متنبّی کو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خادم اسلام کیسے فرما سکتے تھے۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''فوائد فریدیہ'' میں ختم نبوت، ظہور مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا عقیدہ شائع فرما کر مرزائیت کے بخیئے ادھیڑ دیئے ہیں اور اپنی اسی تصنیف میں ''احمدی فرقہ'' کو ناری (جہنمی) لکھا ہے۔

(فوائد فریدیہ ص۲۰، ۳۰)

حضرت خواجہ صاحب کی تصنیف کے مقابل رکن الدین مؤلف ’’اشارات فریدی‘‘ اور غلام احمد مرزائی ساکن اوچ کے دجل وفریب اور جعلی شائع کردہ خطوط وملفوظات کی کوئی حقیقت نہیں۔

اگر بالفرض مرزائیوں کے اس عظیم فریب کو ایک منٹ کے لئے تسلیم بھی کرلیا جائے کہ حضرت خواجہ صاحب غلام احمد قادیانی کو ’’نیک انسان‘‘ سمجھتے تھے تو بھی ان کی ذات گرامی کے متعلق مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے۔

حضرت خواجہ صاحب کی نسبت مرزائیوں کا عقیدہ

غلام احمد قادیانی نے اپنا الہام لکھا ہے: ’’جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔‘‘

(اشتہار معیار الاخیار ص۸، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۷۵، تذکرہ طبع اوّل ص۳۲۷، ۳۲۸، طبع سوم ص۳۳۶)

اس قادیانی الہام نے مندرجہ ذیل امور کا اظہار کیا ہے۔

الف...... جو شخص غلام احمد قادیانی کی پیروی نہ کرے گا، وہ جہنمی ہے۔

ب...... جو شخص غلام احمد کی بیعت نہ کرے گا، وہ جہنمی ہے۔

ج...... جو شخص غلام احمد کا مخالف ہے، وہ جہنمی ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہ غلام احمد قادیانی کی پیروی کی نہ اس کی بیعت کی، بلکہ اسے کافر سمجھتے تھے۔

اب مرزائیوں کا موجودہ خلیفہ بتائے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ حقیقی مسلمان، ولی اللہ اور جنتی تھے یا نعوذ باللہ! تمہارے دادا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ بالا ’’الہام‘‘ کے پیش نظر اس کے بالعکس؟

مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود احمد کا عقیدہ

’’ایک دوست نے خلیفہ ثانی کی خدمت میں لکھا کہ جو شخص مسیح موعود کے سب دعاوی کا مصدق ہو مگر بیعت نہ کی ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ جواب میں حضور نے لکھوایا۔ غیر احمدی کے پیچھے، جس نے اب تک سلسلہ میں باقاعدہ بیعت نہ کی ہو، خواہ حضرت صاحب کے سب دعاوی کو مانتا بھی ہو، نماز جائز نہیں اور ایسا شخص سب دعاوی کو مان بھی کس طرح سکتا ہے، جو حضرت صاحب بلکہ خدا کا صریح حکم ہوتے ہوئے آپ کی بیعت نہیں کرتا۔‘‘ (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵؍اگست ۱۹۱۵ء)

مرزائیوں کے آنجہانی خلیفہ مرزا محمود احمد نے غیر مبہم الفاظ میں اپنا عقیدہ بیان کیا ہے کہ:

الف…… جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت نہ کرے خواہ وہ اس کے جملہ میں دعاوی کو مانتا ہو۔ اس کی اقتداء میں نماز ناجائز ہے۔

ب…… خدا تعالیٰ کا صریح حکم ہوتے ہوئے جو شخص غلام احمد قادیانی کی بیعت نہیں کرتا، وہ اس کے تمام دعاوی کو تسلیم نہیں کر سکتا اور وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی مخالفت کرتا ہے۔

مرزائیوں کے خلیفہ سے ایک سوال؟

ہم کسی ایرے غیرے نتھو خیرے مرزائی سے نہیں بلکہ ان کے موجودہ خلیفہ مرزا ناصر احمد سے پوچھتے ہیں کہ: ’’تمہارے باپ کے مندرجہ بالا فتوے کے پیش نظر حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارے دادا کی بیعت نہ کر کے خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کی تھی یا نہیں؟ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی مخالفت کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے کہ وہ قادیانی شریعت کی رو سے حقیقی مسلمان ہے یا نہیں؟ ایسا شخص جنتی ہے یا جہنمی؟‘‘

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

حملِ مرزا قادیانی

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف شریعت ''الہامات'' عقائد اقوال اور دعاوی میں حد درجہ کی نیرنگیاں پائی جاتی ہیں۔ جب علماء اسلام کی طرف سے مرزا کے انٹ شنٹ الہامات اور مکاشفات پر اعتراضات کئے جاتے ہیں تو مرزا قادیانی کے مرید اپنے ظلی وبروزی نبی کے الہامات مکاشفات اور تحریرات کو متشابہات، تاویلات اور مجاز واستعارہ کے شکنجے میں جکڑ دیتے ہیں۔ ہم اپنے آٹھ سالہ مرزائیت کے مطالعہ کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ مرزائی مذہب کی بنیاد جھوٹ وافتراء کے بعد تاویلات اور استعارات پر ہے۔ مرزا بھی اپنے خلاف شریعت الہامات اور مکاشفات پر استعارات اور تاویلات کا پالش کر دیا کرتے تھے۔ ہم ان اوراق میں بطور نمونہ مشتے ازخروارے بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے مجاز واستعارہ کے پردہ میں کس قسم کے حقائق ومعارف کا انکشاف کیا ہے؟

مرزا کا حیض اور بچہ

مرزا اپنے الہام: ''یریدون ان یروطمثک'' کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا۔ جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں، بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

طاقت رجولیت کا اظہار

مرزا قادیانی کے ایک مخلص مرید قاضی یار محمد صاحب بی.او.ایل پلیڈر نور پور ضلع

کانگڑہ اپنے ٹریکٹ نمبر۳۴ (ج) موسومہ اسلامی قربانی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر کے ص۱۲ میں لکھتے ہیں: ''جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''

استقرار حمل

مرزا قادیانی نے لکھا: ''مریم کی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔'' (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

دردزہ

مرزا قادیانی رقمطراز ہے: ''پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردزہ تنا کھجور کی طرف لے آئی۔'' (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۱)

مرزا کے بیٹے کی تعریف (مرزا کو اپنے بیٹے کے متعلق الہام ہوتا ہے)

فرزند دلبند گرامی وارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔

یعنی میرا بیٹا گرامی وارجمند ہوگا۔ اوّل وآخر کا حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اترے گا۔ (البشریٰ ج۲ ص۱۲۴، تذکرہ ص۱۳۹ طبع سوم)

مرزا قادیانی کے مخلص مریدو

''بتاؤ اور اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جانتے ہوئے سچ بتاؤ کہ موجودہ زمانے میں

اسلام کی تبلیغ کے لئے انہیں حقائق ومعارف کی ضرورت تھی۔ جس کو پورا کرنے کے لئے مرزا قادیانی تشریف لائے؟ کیا مرزا قادیانی کے اسی ایجاد کردہ فلسفہ کو یورپ کے سامنے پیش کرتے ہو؟ کیا مرزا قادیانی کی ظلی اور بروزی نبوت اس وقت تک ثابت نہ ہوسکتی تھی جب تک انہیں اس قسم کے خلاف قرآن وحدیث الہامات اور مکاشفات نہ ہوتے؟ اوران کو استعارہ اور مجاز کہو تو ہم دریافت کرتے ہیں۔ کہا الہامی اور کشفی طریق پر ایسے نسائیت کے رنگ میں رنگین اور گندے استعاروں کی ضرورت ہی کیا تھی؟''

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر بندہ پرور منصفی کیجئے خدا کو دیکھ کر

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مرکز اسلام مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کی

ریشہ دوانیاں

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹۶۷ء میں چند مرزائی ظفر اللہ خان کی قیادت میں حج بیت اللہ کے موقع پر حجاز مقدس پہنچے۔ حج تو محض بہانہ تھا۔ اصل غرض مرکز اسلام میں مرزائی لٹریچر کی تقسیم واشاعت اور مسلمانان عالم میں ارتداد پھیلانا تھا۔ حجاز مقدس سے آمدہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ اس گروہ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں لٹریچر تقسیم کیا۔ قادیانیوں کی اس نازیبا حرکت سے مسلمانان مرکز اسلام اس قدر مشتعل ہوئے کہ مکہ مکرمہ کے مشہور روزنامہ ''الندوہ'' نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸؍ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۸؍اپریل ۱۹۶۷ء میں ''ماہی القادیانیہ'' کے زیرعنوان چھ کالمی سرخی جمائی اور کفر مرزاغلام احمد قادیانی اور تردید عقائد مرزائیہ پر طویل مقالہ شائع کیا۔ جس میں قادیانی نبوت کا پول کھول کر رکھ دیا اور لکھا کہ قرآن وحدیث اور علماء کرام کے فتویٰ کے پیش نظر مرزاغلام احمد قادیانی اور اس کی امت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ''**یا ایھا الذین اٰمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا** (توبہ:۲۸)'' ﴿اے ایمان والو! یقیناً مشرک ناپاک ہیں اپنے اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئیں۔﴾

حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد مدعیان نبوت کاذبہ اور ان کے معتقدین بوجہ ارتداد مشرکین سے زیادہ نجس ہیں۔ لہٰذا انہیں حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قبل ازیں خود سعودی حکومت نے مرزائیوں کو برداشت نہیں کیا تھا۔ لیکن امسال شاہ فیصل نے ظفر اللہ خان اور ان کے ساتھیوں کو حجاز مقدس میں داخلہ کی اجازت دے کر عالم اسلام کے مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کیا ہے۔

مدت مدید سے قادیانی حجاز مقدس میں فتنہ ارتداد پھیلانے کی سازش کر رہے

تھے۔ چنانچہ آج سے چھیالیس سال پیشتر ان کے خلیفہ محمود احمد نے اعلان کیا تھا: ’’بچپن سے میرا خیال ہے، جس کا میں نے دوستوں سے بارہا ذکر بھی کیا ہے کہ میرے نزدیک احمدیت کے پھیلنے کے لئے اگر کوئی مضبوط قلعہ ہے تو مکہ مکرمہ ہے۔ دوسرے درجہ پر پورٹ سعید، اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے تو ساری دنیا میں احمدیت کو پہنچا سکتا ہے۔ وہاں سے ہر ایک ملک کو جہاز گزرتا ہے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے جائیں۔ اس طرح ایسے ایسے علاقوں میں حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام پہنچ جائے۔ جہاں ہم مدتوں نہیں پہنچ سکتے۔ مگر مکہ مکرمہ سب سے بڑا مقام ہے۔ وہاں کے لوگ ہمارے بہت کام آسکتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان مجریہ ۱۴؍جولائی ۱۹۲۱ء ج۹ نمبر۴ ص۸)

مکہ مکرمہ مشن

’’مکہ میں (قادیانی) مشن کی تجویز ہے۔ ایک دوست نے وعدہ کیا ہے کہ اگر مکہ میں مکان لیا جائے تو وہ پچیس ہزار روپیہ مکان کے لئے دیں گے۔ پس شیطان کے مقابلہ میں پوری طاقت سے کام لیں اور میری اس نصیحت کو خوب یاد رکھیں۔‘‘

(تقریر خلیفہ قادیان جلسہ سالانہ مندرجہ الفضل ج۷ نمبر۵۰، مورخہ ۸؍جنوری ۱۹۲۰ء)

قادیانی حج کا مقصد

’’مولانا میر محمد سعید صاحب ساکن حیدرآباد دکن نے (مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان سے) ملاقات کی۔ مولانا کا عزم امسال حج بیت اللہ کا ہے اور اس سفر پر جانے سے پہلے آپ یہاں آئے ہیں۔ سفر حج کے ذکر پر مولوی (محمد سعید) صاحب نے کہا کہ ’’عرب کی سرزمین اب تک احمدیت سے خالی ہے۔ شاید خدا تعالیٰ یہ کام مجھ سے کرائے۔‘‘ اس پر حضرت خلیفہ المسیح نے فرمایا: ’’میرا مدت سے خیال ہے کہ اگر عرب میں احمدیت پھیل جائے تو تمام اسلامی

دنیا میں پھیل جائے گی۔“ مولانا نے عرض کیا کہ: ”عرب میں تبلیغ کا کیا طریقہ ہونا چاہئے۔“ (مرزا محمود احمد نے) فرمایا: ان سے بحث کا طریقہ مضر ہے۔ کیونکہ وہ لوگ حکومت کے زیادہ زیر اثر نہیں۔ جلد اشتعال میں آجاتے ہیں اور جو جی چاہے کر گزرتے ہیں۔ مولانا نے عرض کیا: ”میرا خود بھی خیال ہے کہ ان کا استاد بن کر نہیں بلکہ شاگرد بن کر ان کو تبلیغ کی جائے۔“ (مرزا محمود احمد نے) فرمایا: ”میں نے وہاں تبلیغ شروع کی اور خدا نے اپنے فضل خاص سے میری حفاظت کی۔ اس وقت حکومت ترکی کا وہاں چنداں اثر نہ تھا۔ اب تو شاہ حجاز کے گورنمنٹ انگریزی کے زیر اثر ہونے کے باعث ہندوستان سے بدسلوکی نہیں ہوسکتی۔ مگر اس وقت یہ حالت نہ تھی اس وقت تو وہ جس کو چاہتے، گرفتار کر سکتے تھے۔ مگر میں نے تبلیغ کی اور کھلے طور پر کی۔ لیکن جب ہم وہ مکان چھوڑ کر واپس ہوئے تو دوسرے دن اس مکان پر چھاپہ مارا گیا اور مالک مکان کو پکڑ لیا گیا کہ اس قسم کا کوئی شخص یہاں تھا۔“

(مرزا محمود احمد خلیفہ کی ڈائری مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۸ نمبر۵۷، مورخہ ۷؍مارچ ۱۹۲۱ء)

۲...... ”حضرت مولانا محمد سعید قادری امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد دکن بعد حصول اجازت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا مبارک مقصد لے کر ۳۰؍اپریل ۱۹۲۱ء کو بمبئی سے ہمایوں نامی جہاز میں مدینہ شریف روانہ ہوگئے۔ آپ کا خیال ایک دراز مدت تک مدینہ شریف کو مرکز تبلیغ بنا کر ملک عرب میں تبلیغ کرنے کا ہے۔ ان شاء اللہ! اس مبارک دور خلافت ثانیہ میں بطفیل حضرت اولوالعزم فضل عمر (مرزا محمود احمد) یورپ وامریکہ میں جب کہ اسلام کا بول بالا رہا ہے۔ ضرور تھا کہ وہ مقدس سرزمین عرب کہ جس کے انوار نورانی سے سارا جہان منور ہوگیا تھا۔ دوبارہ اس سرزمین کی منور چوٹیوں سے وہ نور چمک اٹھے تاکہ سیدنا مسیح موعود کا یہ الہام پوری آب وتاب کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہوجائے کہ: مسلمان

رامسلمان باز کردند۔‘‘ (اخبار الفضل قادیان ج۸ نمبر۸۵، مورخہ ۱۲؍مئی ۱۹۲۱ء)

قادیانی ارض حرم ہے

۱…… امت قادیانیہ قادیان کو ارض حرم سمجھتی ہے۔ جیسا کہ ان کے نبی مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

۲…… ’’جو احباب واقعی مجبوریوں کے سبب اس موقع (جلسہ سالانہ قادیان) پر قادیان نہیں آسکے۔ وہ تو خیر معذور ہیں۔ لیکن جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد واثق کا پاس کیا ہے اور ارض حرم (قادیان) کے انوار وبرکات سے بہرہ اندوز ہونے، امام محترم کی زیارت کرنے کے شوق میں دارالامان مہدی ٹھیک وقت پر آن ہی پہنچے۔ ان کی للّٰہیت، ان کا اخلاص فی الواقعہ قابل تحسین ہے۔ اقامت نماز کے وقت جب ہجوم خلائق مسجد مبارک میں نہیں سما سکتا۔ گلیوں، دکانوں اور راستوں تک میں نمازی ہی نمازی نظر آتے ہیں اور ارض حرم کے چار مصلوں کی حقیقت ظاہر کرنے والا یہ نظارہ بھی ہر سال دیکھنے میں آتا ہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان ج۲۶؍دسمبر ۱۹۱۵ء)

قادیان میں ظلی حج

قادیانی بیت اللہ اور حج کا نام برائے وزن بیت لیتے ہیں، ان کی حجاز مقدس جانے کی غرض وغایت صرف قادیانی نبوت کا پرچار ہے۔ ان کا مقدم حج تو قادیان ہے، جیسا کہ ان کے واجب الاطاعت خلیفہ مرزامحمود احمد کا عقیدہ ہے۔

۱…… ’’چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو مقدرت رکھتے ہیں اور امیر ہوں۔ حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں ہی پھیلتی اور پنپتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور کر رکھا

ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا۔تا کہ وہ قوم،جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور تا وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں۔''

(خطبہ جمعہ مرزا محمود احمد، اخبار الفضل قادیان مورخہ یکم/دسمبر۱۹۳۲ء)

مرزائیوں کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۲...... ''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ۔کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۲، خزائن ج۵ ص۳۵۲)

مرزائیوں کے خلیفہ محمود احمد نے اعلان کیا:

۳...... ''شیخ یعقوب علی بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے یہاں (قادیان) آنے کو حج قرار دیا ہے۔ایک واقعہ مجھے بھی یاد ہے۔صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم شہید حج کے ارادہ سے کابل سے روانہ ہوئے تھے۔وہ جب یہاں حضرت مسیح موعود (مرزا) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حج کرنے کے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔اس پر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا اس وقت اسلام کی خدمت کی بے حد ضرورت ہے اور یہی حج ہے۔چنانچہ پھر صاحبزادہ صاحب حج کے لئے نہ گئے اور یہیں (قادیان) رہے۔کیونکہ اگر وہ حج کے لئے چلے جاتے تو احمدیت نہ سیکھ سکتے۔''

(تقریر جلسہ سالانہ مرزا محمود احمد، مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵/جنوری۱۹۳۳ء)

۴...... ''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔''

(تقریر مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۲۰ نمبر۷۸ مورخہ ۱۱/دسمبر۱۹۳۲ء ص۱)

حرمین شریفین کی توہین

انبیاء علیہم السلام اور شعائر اللہ کی توہین قادیانیوں کا دل پسند مشغلہ ہے۔ چنانچہ ان کے خلیفہ نے اعلان کیا ہے کہ: ''یہاں (قادیان میں) آنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔''

(حقیقت الرؤیا طبع اوّل ص۴۶، مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۶۷ء)

راقم: لال حسین اختر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان کا سرکلر ماتحت جماعتوں کے نام

ظفر اللہ خان کے داخلہ حجاج پر شدید احتجاج

مکرمی ومحترمی .... زیدمجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   مزاج گرامی!

قادیانی باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزائیوں کے نزدیک مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کی تقدیس ختم ہوچکی ہیں اور اب یہ سب برکتیں قادیان کی ملعون زمین سے متعلق ہیں۔ (نعوذ باللہ)

مرزائی جب حجاز مقدس کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں اہل اسلام کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش کارفرما ہوتی ہے۔ چنانچہ آج تک کسی بھی سابقہ حکومت حجاز نے

قادیانیوں کو داخلہ حجاز کی اجازت نہیں دی۔ افسوس ہے کہ سعودی عرب کی حکومت نے اس سال ظفر اللہ خاں قادیانی کو عین حج کے دنوں میں داخلہ حجاز کی اجازت دے کر عالم اسلام کے قلب کو مجروح کیا ہے۔

جماعت ختم نبوت پاکستان کی طرف سے ۱۵؍صفر ۱۳۸۷ھ دن جمعتہ المبارک کو یوم احتجاج منایا جارہا ہے۔ آپ مذکورہ ذیل ’’تجویز‘‘ اپنے ہاں جمعہ کے اجتماعات سے پاس کرا کے شاہ فیصل کے نام معرفت سعودی سفارت خانہ کراچی روانہ کریں اور ملتان دفتر مرکزیہ کو بھی اطلاع دیں۔

تجویز: ’’آپ کی حکومت نے ظفر اللہ قادیانی کو حج کے دنوں میں دیار مقدس میں داخلہ کی اجازت دے کر امت کے اجماعی فیصلہ سے انحراف کیا ہے۔ جس پر ہم شدید احتجاج کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ آئندہ کسی قادیانی کو داخلہ حرمین شریفین کی اجازت نہ دی جائے۔ قادیانی باجماع امت دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘

مجوز　　　موید　　　مقام　　　مسجد

(مولانا) محمد علی جالندھری امیر مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان۔

(چنانچہ پورے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ جس پر لاکھوں خطوط اور ہزاروں تاریں سفارت خانہ سعودی عرب کے ذریعہ شاہ فیصل تک پہنچائی گئیں۔ جس کی نقول دفتر مرکزیہ میں موصول ہوئیں)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

سیرتِ مرزا قادیانی

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بجا ہے کہ مرزا قادیانی نے دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کو اور اولیاء وعلماء امت کو ولد الحرام، ذریۃ البغایا، کنجریوں کی اولاد، حرامزادے، خنزیر، کتے، بندر، شیطان، گدھے، کافر، مشرک، یہودی، مردود، ملعون اور بے شرم و بے حیا وغیرہ کہا۔ مانا کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں یہ ایک ایک لفظ لکھا اور ماننے بغیر چارہ نہیں۔ کیونکہ یہ آج بھی مرزا کی پچاس الماریوں والی کتابوں میں موجود ہیں اور اسے اب چاٹا نہیں جاسکتا۔ یہ سب بجا اور درست۔ یہ سب آج بھی کتابوں میں مسطور و مذکور اور موجود ہے۔ لیکن بایں ہمہ مرزا قادیانی کا دہن مبارک بدزبانی سے کبھی آلودہ نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ تو خود فرماتے ہیں۔

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے
گو ہیں بہت درندے انسان کے پوستیں میں پاکوں کا خوں جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے

(درثمین اردو ص ۱۷، خزائن ج ۲۰ ص ۴۵۸، ۴۵۹)

تو وہ خود کب بدکلامی فرماسکتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے کسی کو بھی گالی نہیں دی۔ نبوت کی زبان سے بھلا گالی کب نکل سکتی ہے۔ جب کہ نبی خود کہتا ہے کہ ’’گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔‘‘ (ست بچن ص ۲۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۳)

...... ’’خدا تعالیٰ نے اس (حضرت مولانا سعد اللہ صاحب لدھیانوی) کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۴)

...... ’’جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے۔‘‘ (حیات احمد ج ۱ نمبر ۳ ص ۲۵)

...... ’’آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۱۱۶، خزائن ج ۲۳ ص ۱۱۴)

(۱) مسلمان حرامزادے ہیں، زناکار کنجریوں کی اولاد ہیں

۱...... ’’جو شخص اس صاف فیصلہ کے خلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور کچھ شرم اور حیا کو کام نہیں لائے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ وہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔‘‘ (انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۱، ۳۲)

ب...... ’’کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریة البغایا‘‘ ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ پر ایمان لاتا ہے۔ مگر زنا کار کنجریوں کی اولاد۔

(آئینہ کمالات ص۵۴۷، خزائن ج۵ ص۵۴۷)

(۲) اکابر امت اور مشائخ ملت، شیطان، شتر مرغ، ملعون، یاوہ گو اور ژاژ خا ہیں

’’سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔ یہ سب شیاطین الانس ہیں اور میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہیں۔ وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الٰہیہ سے بے نصیب ہیں اور محض یاوہ گو اور ژاژ خا ہیں۔ مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۴ تا ۲۳ ملخصاً، خزائن ج۱۱ ص۳۰۲،۳۰۳)

(۳) علمائے امت کی ایسی تیسی

الف...... ’’اے بدذات فرقہ مولویان! کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔‘‘ (انجام آتھم حاشیہ ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۲۱)

ب...... ’’اے بے ایمانو! نیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو...... تمہاری ایسی تیسی ہے۔‘‘ (اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ ص۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۶۹،۷۰)

(۴) جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہوجاتے ہیں

جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف وگزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہوجاتے ہیں۔ (حیات احمد ج۱ نمبر۳ ص۲۵)

ان عوامی ’’ارشادات نبویہ‘‘ اور ’’الہامات ربانیہ‘‘ کے بعد اب ذرا بطور نمونہ نام بہ نام نوازشات ملاحظہ ہوں۔

(۵) امام المحدثین حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم ائمہ وقت کے حق میں ’’نبوی‘‘ گوہر افشانی اور شیریں بیان دیکھئے۔

’’ایها الشیخ الضال والدجال البطال...... فمنهم شیخک الضال

الکاذب نذیر المبشرین ثم الدھوی عبدالحق رئیس المتصلفین ثم سلطان المتکبرین...... واخرھم الشیطان الاعمی والغول الاغوی یقال له رشید الجنجوھی وھو شقی کالا مروھی والملعونین‘‘

(انجام آتھم ص۲۵۲، خزائن ج۱۱ص۲۵۱)

(۶) مرشد وقت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں ’’مشک افشانی‘‘ ہوتی ہے

الف...... ’’مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۷۵، خزائن ج۱۹ص۱۸۸)

ب......

مر گیا بدبخت اپنے وار سے
کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے
کھل گئی ساری حقیقت سیف کی
کم کرو اب ناز اس مردار سے

(نزول المسیح ص۲۲۴، خزائن ج۱۸ص۶۰۲)

ج...... ’’مہر علی نے ایک مردہ کا مضمون چرا کر کفن دزدوں کی طرح قابل شرم چوری کی ہے۔ نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی ’’لعنۃ اللہ علی الکاذبین‘‘ رہا۔ محمد حسن اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ پر رکھ دی۔ اس کے مردار کو چرا کر پیر مہر علی نے اپنی کتاب میں کھایا۔‘‘ (نزول المسیح حاشیہ ص۷۰،۷۱، خزائن ج۱۸ص۴۴۸،۴۴۹)

(۷) غزنویوں کی جماعت پر لعنت

حضرت مولانا عبدالحق غزنوی کا نطفہ اوران کی اہلیہ محترمہ کے پیٹ سے چوہا۔

الف...... ’’عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پاگیا یا پھر رجعت قہقہری کر کے نطفہ بن گیا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۲۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۳۱۱)

’’اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۳۳، خزائن ج۱۱ص۳۱۷)

ب...... ’’عبدالحق اور عبدالجبار غزنویاں وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی نجاست کھائی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۵، خزائن ج۱۱ص۳۲۹)

ج...... ’’کیا اب تک عبدالحق کا منہ کالانہیں ہوا۔ کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸،۵۹، خزائن ج۱۱ص۳۴۲،۳۴۳)

گل افشانیوں کے یہ نمونے ایک ’’نبوی‘‘ تصنیف لطیف (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۷ وغیرہ پر ہیں۔ ص۵۸ تک یہ زعفران زار کھلا ہے اور حجتہ اللہ (عربی) وغیرہ دوسری کتابوں میں بھی غزنوی خاندان کے متعلق یہ عطر بیزیاں موجود ہیں۔

(۸) حضرت مولانا شیخ سعداللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی کے رحم پر مہر

’’اس کی نسبت خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ: ’’ان شانئک هو الابتر‘‘ گویا اسی دم سے خداتعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگادی اور اس کو یہ الہام کھلے کھلے لفظوں میں سنایا گیا کہ اب موت کے دن تک تیرے گھر اولاد نہ ہوگی اور نہ آگے سلسلہ اولاد کا چلے گا۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳، خزائن ج۲۲ص۴۴۴)

سبحان اللہ! کیا خوب نبوی اخلاق اور الہامی تہذیب ہے۔ جب بیویوں کے رحم پر مہر لگانے والے ’’خدا اور رسول‘‘ کی طرف دنیا کو دعوت دی جائے گی تو انگلستان، امریکہ، جرمنی اور فرانس وغیرہ کا ہر دل پھینک زندہ دل جنٹلمین ایمان لانے میں سبقت کرے گا اور ضبط تولید کی دلدادہ ہر لیڈی بصمیم قلب ’’امنا وصدقنا‘‘ پکار اٹھے گی۔

بسے نادیدنی رادیدہ ام من مرا اے کاش کہ مادر نہ زادے

(اقبال)

پھر یہ بھی دیکھا کہ مرزا کا ’’خدا‘‘ کسی کی بیوی کے رحم پر مہر لگائے تو یہ مہر توڑ کر نو دس ماہ کا بچہ بھی باہر نہ آسکے اور نہ اولاد کا سلسلہ چل سکے۔ مگر جب محمد رسول اللہ کا خدا نبوت پر مہر لگادے تو پچاس ساٹھ سالہ بوڑھا ’’نبی‘‘ یہ مہر توڑ کر کسی نہ کسی طرح باہر آجائے اور نبوت کا سلسلہ برابر جاری رہے۔

لطیفہ: مناظرہ بھدرواہ میں جب میں نے بوقت مناظرہ یہ الہام ’’ربانی‘‘ اور اس کی یہ مندرجہ بالا نبوی تفسیر پیش کی تو قادیانی مناظر مولوی عبدالغفور قادیانی فرمانے لگے۔ ’’یہ

کیا گندی باتیں ہیں۔‘‘اس پر میں نے برجستہ کہا کہ جناب! گندی باتیں کہاں؟ یہ تو الہامات ربانیہ اورارشادات نبویہ ہیں۔اس پر وہ ایسے چپ ہوئے کہ گویا سانپ سونگھ گیا ہو۔

(۹) حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب عورتوں کی عار ہیں

الف...... ’’مولوی ثناء اللہ صاحب پر لعنت لعنت دس بار لعنت۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۴۵، خزائن ج۱۹ ص۱۴۹)

’’ایک بھیڑ یئے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۸۷، خزائن ج۱۹ ص۱۹۱)

ب...... ’’اے عورتوں کی عار ثناء اللہ۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۹۲، خزائن ج۱۹ ص۱۹۶)

’’اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۸۹، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

یہ عقدہ نہ کھلا کہ مرزا قادیانی نے کس شکایت کی بناء پر مولانا کو عورتوں کی عار فرمایا۔ حالانکہ مولانا تو مرزا کی دعوت پر فوراً قادیان پہنچ گئے تھے اور الٹا مرزا ہی گھر میں چھپ کر بیٹھ رہے تھے اور مقابلہ ومناظرہ سے صاف فرار اختیار کر گئے تھے۔

پھر یہ ’’نبوی کرم فرمائی‘‘ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں۔ اس بارش الطاف وعنایات سے غیر مسلمین کو بھی حصہ وافر ملا ہے۔صرف نمونہ بطور قطرے از بحر ذخار ملاحظہ ہو۔

(۱۰) لعنت، لعنت، لعنت، لعنت

نور الحق ص۱۱۸ تا۱۲۲ تک عیسائیوں کو لعنت، لعنت، لعنت، لعنت حتیٰ کہ پوری ہزار لعنتیں لکھ کر قادیانی ’’نبوی‘‘ تہذیب وشرافت کو عریاں کیا ہے۔

(نور الحق ص۱۱۸ تا۱۲۲، خزائن ج۸ ص۱۵۸ تا۱۶۲)

(۱۱) دس سے کروا چکی زنا لیکن

آریوں کے متعلق صرف نیوگ پر ایک طویل نظم کے چند اشعار آبدار ملاحظہ ہوں۔

چپکے چپکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے

بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط — یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن — پاک دامن ابھی بیچاری ہے
لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں — ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو — ایسی جورو کی پاسداری ہے
جورو جی پر فدا ہیں یہ جی سے — وہ نیوگی پہ اپنے واری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں — خوب جورو کی حق گزاری ہے
کیا کریں وید کا یہی ہے حکم — ترک کرنا گناہ گاری ہے

(آریہ دھرم حاشیہ ص ی، خزائن ج۱۰ ص ۷۵تا۷۷)

(۱۲) آریوں کا پرمیشر

’’آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔‘‘

(چشمہ معرفت ص۱۱۶، خزائن ج۲۳ ص۱۱۴)

(معلوم ہوتا ہے کہ مرزا الجبرا بھی نہ صرف پڑھا ہوا بلکہ پریکٹیکل میں بھی ماہر تھا)

تاریخ عالم کو الٹو پلٹو! دنیا میں کوئی ایسا خوش کلام اور شیریں گفتار انسان پیش کر سکتے ہو تو کرو۔ نہیں کر سکتے۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک کیفیت میں اس قسم کی فحش کلامی وعریانی اور کمیت میں اس قدر بدزبانی اور زہر افشانی کا عشر عشیر بھی نہیں دکھلا سکو گے۔

یہاں ہم نے بادل ناخواستہ بطور نمونہ مشتے از خروارے صرف چند ’’خوش کلامیاں‘‘ پیش کی ہیں۔ اگر اس سے زیادہ تفصیل مطلوب ہو تو مولانا نور محمد سابق مبلغ ومناظر مظاہر العلوم سہارنپور کا رسالہ ’’مغلظات مرزا‘‘ ملاحظہ ہو۔ گو مرزاقادیانی کے ان کارناموں کا استیعاب تو ان سے بھی نہیں ہوسکا۔ تاہم انہوں نے بڑے سائز کے ۲۷ صفحات کے اس رسالہ میں ۱۶ اور ۷سو کے درمیان ایسی سوقیانہ گالیاں ردیف وار معہ حوالہ جمع کر دی ہیں۔

بدزبانی کے متعلق مرزاقادیانی کا فیصلہ

آخر میں بدزبانی کے متعلق خود مرزاقادیانی کا فیصلہ اور فتویٰ پیش کر دینا جہاں آپ لوگوں کی دلچسپی کا موجب ہوگا وہاں اس سے غیر جانبدارانہ اور خالی الذہن مبصر وناقد کو مرزاقادیانی کا حقیقی مقام اور صحیح منصب متعین کرنے میں مدد ملے گی۔

۱...... ’’گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔‘‘

(ست بچن ص۲۱، خزائن ج۱۰ ص۱۳۳)

۲...... بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستیں میں
پاکوں کا خوں جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے

(درثمین اردو ص۱۷۰، قادیان کے آریہ اور ہم ص۶۱، خزائن ج۲۰ ص۴۵۸)

افسوس کہ بدزبانی کی مذمت اور تقبیح کرتے ہوئے بھی مرزا کی زبان بدزبانی سے ملوث ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

بدزبانی کے جواب میں فریب کاری

کہا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ گل افشانیاں مخالفین کی زبان درازیوں کا جواب اور ردعمل ہیں۔ لہٰذا عوض معاوضہ گلہ ندارد! لیکن یہ سراپا مغالطہ اور سراسر فریب کاری اور سولہ آنے دھوکہ بازی ہے۔ کیونکہ اوّل تو مرزا خود فرماتے ہیں۔

۱...... ’’بدی کا جواب بدی سے مت دو نہ قول سے نہ فعل سے۔‘‘

(نسیم دعوت ص۳، خزائن ج۱۹ ص۳۶۵)

۲...... گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۲۵، خزائن ج۵ ص۲۲۵)

۳...... ’’خبردار! نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کو برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔‘‘ (نسیم دعوت ص۳، خزائن ج۱۹ ص۳۶۴)

۴...... ’’ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی۔ آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا۔ بیٹی! انسان سے ’’کت پن‘‘ نہیں ہوتا۔ اس طرح جب کوئی شریف گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔‘‘ (تقریر مرزا جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء، رپورٹ ۹۹)

دوسرے ہم چیلنج کرتے ہیں کہ جس طرح مرزا قادیانی کی سینکڑوں بدزبانیاں ہم نے پیش کردی ہیں۔ اسی طرح علمائے کرام خصوصاً مجدد وقت قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین حضرت سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پیر کامل مرشد اعظم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان اور قلم سے ایک ناشائستہ کلمہ کی نشاندہی کی جائے اور بتلایا جائے کہ مرزا قادیانی نے تمام دنیا کے اربوں آدمیوں، کروڑوں مسلمانوں اور خصوصاً مولوی سعد اللہ صاحب لدھیانوی کو کم از کم پچاس دفعہ ذریۃ البغایا ولد الحرام، حرامزاہ، حرامی لڑکا، ہندوزادہ کہا ہے اور یہ مرزا قادیانی کی مرغوب اور مخصوص گالی ہے اور ان کی زبان ہمیشہ اس حرام، حرام سے آلودہ رہتی ہے۔ کیا دنیا کے ایک آدمی نے ایک دفعہ بھی مرزا قادیانی کو یا مرزا قادیانی کی اولاد کو زناکار، کنجری کی اولاد، ولد الحرام حرامزادہ، حرامی لڑکا اور ہندوزادہ کہا۔ اگر کہا تو پیش کرو۔

حالانکہ دنیا آپ کو نہیں تو آپ کی اولاد کو حسب ذیل اقوال کی روشنی میں اگر ان خطابات سے مخاطب کرتی تو وہ ایسا کرنے میں حق بجانب ہوتی۔ ملاحظہ ہو:

پھجے دی ماں

مرزا بشیر احمد گھر کے بھیدی لنکا ڈھاتے ہیں۔

۱...... ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل ہی سے مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر ''پھجے کی ماں'' کہا کرتے تھے۔ بے تعلقی سی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کردی تھی۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۶، طبع دوم ص ۳۵، روایت ۴۱)

مرزا قادیانی گویا بچے ہی تھے

۲...... ''خاکسار (مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ بڑی بیوی سے حضرت مسیح موعود کے دولڑکے پیدا ہوئے۔ یعنی مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد حضرت صاحب ابھی گویا بچے ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہوگئے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۷، روایت نمبر ۴۹، طبع دوم ص ۵۳)

ایک بچے کا بچے پیدا کرنا یقیناً قادیانی ایک معجزہ ہے۔ لیجئے! مرزا کی نبوت کا ایک اورثبوت مل گیا۔ تعجب ہے کہ امت مرزائیہ نے اس سے مرزا قادیانی کی نبوت کا استدلال کیوں نہ کیا۔

۳...... ''۲۱رستمبر۱۹۰۱ء اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولا کی خواہش نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ خداتعالیٰ نے پندرہ یا سولہ برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہوگئے تھے۔'' (اخبارالحکم قادیان ج۵نمبر۳۵)

اب غورفرمائیے! ''پندرہ برس کی عمر کے درمیان'' جب کہ آدمی پورا بالغ بھی نہیں ہوتا۔ مرزا سلطان احمد پیدا ہوگئے تو مرزا افضل احمد زیادہ سے زیادہ تیرہ برس کی عمر میں جب کہ انسان ابھی گویا بچہ نہیں، حقیقی بچہ ہوتا ہے۔ اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوگئے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کو اوائل سے ہی ''پھجے دی ماں'' سے بے تعلقی بھی تھی۔ کیونکہ اس کا میلان مرزا کے ''بے دین'' رشتہ داروں کی طرف تھا اور وہ انہی کے رنگ میں رنگین تھی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے اوائل سے ہی ان سے مباشرت ترک کردی تھی۔ مگر بایں ہمہ اعجازی طور پر پیاپے دولڑکے پیدا ہو ہی گئے۔

کیا دنیا بے زبان ہے۔ مانا کہ دنیا اس فن شریف میں مجدد کی حیثیت نہیں رکھتی۔ لیکن کیا وہ مرزا ہی کے اگلے ہوئے نوالے بھی ان کے منہ میں نہیں دے سکتی؟ اگر ہم مرزا ہی کے عطائے فرمودہ یہ تمام خطابات مرزا کے حق میں استعمال کریں تو دنیا کا کوئی ضابطہ عدل وانصاف مانع ہونے کا حق رکھتا ہے؟ یا ہمارے منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم نہیں ہے؟ یہ سب کچھ ہے۔ مگر ہم بتقاضائے انسانی شرافت اور بمطالبہ اخلاق وآدمیت صرف ''عطائے تو بہ لقائے تو'' کہہ کر اس مکروہ باب کو ختم کرتے ہیں۔

انداز جنوں کون سا ہم میں نہیں مجنوں پر تیری طرح عشق کو رسوا نہیں کرتے

چیلنج

اگر ان شواہد دلائل کے باوجود بھی کسی قادیانی یا لاہوری دوست کو ''حضرت'' کی بدزبانی میں تأمل ہو، تو جیسا کہ بارہا پریس سے چیلنج دیا جاچکا ہے ہم انہیں آج ایک دفعہ پھر

پوری قوت کے ساتھ چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کسی وقت کسی جگہ اس عنوان پر ہم سے مناظرہ و بحث کرلیں۔ شرائط وغیرہ کا اڑنگا لگا کر نکل جانے کی راہ ہم نہیں دیں گے۔ ہم امن کی پوری ذمہ داری لیتے ہیں اور غیر مشروط مناظرہ کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم صرف مرزا کے ''اقوال وارشادات'' ہی سے آفتاب نصف النہار کی طرح دکھلادیں گے کہ عظیم الشان ''نبی'' یا اس صدی کا مجدد اعظم سباب اعظم اور مجدد سب وشتم ہے؟ نہ صرف مجدد بلکہ اس فن شریف میں موجد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نے ایسی ایسی لطیف ونفیس گالیاں ایجاد کی ہیں جو لکھنؤ کی بھٹیارنوں تک کے وہم وگمان میں بھی نہ آئی ہوں گی۔ اس کے جواب میں آپ کلیتہً آزاد ہیں۔ مرزا قادیانی کی پوزیشن صاف کرنے کے لئے جو چاہیں کہیں۔ کوئی ہے جو ہمارا یہ غیر مشروط چیلنج قبول کرے۔

ادھر آؤ جاناں ہنر آزمائیں تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

بڑے میاں بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ!

اگر برا نہ مانا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ مرزا کا مقابلہ ''خوش کلامی'' اور ''شیریں زبانی'' میں اگر کیا، تو میاں محمود نے ''نبی'' کا ریکارڈ اگر توڑا تو خلیفہ نے۔ باپ کی جگہ اگر لی تو بیٹے نے۔ آپ کی خوش بیانی کے ڈنکے دنیا بھر میں بجائے جاتے ہیں۔ آپ ایک خطبہ نکاح میں یوں اپنے دہن مبارک سے گل افشانی فرماتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود (مرزا) کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا ان کو اگر حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔'' (الفضل قادیان مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۲ء)

انا للہ!

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھئے

پھولوں کی اس جھڑی اور موتیوں کی اس لڑی پر اتنا تعجب وتحیر نہیں جتنی حیرت اس

بات کی ہے کہ ان اقوال وارشادات بلکہ ان الہامات کے صدور ونزول اور آج تک ان کے باجود باپ کو عظیم الشان نبی اور سب رسولوں سے افضل و برتر رسول یا بدرجہ اقل مجدد اعظم اور مسیح موعود مانا جاتا ہے تو بیٹے کو خلیفہ المسیح اور مصلح موعود حالانکہ باپ کی زبان ''وحی ترجمان'' سے حضرت مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی باعصمت بیوی کا پیٹ اور حضرت مولانا سعد اللہ لدھیانوی کی عفت ماب بیوی کا رحم محفوظ نہ رہا تو بیٹے کی لسان الہام نشان سے حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے باپ کا آلہ تناسل نہ بچ سکا۔

اگر مرزا قادیانی کا ہم عمر تھا، تو مولوی محمد حسین! حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں اگر کوئی کام کیا تھا تو مولوی محمد حسین نے، لیکن آلہ تناسل کاٹا جاتا ہے۔ ان کے والد کا، اس بیچارے کا کیا قصور؟ اس نے کون سا ایسا اقدام کیا تھا؟

اس انتہائی گراوٹ اور زبان کے بدترین تلوث کے باوجود بھی کہ جسے نقل کرتے ہوئے بھی دم گھٹا جاتا ہے اور ضمیر مرا چاہتا ہے۔ مرزا قادیانی اگر نبی ہیں اور میاں خلیفہ! تو یہ اس مرزائی علم کلام کی برکت ہے۔ جو زبان وقلم کی ان گل افشانیوں اور جولانیوں کے بعد بھی مرزا کو سلطان القلم اور خلیفہ کو غالب علیٰ کل قرار دیتا ہے اور مذکورہ بالا حوالوں کو من وعن لفظاً لفظاً نہیں بلکہ حرفاً حرفاً تسلیم کرنے کے بعد یہ کہتا ہے کہ ان حضرات کے منہ سے کبھی ناجائز ونار وابات نکلی اور نہ نکل سکتی ہے۔

آتے ہیں وہ خوابوں میں خیالوں میں دلوں میں
پھر ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ہم پردہ نشیں ہیں

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عجائباتِ مرزا قادیانی

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرغ، بلی اور چوہا

مرزا غلام احمد قادیانی تحریر فرماتے ہیں: ’’رؤیا دیکھا، چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شئے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں۔ دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا (چادر میں بکرا سبحان اللہ! عجائبات در عجائبات۔ مدیر) ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا۔ تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی۔ جس کے منہ میں کوئی شئے مثل چوہا ہے۔ مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔‘‘ (وہ تو خیر گزری کہ بلی نے توجہ نہ فرمائی۔ ورنہ مرزا صاحب بہادر مرغوں کو گھر تک سلامت کب لے جاسکتے؟ اور بکرے بیچارے کی تو بلی تکا بوٹی کردیتی۔ مدیر) (البدر نمبر ۱ جلد ۲۰، ۱۹۰۵ء مکاشفات ص ۴۲، تذکرہ ص ۵۵۸ طبع سوم)

مرزا قادیانی کے الہام کنندہ نے ’’بلی کو چوہے کی خواب‘‘ کی ضرب المثل سچ کر دکھائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی بہادر اور خوفناک قسم کی بلی تھی کہ جس سے مرزا قادیانی کے بکرے تک کو خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ خلیفہ قادیان اور امت مرزائیہ کو چاہئے کہ آئندہ ربوہ (چناب نگر) کے سالانہ جلسہ میں اس بلی کے لئے ہدیہ تشکر کی قرارداد منظور کریں کہ اس بلی نے مرغوں، بکرے اور خود مرزا قادیانی کی طرف توجہ نہ کی۔ اگر وہ حملہ آور ہوتی تو مرغوں، بکرے اور خود جناب نبوت مآب کی خیر نہ تھی۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

مرغی کا الہام

مرزا غلام احمد قادیانی ارشاد فرماتے ہیں: ’’رؤیا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔ ’’ان کنتم مسلمین‘‘ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔ انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین‘‘

(بدر ج ۲ نمبر ۱، ۱۹۰۶ء، مکاشفات ص ۴۷، تذکرہ ص ۵۸۰ طبع سوم)

مرزائیو! شکر کرو کہ تمہارے مسیح موعود کی روایتی بلی کو اس الہام کرنے والی مرغی کا علم نہیں ہوا۔ اگر اسے پتہ چل جاتا تو وہ اس مرغی کو معہ الہام بغیر ڈکار لئے ہضم کر جاتی۔ لگے ہاتھ اتنا تو بتاؤ کہ جب مرزا قادیانی کو سب فقرات یاد نہ رہے تو فرشتے کے لائے ہوئے الہام کس طرح یاد رہتے ہوں گے؟

سؤر کو الہام

میر محمد اسماعیل قادیانی لکھتے ہیں: ''ایک جاہل شخص مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نوکر تھا۔ اس پر ایک دن الہام کا چھینٹا بہ برکت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پڑ گیا۔ وہ سو رہا تھا۔ اسے الہام ہوا کہ اٹھ او سؤرا، نماز پڑھ۔''

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳ ؍اکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۷)

سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے۔ جیسے قادیانیوں کے مسیح، ویسا نوکر۔ ویسی برکت ویسا فرشتہ اور ویسا الہام۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

کذاب فرشتہ

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: ''رؤیا کوئی شخص ہے۔ اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الٰہی بخش کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے تو وہ اس قدر ہو گئے کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔''

(مکاشفات ص ۳۸، تذکرہ ص ۵۲۸، ۵۲۹، طبع سوم)

مرزا قادیانی کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں روپے عطاء کرنے والا ٹیچی فرشتہ کذاب اعظم تھا۔ کسی عام انسان کے سامنے جھوٹ بولنا گناہ عظیم ہے۔ مرزائیوں کے ''ظلی و بروزی نبی'' کی خدمت میں کذب بیانی، کذاب اکبر کا ہی حوصلہ ہوسکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے پہلی دفعہ اپنے محسن اعظم فرشتہ سے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ تو اس

نے جواب دیا کہ میرا کوئی نام نہیں۔ مگر دوبارہ نام پوچھا تو اس نے کہا۔ میرا نام ہے ٹیچی۔ مرزا قادیانی کے فرشتے نے پہلی دفعہ جھوٹ بولا یا دوسری دفعہ۔

مرزائیو! جس نبی کے فرشتے جھوٹے اور کذاب ہوں اس نبی کی نبوت کا کیا اعتبار؟ سچ ہے: جیسی روح ویسے فرشتے۔

اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے ۔۔۔ کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

یہ تو خیر سے پرائمری فیل ہے۔ اگر مڈل پاس ہو جاتے تو جانے کامیابی کا معیار کیا ٹھہراتے اور کیا سے کیا بن جاتے؟ ذہنی افلاس اور دماغی قلاشی کا یہ حال ہے کہ پرائمری تک پاس نہیں کر سکے اور تعلّی یہ کہ حبیب کبریا سے نیچے کوئی درجہ نظر ہی نہیں آیا۔

بندگی پر بھی خدائی کے ہیں دعوے کب سے ۔۔۔ اب تو یارب ترے بندوں کی طبیعت بدلے

اور پھر یہ پرائمری فیل ہو کر محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ جانے کے امکانات صرف بیٹے تک محدود نہیں۔ باپ کا بھی یہی حال ہے۔ وہ خیر سے امتحان تو مختاری کا پاس نہ کر سکے مگر نقل کفر کفر نباشد! بڑھ گئے۔ حبیب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ سے۔

ایک مردود مرید قاضی اکمل کی ملعون زبان بکتی ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(البدر قادیان ج ۲ نمبر ۴۳ ص ۱۴، مورخہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء)

الفضل اس بے ایمانی و بے غیرتی پر چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کی بجائے قریباً چالیس سال بعد اس بے حیائی پر فخر و ناز کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: ’’یہ شعر اس نظم کا حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور (جزاکم اللہ تعالیٰ کہہ کر) اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ حضرت کا شرف سماعت حاصل کرنے اور ’’جزاکم اللہ تعالیٰ‘‘ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا ہے کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوریٔ ایمان و قلت عرفان کا ثبوت دے۔‘‘ (الفضل قادیان ج ۳۲ نمبر ۱۹۴ ص ۴، مورخہ ۲۲؍اگست ۱۹۴۴ء)

تف ہے اس ایمان پر اور لعنت ہے اس عرفان پر۔

گرولی اینست لعنت برولی

مختاری فیل مسیح موعود

پھر یہ بھی تو دیکھئے کہ فخر رسل سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر شان والے منشی غلام احمد خیر سے کھوتا رام جتنی قابلیت بھی نہیں رکھتے اور مختاری کا جو امتحان ہزاروں ہندو سکھ پاس کر لیتے تھے وہ حضرت صاحب پاس نہ کر سکے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم.اے لکھتے ہیں: ''ڈاکٹر امیر شاہ صاحب استاد مقرر ہوئے۔ مرزا قادیانی نے انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔ آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے اور کیونکر ہوتے وہ دنیوی اشغال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۱۳۷،۱۳۸،۱۵۵،۱۵۶، طبع دوم)

چہ خوب! گویا امتحان میں کامیاب ہونا تو دنیوی اشغال کا پیش خیمہ تھا، مگر فیل اور ناکام ہونا، مدارج نبوت کا ایک درجہ اور قصر مسیحیت کا ایک ضروری زینہ۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

چھوٹے میاں (بشیر احمد صاحب) کا یہ آخری فقرہ ''انگور کھٹے ہیں'' کے مصداق بہت دلچسپ ہے۔ مگر اس سے زیادہ دلچسپ بڑے میاں (محمود احمد صاحب) کا ارشاد ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

افیمی استاد کا افیمی شاگرد

''حضرت مسیح موعود کو بھی یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے، میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا۔ وہ حقہ لے کر بیٹھ رہتا تھا۔ کئی دفعہ پینک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم لوٹ جاتی۔ ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا۔''

(الفضل مورخہ ۵؍جنوری ۱۹۲۹ء)

گویا حضرت صاحب اس استاد سے پڑھتے پڑھاتے نہیں تھے بلکہ اس سے جس فن میں وہ ماہر تھا اسی کا استفادہ کرتے تھے۔ چنانچہ ذیل کی روایات سے اس بات کی تصدیق بھی ہوتی ہے۔

۱...... میاں محمود احمد لکھتے ہیں: ''حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا، خداتعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نورالدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔''

(الفضل قادیان مورخہ ۱۹؍جولائی ۱۹۲۹ء، تذکرہ ج۳ ص۱۱۱، تذکرہ ص۶۱۷ طبع سوم، سیرۃ المہدی ج۳ ص۲۸۴)

۲...... ''آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے۔ پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کے منہ میں ڈال لیتے اور باقی ٹکڑے دسترخوان پر رکھے رہتے۔ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود ایسا کیوں کرتے تھے۔ مگر کئی دوست کہا کرتے تھے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں سے کون سا تسبیح کرنے والا ہے اور کون سا نہیں۔''

(الفضل قادیان مورخہ ۲۴؍مارچ ۱۹۳۵ء)

۳...... صاحبزادہ بشیر احمد لکھتے ہیں: ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھتے تھے جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا اور والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھلنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۴۲، ۵۵ طبع دوم)

۴...... ''بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بےتوجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی جوتا ہدیہ لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ

سے آپ دیسی جوتہ پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔'' (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۸)

۵...... ''بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی۔ کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔''

(سیرۃ المہدی حصہ دوم نمبر ۱۲۶ ص ۱۲۷ طبع دوم)

۶...... ''کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ، رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے بستر پر، سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۲۸)

اس سلسلہ میں چند ایک مریدان باصفا کی روایت بھی سن لیجئے۔

۷...... ''آپ کو (یعنی مرزا قادیانی کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔''

(مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع اوّل ص ۶۷، مرتبہ معراج الدین قادیانی)

۸...... ''ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا۔ آپ (مرزا قادیانی) نے اس کی خاطر سے پہن لیا۔ مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ دایاں پاؤں بائیں طرف کے بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے بوٹ میں پہن لیتے تھے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔''

(منکرین خلافت کا انجام ص ۹۶، مصنفہ جلال الدین شمس)

۹...... ''نئی جوتی جب پاؤں کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھا لیا کرتے تھے اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد اڑ اڑ کر پنڈلیوں پر پڑ جایا کرتی تھی۔ حضور کبھی تیل سر مبارک پر لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی

کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔'' (اخبار الحکم قادیان مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء)

گو اس سلسلہ میں تفصیلات کا دامن زلف یار سے بھی دراز تر ہے۔ تاہم اہل فکر ونظر کے لئے اتنا کافی ہے۔

دریائے خون بہانے سے اے چشم فائدہ دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

یہ منہ اور مسور کی دال

آہ! انسانیت کی بدقسمتی اور دین کی مظلومی کہ جس ذات شریف کو دستر خوان پر بیٹھ کر روٹی کھانے، چابیاں سنبھالنے، اپنی شلوار کا ازار بند کھولنے جراب اور جوتا پہننے، کاج میں بٹن دینے، استنجے کے ڈھیلے اور کھانے کے گڑ کو جدا جدا رکھنے، حتیٰ کہ سیر کے وقت چلنے اور داڑھی مبارک کو تیل لگانے کی بھی تمیز نہیں۔ وہ دعوے کرتے ہیں تو صرف نبوت اور مسیحیت کے نہیں بلکہ افضل الانبیاء سے تخت نبوت ورسالت اور سید المرسلین سے تاج رشد وہدایت چھیننے کے۔

بادہ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دوعالم ہم سے ہے

قادیانی نبوت کے تابوت میں آخری کیل

الفضل اور اللہ دتہ اپنا لکھا پڑھا چاٹ سکتے ہیں اور رائے عامہ کے دباؤ اور پریس کی گرفت سے گھبرا کر اپنی بات سے مکر سکتے ہیں اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی مرزائی اس قسم کی بات نہیں کہہ سکتا۔ لیکن کیا اس بات کا بھی انکار ممکن ہے کہ ان مرزائیوں کے پیشوا خود مرزا قادیانی عشق رسول کے مختلف مدارج تقابل وہمسری، تفوق وبرتری اور وحدت وعینیت طے کرنے کے بعد اب آخری منزل میں قدم رکھتے اور مقام مقصود پر آتے ہیں۔ یعنی نعوذ باللہ سید المرسلین کو مسند رسالت اور کرسی نبوت سے اٹھاتے اور خود ہدایت عالم کا تاج زیب سر کر کے تخت خلافت پر براجمان ہوتے ہیں۔ سنئے اور جگر تھام کر سنئے۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں۔

''کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی

خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔'' (اربعین نمبر۴ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵،۴۴۶)

فرمایئے! کیا اب بھی اس قسم کی بات میں کوئی کسر رہ گئی۔ کیا اس تصریح کی بھی کوئی تاویل کی جائے گی؟ کیا مقام محمد ﷺ پر اس بے حیائی سے ڈاکہ زنی کے بعد بھی غلام احمد کی نبوت کو محمد رسول اللہ کی اتباع کامل کا ثمرہ قرار دیا جائے گا؟

ارباب اقتدار سے

ہم ارباب اقتدار سے بھی دریافت کرتے ہیں کہ سرور کائنات کے دشمنوں کی تحقیر واہانت اور تنقیص ومفضولیت کی خرافات اور بکواس سے گزر کر نعوذ باللہ سید المرسلین کو مسند رسالت سے اٹھا کر ہدایت عالم کے مقام محمود پر خود قبضہ کرنے کی نابکار سعی کے باوجود اس کذاب اکبر اور دجال اعظم کو انسان اور اس کی مردود وملعون لاہوری اور قادیانی امت کو مسلمان سمجھا جائے گا۔

این ہمہ ہا گفتن و دین پیمبر داشتن ہرگزم باور نمی آید زروئے اعتقاد

مسلم لیگ اور اسلام

میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات خان اگر اپنی تقریروں سے مسلم لیگ میں انتشار کا موجب ہوں تو انہیں مسلم لیگ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ مجلس عاملہ پاکستان مسلم لیگ نے ۱۱؍اپریل کو کراچی میں میاں صاحب اور سردار صاحب کو پارٹی سے پانچ پانچ سال کے لئے خارج کرتے ہوئے ان کے خلاف حسب ذیل فرد جرم مرتب کی ہے۔

''میاں صاحب اور سردار صاحب نے جماعتی نظم وضبط کا خیال کئے بغیر مجلس دستور ساز میں پارٹی کے فیصلوں کے خلاف تقریریں کر کے مسلم لیگ کے مفاد کو نقصان پہنچایا بلکہ انہوں نے پارلیمنٹ میں پاکستان پارلیمنٹ کی حیثیت کو چیلنج کیا۔ انہوں نے پارٹی میں انتشار وبدنظمی پھیلانے کے لئے تخریبی کارروائیاں کیں اور مسلم لیگ کو رسوا کرنے کی کوشش کی۔''

مگر آہ! مرزا غلام احمد میاں محمود احمد اور دوسرے مرزائیوں کی اس قسم کی تقریروں سے نہ ملّی نظم وضبط کو صدمہ پہنچتا ہے نہ اسلام کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے نہ دین کی حیثیت کو چیلنج ہوتا ہے نہ اس کی رسوائی ہوتی ہے اور نہ ملت میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں معزز معاصر ڈان (اردو) بعنوان ’’پارٹی سے بغاوت کی سزا‘‘ لکھتا ہے: ’’گورنمنٹ اس کے ارکان اور اس کی عام پالیسی پر انہوں نے سخت حملے کئے ہیں۔ انہوں نے اس پر بھی اکتفاء نہیں کیا بلکہ دستور یہ پاکستان اور پارلیمنٹ کی نیابتی حیثیت پر بھی اعتراض کیا پاکستان کا کون سا نظام اور ادارہ باقی رہ گیا جس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ ان کی نظر میں اس کا احترام ہے۔ ان کے اور مسلم لیگ پارٹی کے درمیان کون سی چیز مشترک رہ گئی تھی جو انہیں پارٹی کا رکن باقی رکھا جاتا۔‘‘

بالکل انہیں الفاظ میں ہم یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ ان کے کرتوت کو بغور دیکھ کر ہمیں بتلایا جائے کہ مرزائیت اور اسلام کے درمیان کون سی چیز مشترک رہ جاتی ہے کہ مرزائیوں کو ملت اسلامیہ کا رکن باقی رکھا جائے۔ جب وہ اسلام کے ارکان اور اس کی عام پالیسی پر شدید حملے نہ کریں بلکہ خود سید الانبیاء رحمۃ للعالمین کی شان رسالت کو ختم کر کے مرزا غلام احمد تخت وتاج نبوت پر قابض ہونے کی ملعون کوشش کرے تو پھر اسلام کا باقی کیا رہ گیا جس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ مرزائیت کی نظر میں اس کا احترام ہے؟

الحاصل مرزا غلام احمد، محمد رسول اللہ ﷺ کا حریف ومقابل اور بدترین مخالف ومعاند ہے اور امت مرزائیہ امت محمدیہ سے بالکل جدا اور مغائر! اسے محمد رسول اللہ کے پاکستان میں مسلمانوں کے ساتھ شامل رکھنا اسلام کی مظلومی کا دردانگیز مظاہرہ ہے اور ملت کی مجبوری کا الم ناک نظارہ جسے دیکھ کر حساس ودیندار فرزندان توحید کا دل گھٹتا اور جگر پھٹتا ہے۔

نادیدنی کی دید سے ہوتا ہے خون دل
بے دست و پا کو دیدہ بینا نہ چاہئے

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

آخری فیصلہ

مرزا قادیانی کی ہیضہ کی حالت میں

منہ مانگی موت

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی لنکا میں چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں۔ دجل وفریب اور کذب وافتراء کے لحاظ سے ہر مرزائی باون گز کا ہی ہے لیکن خلافت مآب کی بارگاہ میں عزت وتوقیر اس مرزائی کی ہوتی ہے اور تنخواہ میں اضافہ بھی اسی کا ہوتا ہے۔ جو مغالطہ دہی اور کذب بیانی میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ اس دوڑ میں ہر قادیانی مبلغ، ہر مدرس، ہر مفتی ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپا، قبر میں لے جانے والی بیماری، قیامت کی بازپرس اور جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں کا خیال بھی ان کے سدراہ نہیں ہوتے۔ مرزائیوں کا ستر بہتر سالہ مفتی محمد صادق (برعکس نام نہند زنگی کافور) قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے۔ لیکن مرزا محمود کو خوش کرنے کے لئے اپنے نامہ اعمال کو افتراء وکذب بیانی کے باعث تاریک سے تاریک تر کرتا چلا جارہا ہے۔ چنانچہ قادیانی نبوت کے سرکاری آرگن الفضل میں مفتی کاذب نے مخالفین احمدیت کی غلط بیانی کے عنوان سے ایک مضمون دھر گھسیٹا۔ آپ رقمطراز ہیں: ''آج کل مخالفین سلسلہ حقہ نے جو دروغ گوئی کے ساتھ ہمارے خلاف باتیں پھیلانی شروع کی ہیں۔ ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ مرزاقادیانی مرض ہیضہ سے فوت ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود (مرزاقادیانی) کی وفات لاہور میں ہوئی تھی اور میں اور دیگر احباب اس وقت حضور کے پاس موجود تھے۔ حضور جب کبھی دماغی محنت کیا کرتے تھے تو عموماً آپ کو دوران سر اور اسہال کا مرض ہو جاتا تھا۔ چنانچہ لاہور جب حضور آپ لیکچر کا مضمون تیار کر رہے تھے تو کثرت دماغی محنت کے سبب آپ کی طبیعت خراب ہوگئی اور دوران سر اور اسہال کا مرض ہوگیا اور اس مرض کے علاج کے لئے جو ڈاکٹر بلایا گیا تھا۔ وہ انگریز لاہور کا سول سرجن تھا اور چونکہ بعض مخالفین نے اس وقت بھی یہ شور مچایا تھا کہ آپ کو ہیضہ ہوگیا ہے۔ اس لئے صاحب سول سرجن نے یہ لکھ دیا کہ آپ کو ہیضہ نہیں ہوا اور وفات کے بعد آپ کی نعش مبارک ریل میں بٹالہ تک پہنچائی گئی۔ اگر ہیضہ ہوتا تو ریل والے نعش مبارک کو بک نہ کرتے۔ پس مخالفین کا یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے کہ حضور ہیضہ سے فوت ہوئے۔''

(مفتی محمد صادق ربوہ، مورخہ ۲۲؍جنوری ۱۹۵۱ء، الفضل ص۵، مورخہ ۱۱؍فروری ۱۹۵۱ء)

قادیانی مفتی نے کس قدر جسارت اور دیدہ دلیری سے ایک مسلمہ حقیقت پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ وہ مرزائی ہی کیا ہوا جو حق کو کذب بیانی کے پردہ میں چھپانے کی کوشش نہ کرے۔ خود جھوٹ کا مرتکب ہونا اور الزام دوسروں پر لگانا قادیانیوں کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ان کی یہ چالبازیاں ان کے دجل وفریب اور کذب وافتراء کی غمازی کرتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ انگریزی نبوت کے گنبد میں بیٹھ کر قادیانی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مستور ہیں۔ ہمیں کوئی نہیں دیکھتا۔ جائز وناجائز جو چاہیں کرتے چلے جائیں۔ انہیں کیا معلوم کہ مجلس احرار اسلام کے خدام مرزائیوں کے رازہائے دروں پردہ کو مرزائیوں سے زیادہ جانتے ہیں۔

جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں
مجھ سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

مرزا قادیانی کی مرض موت ہیضہ کو چھپانے کے لئے مفتی کاذب نے دوران سر اور اسہال کا لبادہ اوڑھا دیا اور یہ نہ سمجھا کہ ''ان کے حضرت'' کے اسہال ہی ہیضہ کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے اسہال کا ذکر تو کر دیا لیکن ظلی وبروزی مصلحت کے پیش نظر اپنے مسیح موعود کی قے کو ہضم کر گئے۔ حالانکہ مرتے وقت مرزا قادیانی کے گرد قے اور دست دونوں نے گھیرا ڈال رکھا تھا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کی اہلیہ اور مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی والدہ مکرمہ نے فرمایا۔ مرزا بشیر احمد ایم.اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل

چار پائی پر گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔‘‘

(سیرت المہدی مرتبہ مرزا بشیر احمد ایم. اے، طبع دوم ص۱۰، ۱۱ جلد اوّل)

مرزائیو! بتاؤ کہ دست اور قے دونوں تھے یا نہیں؟ اگر آپ اس ’’قادیانی معجون مرکب‘‘ کو ہیضہ کے نام سے موسوم نہیں کرتے تو فرمائیے کہ ’’مرزائی نبوت‘‘ کی اصطلاح میں دست و قے کی اس مہلک بیماری کا کیا نام ہے؟ رہا قادیانی مفتی صاحب کا فرمان کہ:

الف...... انگریز ڈاکٹر نے لکھ دیا کہ ہیضہ نہیں ہوا۔

ب...... اگر ہیضہ سے موت ہوتی تو ریل والے نعش کو بک نہ کرتے۔

یہ دونوں عذر لنگ ہے۔ نہ معلوم قادیانی مفتی نے بہتر سالہ عمر کس جنت الحمقاء میں بسر فرمائی ہے۔ ازراہ کرم تکلیف فرما کر اپنے امیر المومنین خلیفہ المسیح ہی سے دریافت فرمالیتے کہ سفارشات اور رشوت سے کیسے کیسے کٹھن اور مشکل کام فوراً انجام پذیر ہوسکتے ہیں۔ معمولی قادیانیوں کا کیا ذکر۔ جب ان کے بڑے حضرت نے محترمہ محمدی بیگ کے ساتھ[1] نکاح کروانے کے لئے محمدی بیگم کے حقیقی ماموں کو رشوت یا انعام کا لالچ دے کر نکاح کرانے سے دریغ نہ کیا تو چھوٹے حضرتوں نے انگریز ڈاکٹر اور انگریز سٹیشن ماسٹر کو رشوت یا انعام دے کر

[1] مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم. اے لکھتے ہیں: ’’بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرادینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ اوّل طبع دوم ص۱۷۶ تا ۱۹۱، روایت نمبر:۱۷۹)

یہ گھر کی شہادت باواز بلند اعلان کر رہی ہے کہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کرانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی محمدی بیگم کے ماموں کو انعام یا رشوت دینے کے لئے تیار تھے۔

مرزائیو! اللہ کے لئے غور کرو کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے نام سے محمدی بیگم کے نکاح کی پیش گوئی شائع کرنا، بعدہ انعام، رشوت اور روپے کے لالچ سے نکاح کی کوشش کرنا کسی راست باز انسان کا کام ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں جیسا کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ’’ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مرزا قادیانی کی نعش کو دجال۱؎ کے گدھے پر لدوا دیا تو کون سے تعجب کی بات ہے؟ اگر ایسی ہی شہادتوں سے آپ اپنے مسیح موعود کی صداقت پیش کرنا چاہیں تو آپ کو دنیا میں ہزاروں فرنگی ایسے مل جائیں گے جو انعام یا رشوت لے کر لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ قادیانی مسیحیت کا ڈھنڈورا پیٹ دیں۔

مفتی جی! آپ اپنے مسیح موعود ام المؤمنین اور قادیانی خاندان نبوت کو چھوڑ کر فرنگی گواہوں کی پناہ کیوں لے رہے ہیں؟ عیسائیوں سے سازباز تو نہیں کر رکھا؟ جب مرزا غلام احمد قادیانی کی اہلیہ صاحبہ فرماتی ہیں اور صاحبزادہ بشیر احمد مشتہر کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی آنجہانی کی موت دست وقے سے ہوئی تو کیا ہیضہ کے سر سینگ ہوا کرتے ہیں؟ اگر لفظ ہیضہ کے بغیر آپ کی تسلی وتشفی نہیں ہوسکتی تو لیجئے مرزا غلام احمد کے خسر مرزا محمود احمد کے نانا میر ناصر نواب کے واسطہ سے خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مرض موت کا نام ہیضہ تجویز فرمایا۔

قادیانی غلو کی عینک اتار کر مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے اور سو بار سوچ کر بتائیے کہ مرزا غلام احمد کی موت ہیضہ سے ہوئی یا نہیں؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے خسر میر ناصر نواب خود نوشت سوانح حیات میں تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جاکر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ''میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔'' اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔ ایک طرف تو ہم پر آپ کے انتقال کی مصیبت پڑی تھی، دوسری طرف لاہور کے شورہ پشت اور بدمعاش لوگوں نے بڑا غل غپاڑہ اور شور وشر برپا کیا تھا اور ہمارے گھر کو گھیر رکھا تھا کہ ناگہاں سرکاری پولیس ہماری

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) کہ جو اپنے گھر سے پیش گوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے، اپنے مکر سے، اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لئے کوشش کرے اور کراوے۔''

(سراج منیر مصنفہ مرزا غلام احمد طبع سوم ص۲۳، خزائن ج۱۶ ص۲۷)

۱؎ مرزائی ریل گاڑی کو دجال کا گدھا کہتے ہیں۔ ''گدھا دجال کا اور اس پر نعش مرزا غلام احمد کی'' کیا ہی صحیح مقولہ ہے۔ حق بحقدار رسید (اختر)

حفاظت کے لئے رحمت الٰہی سے آن پہنچی۔'' (حیات ناصر ص۱۴،۱۵، تاریخ اشاعت دسمبر ۱۹۲۷ء)

کیا مرزائی، ان کا کاذب مفتی، ان کا خلیفہ اوران کا اخبار الفضل اب بھی پرانی رٹ لگاتے رہیں گے کہ قادیانی مسیح موعود کی موت ہیضہ سے نہیں ہوئی اب تو جادو سر چڑھ کر بول اٹھا ہے۔

آخری فیصلہ

لطف یہ ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بعنوان ''مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' شائع کیا تھا۔اس اشتہار میں مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے: ''اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں، جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہرایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤں گا۔مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناءاللہ ان تہمتوں میں، جو مجھ پر لگاتا ہے،حق پر نہیں،تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔مگر نہ انسانی ہاتھوں سے، بلکہ طاعون[۱] وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔''

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۸،۵۷۹)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الفاظ اعلان کر رہے ہیں کہ مرزاغلام احمد قادیانی مولانا ثناءاللہ امرتسری کے لئے طاعون اور ہیضہ کی دعا کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے قبولیت دعا کا رخ مولانا ثناءاللہ صاحب کی بجائے خود متنبّی قادیان کی طرف پھیر دیا۔ ہیضہ نے مرزا قادیانی کو آدبوچا اور وہ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ سمیت اگلے جہان کی طرف کوچ کر گئے۔کسی زندہ دل شاعر نے مرزا قادیانی آنجہانی کی تاریخ وفات لکھی ہے۔

یوں کہا کرتا تھا مر جائیں گے اور ... اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا
اس کے بیماروں کا ہو گا کیا علاج ... کالرا[۲] کے خود مسیحا مر گیا

۱؎ طاعون نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے دست پنجہ لیا تھا۔ جیسا کہ انہوں نے سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی کو لکھا: ''اس طرف طاعون کا بہت زور ہے۔ سنا ہے ایک دو مشتبہ وارداتیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں۔ چند روز ہوئے ہیں۔ میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی۔ پہلے کچھ خوفناک آثار معلوم ہوئے مگر پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا زور جاتا رہا۔ یہ ایک جدا ہاتھ میں غدود پھول گئے تھے اور یہ طاعون جوڑوں میں ہوتی ہے۔'' (مکتوبات احمدیہ ج پنجم حصہ اوّل ص۱۵)

۲؎ انگریزی میں ''کالرا'' (Cholera) ہیضہ کو کہتے ہیں۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

بکر و ثیّب

مرزا قادیانی کی ایک

پیشگوئی

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کو پرکھنے کے لئے کسی علمی بحث کی ضرورت نہیں۔ مرزا غلام احمد نے اپنی صداقت جانچنے کے لئے علمی حقائق، فلسفیانہ دلائل، منطقی الجھنوں اور صرفی ونحوی بحثوں سے ہمیں بے نیاز کر دیا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

الف...... ’’توراۃ اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیش گوئی کو قرار دیا ہے۔‘‘

(رسالہ استفتاء ص۳، خزائن ج۱۲ ص۱۱۱)

ب...... ’’سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص۶۵، خزائن ج۶ ص۳۷۵،۳۷۶)

ج...... ’’ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۸، خزائن ج۵ ص۲۸۸)

د...... ’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

ہ...... ’’کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔‘‘ (تریاق القلوب ص۲۱۷، خزائن ج۱۵ ص۳۸۲)

مرزا قادیانی کی ان تحریرات نے فیصلہ کر دیا کہ ان کے صدق وکذب کی شناخت کا سب سے بڑا معیار ان کی پیش گوئیاں ہیں۔ حالانکہ صرف پیش گوئیاں نبوت کا معیار نہیں ہوسکتیں۔ علماء اسلام کے اعتراضات سے مجبور ہوکر مرزا غلام احمد نے تسلیم کیا ہے کہ بسا اوقات بدمعاشوں، بدکاروں، کنجریوں اور کافروں کے الہام اور خواب صحیح نکلتے ہیں اور ان کی پیش گوئیاں سچی ثابت ہوتی ہیں۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

الف...... ’’بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے۔ کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی

رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا ببر کا مصداق ہوتی ہے۔ کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔'' (توضیح المرام ص۸۳،۸۴، خزائن ج۳ ص۹۴،۹۵)

ب...... ''ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے۔ لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکہ دیتا ہے۔ تا ایمان چھین لے۔'' (حقیقت الوحی ص۱، خزائن ج۲۲ ص۳)

ج...... ''اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں۔ جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا۔ انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔ اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زناکاری کام تھا۔ ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں اور بعض ایسے ہندوؤں کو بھی دیکھا کہ جو نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ بعض خوابیں ان کی جیسا کہ دیکھا تھا ظہور میں آگئیں۔'' (حقیقت الوحی ص۳، خزائن ج۲۲ ص۵)

مرزا قادیانی کی ان عبارات کے مطابق بدمعاشوں، بدکاروں، کنجروں اور کافروں کی خوابیں۔ الہام اور پیش گوئیاں تو سچی نکلتی ہیں لیکن علیٰ وجہ البصیرت ہمارا دعویٰ ہے جس کی تردید قیامت تک امت مرزائیہ نہیں کر سکتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی متحدیانہ پیش گوئی سچی ثابت نہیں ہوئی۔ جتنی تحدی سے کوئی پیش گوئی کی گئی۔ اتنی ہی صراحت سے وہ غلط نکلی۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی ہر تصنیف میں اپنے نشانات، کرامات اور معجزات کے بے سرے راگ ہمیشہ الاپتے رہے اور یہاں تک لکھ دیا کہ: ''خداتعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی نبوت بھی ان سے ثابت ہوسکتی ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ ص۳۳۲)

مرزا قادیانی کی تمام تصنیفات پڑھ لی جائیں تو سوائے فٹ بال کی طرح گول مول اور انٹ شنٹ پیش گوئیوں کے کسی نشان کسی کرامت اور کسی معجزے کا پتہ نہیں چلتا۔ لطف یہ ہے کہ قادیانی پیش گوئیوں کے الفاظ بھی موم کے ناک کی طرح ہیں۔ جدھر چاہو الٹ پھیر کر دو اور جب تک انہیں تاویلات باطلہ کے شکنجہ میں نہ جکڑ دیا جائے وہ کسی موقع پر چسپاں نہیں ہوسکتے۔ ساتھ ہی دجل وفریب اور کذب وافتراء بھی ہر پیش گوئی کا لازمی جزو

ہے۔ ہم اس ٹریکٹ میں مشتے نمونہ از خروارے مرزا قادیانی کی ایک عظیم الشان اور متحدیانہ پیش گوئی بکر وثیب کے چہرہ سے اس لئے نقاب اٹھاتے ہیں کہ علمائے اہل سنت والجماعت آج تک اسے منظر عام پر نہیں لائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: ”تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ ”اشاعة السنہ“ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا۔ جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ بکر وثیّب جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا، پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔“ (تریاق القلوب ص۳۴، خزائن ج۱۵ ص۲۰۱)

بقول مرزا غلام احمد قادیانی یہ الہام ۱۸۸۱ء کا ہے جس میں مرزا قادیانی کو بشارت دی گئی اور ان سے وعدہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ دو عورتیں تیرے نکاح میں لائے گا۔ ایک کنواری اور دوسری بیوہ۔ بقول مرزا کنواری کا الہام پورا ہو گیا۔ بیوہ کے نکاح کا انتظار ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا کسی بیوہ سے نکاح نہ ہوا اور وہ اس انتظار و حسرت کو اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ کسی بیوہ کے ساتھ نکاح کی ناکامی نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ مرزا قادیانی کا بیوہ کے نکاح کا الہام شیخ چلی کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

مرزائی اس جھوٹی پیش گوئی کی الٹی سیدھی تاویل کرنے کے لئے کسی شرط کا بہانہ بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا الہام اور اس کی تشریح صاف بتا رہی ہے کہ بیوہ کے نکاح کی پیش گوئی بلاشرط ہے۔ نہ ہی بیوہ کے نکاح کے الہام کو محمدی بیگم کے نکاح کی پیش گوئی پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ۱۸۸۱ء کا الہام ہے۔ اس وقت مرزا غلام احمد اور محمدی بیگم کے نکاح کا قصہ ہی شروع نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ”اسی طرح شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہئے کہ کیا یہ قصہ صحیح نہیں کہ یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی میں ہوئی، اتفاقاً اس کے مکان پر موجود تھا۔ اس نے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھ کو سناؤ۔ میں نے ایک تازہ الہام جو انہیں دنوں میں ہوا تھا اور اس شادی اور اس کی دوسری جز پر دلالت کرتا تھا اس کو سنایا اور وہ یہ تھا کہ بکر وثیّب یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور

پھر بعدہ ایک بیوہ سے۔ میں اس الہام کو یاد رکھتا ہوں۔ مجھے امید نہیں کہ محمد حسین نے بھلا دیا ہو۔ مجھے اس کا وہ مکان یاد ہے کہ جہاں کرسی پر بیٹھ کر میں نے اس کو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ (مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ محترمہ محمدی بیگم کا والد۔ ناقل) کے قصہ کا ابھی نام ونشان نہ تھا۔ پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا نشان تھا۔ جس کا ایک حصہ اس نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ جو ثیّب یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لے گا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۴، خزائن ج۱۱ ص۲۹۸)

مرزا غلام احمد قادیانی نکاح بیوہ کے الہام اس کی امید اور حسرت سمیت ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل ہیضہ کی مرض سے اگلے جہان کی طرف کوچ کر گئے۔ بیوہ کا الہام جھوٹ اور بھنگڑ خانے کی گپ ثابت ہوا تو امت مرزائیہ نے ثیّب (نکاح بیوہ) کے الہام کو تاویلات نہیں بلکہ دجل وفریب کے شکنجہ میں جکڑ کر اس کی صورت کو مسخ کر دیا۔ نظارت تالیف وتصنیف قادیان نے (جس کے ناظر مرزا قادیانی آنجہانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم.اے ہیں) تذکرہ میں ''تریاق القلوب'' سے یہ پیش گوئی (جو ہم کتاب مذکور کے ص۳۴ سے نقل کر چکے ہیں) درج کر کے حاشیہ میں لکھا ہے: ''یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المؤمنین کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے، جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیّب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ خاکسار مرتب۔''

(تذکرہ ص۳۸ حاشیہ طبع سوم)

قارئین کرام! پھر ایک دفعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام اور اس کی تشریح توضیح کو پڑھ لیجئے اور ساتھ ہی تذکرہ[1] کے مرتب کے دجل آمیز عبارت پر غور کیجئے کہ کس قدر دھوکا اور فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ واللہ میں تو مرزائی مبلغین کی ایسی مکروہ چالبازیاں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کے قلوب میں نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، نہ ہی انہیں لوگوں سے شرم وحیا آتی ہے۔

مرزا قادیانی تو لکھتے ہیں: ''خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔''

[1] تذکرہ مرزائیوں کی الہامی کتاب کا نام ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بیان کردہ رؤیا، مکاشفات، الہامات اور وحی مقدس کو مرزائیوں کی تلاوت کے لئے جمع کیا گیا ہے۔ مرزائی اس مجموعہ کو درجہ اور شان کے لحاظ سے قرآن مجید کے ہم رتبہ اور برابر سمجھتے ہیں۔ (اختر)

مرزا قادیانی کی اس تصریح کے خلاف مرزا قادیانی کے چیلے لکھتے ہیں کہ ایک ہی نکاح سے الہام پورا ہو گیا۔ یعنی نصرت جہاں بیگم صاحبہ (مرزا محمود احمد کی والدہ) کا کنواری ہونے کی حالت میں مرزا غلام احمد سے نکاح ہوا اور مرزا قادیانی کی وفات کے بعد نصرت جہاں بیگم صاحبہ بیوہ رہ گئیں۔

مرزائیو! (تریاق القلوب ص۳۴) اور (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۴) کی ہماری درج کردہ اپنے مسیح موعود کی عبارت پڑھو تم پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی یہ نہیں لکھتے کہ میرے نکاح میں آنے والی کنواری، بیوی بیوہ رہ جائے گی بلکہ وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔ پس تم بتاؤ کہ کس بیوہ عورت سے مرزا قادیانی کا نکاح ہوا؟ جب کسی بیوہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو تمہیں مرزا کو کاذب اور مفتری علی اللہ ماننے میں کون سا امر مانع ہے؟

کسی بیوہ عورت سے نکاح نہ ہونے کے باعث مرزا قادیانی کا ثیّب (نکاح بیوہ) کا الہام صریح جھوٹ اور کھلا ہوا افتراء ہوا۔ پس مرزا قادیانی کاذب ثابت ہوئے۔ کیونکہ: ''خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ:''ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب ''سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں۔ جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۳۲۲،۳۲۳، خزائن ج۵ ص۳۲۲،۳۲۳)

مرزا قادیانی نے خود تحریر کیا ہے:''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

۱؎ یہ بھی جھوٹ ہے کہ بکر (کنواری) کے نکاح کا الہام پورا ہوگیا۔ کیونکہ خود مرزاقادیانی نے لکھا ہے: ’’دوجزوں میں سے جب ایک جز باطل ہو جائے تو وہ اس بات کی مستلزم ہوئی کہ دوسرا جز بھی باطل ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲۷، خزائن ج۱۹ص۱۳۷)

جب بیوہ کے نکاح کا الہام صریح جھوٹ نکلا تو بقول مرزاغلام احمد کنواری کے نکاح کا الہام بھی غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ پیش گوئی کا ایک جز (بیوہ سے نکاح) باطل ہونے سے دوسرا جز (کنواری سے نکاح) خود بخود باطل ہوگیا۔ (اختر)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

وفاقی وزیرِ قانون کی خدمت میں

عرض داشت

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت جناب عزت مآب میاں محمود علی قصوری

بارایٹ لاء وزیر قانون حکومت پاکستان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک نمائندہ وفد، جس میں راقم الحروف اور مولانا عبدالحکیم ایم.این.اے شامل تھے، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ سے عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی مسئلہ کے متعلق گفتگو کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس سلسلہ کی اہم اور ضروری باتیں، مجھے تحریری طور پر بھجوادی جائیں۔ زیر نظر عرضداشت، ان اہم نکات پر مبنی ہے، جو اس مسئلہ سے متعلق ہیں۔

مطالبات ونکات

ختم نبوت اور قادیانی مسئلہ کے متعلق، مجلس تحفظ ختم نبوت تین مطالبات پیش کرتی رہی ہے۔ یہ وہ متفقہ مطالبات ہیں جنہیں مختلف مسلمہ اسلامی فرقوں اور تمام مسلمانوں کی تائید حاصل ہے۔

۱...... حضور سرور کائنات محمد ﷺ کے بعد ہر نوع کا دعویٰ نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔

۲...... مرزا غلام احمد قادیانی کے جملہ متبعین کو دیگر اقلیتوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۳...... قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں پر متعین نہ کیا جائے۔

دلائل اور شواہد

حضور نبی اکرم محمد ﷺ کے بعد ہر نوع کا دعوائے نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔ چونکہ عقیدۂ ختم نبوت، دین کا بنیادی عقیدہ ہے۔ قرآن مقدس، احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے یہ عقیدہ ثابت ہے۔ قرآن مقدس کی ایک سو سے زائد آیات اس موضوع پر روشنی ڈالتی ہیں۔ جن میں سے دو آیتیں درج ذیل ہیں:

الف...... ’’ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین (الاحزاب:۴۰)‘‘ ﴿حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ خدا کے رسول اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔﴾

ب...... ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ)‘‘ ﴿آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔﴾

دین کامل ہونے کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی۔

احادیث شریفہ

اسی طرح دو سو سے زائد احادیث پاک میں ختم نبوت کا ثبوت موجود ہے۔ صرف دو حدیثیں درج کی جاتی ہیں۔

الف...... حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’یا اباذر اوّل الانبیاء اٰدم واخرھم محمد‘‘ (کنزالعمال ج۶ ص۱۳۰، مطبوعہ حیدرآباد دکن)

(ترجمہ) ’’اے ابوذر! سب سے پہلے نبی آدم اور سب سے آخر میں محمد ہیں۔‘‘

ب...... حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ’’کنت اوّل النّبیین فی الخلق واٰخرھم فی البعث‘‘ (کنزالعمال ج۶ ص۱۱۳)

(ترجمہ) ’’میں خلق میں سب سے اوّل اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔‘‘

اجماع امت

صحابہ کرام اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنا کفر ہے۔ چودہ سو سال کے دوران اس مسئلہ کے متعلق کبھی اختلاف نہیں ہوا اور نہ مسلمانوں نے کبھی کسی مدعی نبوت کو برداشت کیا۔ اگر کسی نے بقائمی ہوش وحواس دعوائے نبوت کیا تو اسے ارباب اقتدار نے قتل کروادیا۔ ورنہ پاگل سمجھ کر قید کر دیا۔

''دعویٰ النبوۃ بعد نبیناﷺ کفر بالاجماع''

(شرح فقہ اکبر، ملاعلی قاری ص۳۰۲)

ترجمہ: ہمارے پیغمبر حضرت محمدﷺ کے بعد کسی شخص کا نبوت کا دعویٰ کرنا اجماع امت کی رو سے کفر ہے۔

۲...... مرزاغلام احمد قادیانی کے جملہ متبعین کو دیگر اقلیتوں کی طرح غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ مرزاغلام احمد قادیانی نے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے انحراف کرتے ہوئے اپنی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا اور اس طرح وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔

اس کی اپنی کتابوں کے بیسیوں حوالہ جات میں سے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔ جن میں اس نے اپنی نبوت کا صراحۃً دعویٰ کیا۔

الف...... ''قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا'' کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خداتعالیٰ کا رسول ہوکر آیا ہوں۔ (الہام مرزاقادیانی تذکرہ طبع سوم ص۳۵۲)

ب...... ''انک لمن المرسلین'' (اے مرزا) تو خدا کا رسل ہے۔

(الہام مرزاغلام احمد، مندرجہ حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

ج...... ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

د...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۵/مارچ ۱۹۰۸ء، حقیقت النبوۃ ص۲۷۲، مرزامحمود)

ہ...... ''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود کا ہونے کا دعویٰ تھا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۵، خزائن ج۲۱ ص۶۸)

مرزاغلام احمد قادیانی کے اس کھلم کھلا دعویٰ نبوت کے باعث امت مسلمہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ شخص کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور نبی اکرمﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی''

(ہذا حدیث صحیح، ترمذی ج۵ ص۴۵، مشکوۃ کتاب الفتن، مسند احمد ج۵ ص۲۷۸)

بخاری شریف کی کتاب الفتن میں اسی حدیث میں دجالون کذابون کے الفاظ وارد ہیں۔

(ترجمہ) یقیناً میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

(ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

اس بناء پر مشہور محدث اور فقیہ امام ابن تیمیہ نے اس متفقہ عقیدہ کی وضاحت ان لفظوں میں فرمائی ہے۔

''ومن انبت نبیا بعد محمد ﷺ فھو شبیہ باتباع مسیلمة الکذاب وامثالہ من المتنبئین'' اور جو کوئی حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرے تو وہ مسیلمہ کذاب اور اس کی مانند دیگر جھوٹے مدعیان نبوت کی پیروی کرنے والوں کی طرح ہے۔ (منہاج السنۃ ج۳ ص۱۷۴)

چونکہ دعوائے نبوت کرنا اور یہ کہنا کہ مجھے وحی الٰہی ہوتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے بعد افتراء علی اللہ ہے۔ اس لئے یہ علانیہ کفر ہے۔ جیسا کہ قرآن مقدس میں ہے۔ ''ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اوقال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شئ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ (الانعام)'' اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر بہتان باندھے یا یوں کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے۔ حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں آتی۔

قرآن مقدس میں ایک جگہ کفر کو ظلم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ''والکافرون ھم الظلمون'' کافر ہی ظالم ہیں۔ مرزاغلام احمد قادیانی نے نبوت اور وحی الٰہی کے نزول کے دعوے کے ساتھ ساتھ اور سینکڑوں جھوٹی باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیں، چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

الف...... آیت: ''محمد رسول اللہ والذین معہ'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

ب...... ’’میں نے تیرا نکاح محمدی بیگم سے پڑھا دیا۔‘‘ لاتبدیل لکلمات اللہ!

(انجام آتھم ص۶۰،۶۱، خزائن ج۱۱ص۶۰،۶۱)

’’اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۲، خزائن ج۲۲ص۵۷۰)

ج...... ’’مولانا ثناء اللہ مرحوم کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ وہ میری زندگی ہی میں مرجائے گا۔‘‘

(اشتہار مرزا قادیانی مورخہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء، اخبار بدر ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۷۸)

حالانکہ مولانا ثناء اللہ مرحوم کا انتقال مرزا قادیانی کی موت کے چالیس برس بعد ہوا اور محمدی بیگم سے شادی کی حسرت بھی مرزا قادیانی کے دل میں رہ گئی۔

توہین انبیاء

توہین انبیاء علیہم السلام کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے توہین انبیاء کے حسب ذیل حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

الف...... ’’مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توراۃ عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں یہ سب مجبوریاں تھیں، جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔‘‘

(کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ص۱۸)

ب...... ’’آپ (مسیح) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

ج...... ''ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔'' (نسیم دعوت ص ۶۷،۶۸، خزائن ج ۱۹ص ۴۳۴،۴۳۵)

حضور نبی اکرم ﷺ کی توہین

الف...... ''آنحضرت ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔''

(مکتوب مرزاغلام احمد اخبار الفضل قادیان ج ۱۱ نمبر ۶۶، مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۲۴ء)

ب...... مرزاغلام احمد قادیانی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبرئیل ظاہر ہوا تو آپ ﷺ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس ڈرتے ڈرتے آئے اور فرمایا کہ: ''خشیت علی نفسی'' یعنی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہوا ہے کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۰، خزائن ج ۲۲ص ۵۷۸)

ج...... ''آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ص ۱۵۳)

اپنے متعلق لکھا ہے کہ: ''(میرے) ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہوچکے ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۷، خزائن ج ۲۱ص ۱۵۳، تذکرۃ الشہادتین ص ۴۱، خزائن ج ۲۰ص ۴۳)

''نشان اور معجزہ ایک چیز ہے۔'' (براہین احمدیہ ج ۵ص ۵۰، خزائن ج ۲۱ص ۶۳)

د...... ''من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی ومارانی''

(الہام مرزامندرجہ خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ص ۲۵۹)

(ترجمہ) ’’جس نے میرے اور حضرت محمد مصطفیٰ کے درمیان فرق کیا نہ اس نے مجھے پہچانا نہ مجھے دیکھا۔‘‘

تکفیر مسلمین

دعوائے نبوت کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ اپنے دعویٰ کے منکرین کو کافر کہا جائے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

الف...... ’’(خداتعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے) کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ص ۱۶۷)

ب...... مرزا قادیانی (غلام احمد قادیانی) نے حضرت مولانا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے متعلق لکھا ہے: ’’جب میں دہلی گیا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ حاشیہ ص۱۱، خزائن ج۱۷ص۴۴۱)

(حالانکہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب کوئی غیر مسلم نہ تھے بلکہ پکے اور سچے مسلمان اور ایک نامور عالم دین تھے)

ج...... مرزائیوں کے خلیفہ اوّل حکیم نوردین نے لکھا تھا۔

اسم او اسم مبارک ابن مریم می نہند آن غلام احمد است و میرزائے قادیاں
گر کسے آرو شکے ورشان او آں کافر است جائے او باشد جہنم بیشک و ریب و گماں

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۸ء)

د...... مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود نے کہا ہے: ’’کل مسلمان جو حضرت موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔‘‘

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

ہ...... مرزا غلام احمد قادیانی کے دوسرے لڑکے اور ایم.ایم.احمد کے والد مرزا بشیر احمد ایم.اے نے لکھا ہے: ’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، یا

عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘

(کلمتہ الفصل ص۱۱۰، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم.اے)

و...... ایم.ایم.احمد کے والد ہی کی ایک اور عبارت ملاحظہ ہو: ’’غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ایک دینی دوسرے دنیوی۔دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔‘‘ (کلمتہ الفصل ص۱۶۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد)

ز...... آخر میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک عربی شعر سن لیں جن میں انہوں نے اپنے مخالفوں کے بارے میں یہ گوہر افشانی کی ہے کہ: ’’**ان العدی صاروا خنازیر الفلا...... ونسائهم من دونهن الا کلب** ‘‘ دشمن ہمارے بیابانوں (جنگل) کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔ (نجم الہدیٰ ص۱۵، خزائن ج۱۴ ص۵۳)

(۳) قادیانیوں کو کلیدی اسامی پر متعین نہ کیا جائے

مندرجہ ذیل چند ایک حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں اور پیروکاروں کی ہمدردیاں اور وفاداریاں کسی صورت مملکت پاکستان سے نہیں ہوسکتیں۔ان کی وفاداری کا مرکز قادیانی خلیفہ اور قادیانیت کا مرکز بھارتی شہر قادیان ہے۔

سیاسی اور مذہبی وجوہ کی بناء پر پاکستان کی سالمیت اور بقاء کے نقطۂ نگاہ سے کسی قادیانی کو کسی کلیدی اسامی پر متعین کرنا قومی اور ملکی مفاد کے سراسر خلاف اور بالکل غلط ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک دراصل برطانوی سامراج کی اسلام دشمنی حکمت عملی کی پیداوار ہے۔چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار تحریریں اس کے ثبوت میں پیش کی جاسکتی ہیں۔صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

الف...... مرزا غلام احمد قادیانی، لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے نام اپنی ایک چٹھی میں لکھتے ہیں: ''سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے...... اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو ارشاد فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔'' (تبلیغ رسالت ج۷ ص۱۹، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۱، خزائن ج۱۳ ص۳۵۰)

ب...... علامہ اقبال مرحوم نے اپنے مشہور مضمون ''قادیانی اور جمہور مسلمین'' میں قادیانی گروہ کے متعلق لکھا ہے: ''گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ روح مسیح کا تسلسل یہودی باطنیت کا جز ہے۔'' (حرف اقبال ص۱۲۳، مرتبہ لطیف احمد خاں شیروانی)

علامہ اقبال کے اس تجزیہ کی روشنی میں تحریک احمدیت اور تحریک صیہونیت دونوں میں اسلام دشمنی قدر مشترک کے طور پر موجود ہے۔ چنانچہ یہ امر قابل غور ہے کہ پاکستان کی تمام گزشتہ حکومتوں نے اپنی حکمت عملی کے اختلاف کے باوجود آج تک اسرائیل کے وجود کو تسلیم نہیں کیا اور اس میں سب سے بڑا عامل (**Facto**r) اسلام دوستی اور عربوں سے دینی اخوت کا رابطہ ہے۔ لیکن قادیانیوں نے مملکت پاکستان میں رہتے ہوئے حکومت پاکستان کی اس حکمت عملی کو مسترد کیا ہوا ہے اور تل ابیب میں اپنا مرکز قائم کیا ہوا ہے۔ جس کا ثبوت قادیانیوں کی ایک کتاب (***Our Foreign Missions***) میں موجود ہے۔

ج...... جہاد، اسلام کا ایک مقدس دینی شعار ہے اور مسلمان قوم کی بقاء وترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''**الجہاد ماض منذ بعثنی اللّٰہ الیٰ یوم القیامۃ**'' میری بعثت سے لے کر قیامت تک جہاد کا سلسلہ جاری رہے گا۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کی بھرپور مخالفت کی ہے۔ دوحوالے ملاحظہ ہوں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴۱، خزائن ج۱۷ ص۷۷،۷۸)

۲...... ’’مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے۔ بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کی اشاعت کے لئے لڑائیاں کی جائیں۔‘‘

(تریاق القلوب ص۳۳۲، طبع سوم، اشتہار واجب الاظہار، خزائن ج۱۵ ص۵۱۸)

د...... ’’قادیانی فرقہ شروع ہی سے تقسیم ملک کے خلاف تھا اور اکھنڈ بھارت کے برہمنی نظریہ کا زبردست حامی تھا۔ جب کہ مرزامحمود خلیفہ قادیان نے اپنے ایک بیان میں اس کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا: ’’میں قبل ازیں بتاچکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت، ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی رہنا پڑے یہ اور بات ہے۔ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔‘‘

(بیان مرزامحمود خلیفہ ربوہ الفضل مورخہ ۱۷؍مئی ۱۹۴۷ء)

ہ...... قادیان کی بستی جو اب بھارتی علاقہ ہے، تمام قادیانیوں کے لئے متبرک اور مقدس مقام ہے۔ قادیانیوں کو اس شہر سے وہی عقیدت ومحبت ہے جو مسلمانوں کو مکہ اور مدینہ منورہ سے ہے۔ چنانچہ مرزاغلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو ص۵۰)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ’’پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی نہ کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔‘‘

(بروایت مرزابشیرالدین محمود خلیفہ، مندرجہ حقیقت الرؤیا ص۴۶)

مرزامحمود خلیفہ قادیان نے اپنی ایک تقریر میں کہا: ’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔‘‘ (تقریر مرزامحمود، مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱؍دسمبر ۱۹۳۲ء)

ہر قادیانی کے لئے اطاعت امیر فرض ہے۔ اگر کسی ایسے احمدی کو جو سرکاری ملازم ہو۔ بیک وقت دو متضاد احکام موصول ہوں ایک حکومت پاکستان کی طرف سے دوسرا جماعت احمدیہ کے امیر کی جانب سے تو وہ امیر جماعت احمدیہ کے حکم کی اطاعت کا پابند ہے اور حکومت پاکستان کے حکم کو نظر انداز کردے گا۔ جہانگیر پارک کراچی میں ہونے والے احمدیوں کے جلسہ میں یہی صورت چوہدری سر ظفر اللہ خاں سابق وزیر خارجہ کو پیش آئی تھی جب خواجہ ناظم الدین وزیراعظم کی طرف سے جلسہ میں شرکت نہ کرنے کے حکم کو انہوں نے مسترد کردیا اور خواجہ ناظم الدین سے صاف صاف کہہ دیا کہ میں اپنی جماعت احمدیہ کے جلسہ کی شرکت سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتا۔ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ سے میرا استعفاء منظور کرلیں۔ امیر جماعت کے حکم کے مطابق وہ اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اگرچہ ان کی شرکت کی وجہ سے جلسہ گاہ میں اور پورے شہر میں عظیم فساد برپا ہوا اور حکومت کی پوزیشن بے حد خراب ہوئی۔

اس پورے واقعہ کا تذکرہ منیر انکوائری رپورٹ ۱۹۵۳ء (اردو) کے صفحہ ۷۶، ۷۷ پر تفصیل سے موجود ہے۔ ان تینوں مطالبات کے حق میں جو کچھ اوپر کہا گیا اس میں بہت زیادہ اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع کردہ کتابچہ ’’قادیانی مذہب وسیاست‘‘ کا مطالعہ بھی فرمایا جائے۔ اس کے علاوہ اگر کسی مطالبہ کے دلائل میں کوئی شبہ ہو یا مزید معلومات اور دلائل کی ضرورت ہو تو بے شمار چیزیں مستند کتابوں میں موجود ہیں۔

آپ کے قیمتی وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختصراً یہ معروضات پیش کی گئی ہیں۔ آپ کی ذہنی صلاحیتوں اور قدرت کی ودیعت کی ہوئی فہم وفراست سے توقع ہے کہ آپ ان چند حوالہ جات ہی سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی مسئلہ کے حل کی ضرورت کو پوری طرح سمجھ لیں گے اور اپنی اسلام دوستی حب الوطنی اور ملک وملت کی خیر خواہی کے پیش نظر اور اپنے اعلیٰ منصب کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پاکستان کے مستقل دستور میں اس مسئلہ کے حل کے لئے مناسب اقدامات کی سعی فرمائیں گے۔

المخلص: لال حسین اختر

صدر مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان

۷؍جولائی ۱۹۷۲ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

سقوطِ مشرقی پاکستان پر
حمود الرحمٰن کمیشن میں
تحریری بیان

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منجانب مولانا لال حسین اختر امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

واجب الاحترام جناب عالی مقام جسٹس حمود الرحمٰن صدر تحقیقاتی کمیشن برائے سقوط مشرقی پاکستان۔

جناب عالی!

سقوط مشرقی پاکستان صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کے لئے عظیم المیہ ہے۔اس سلسلہ میں چند گزارشات پیش خدمت کرتا ہوں۔

۱...... صدر یحییٰ، ریٹائرڈ جنرلوں کے علاوہ صدر کے مشیر جناب ایم.ایم.احمد بھی سقوط مشرقی پاکستان کے ذمہ دار ہیں۔خصوصاً اس لئے کہ جناب ایم.ایم.احمد ایسے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کے نزدیک:

الف...... مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے سب لوگ کافر ہیں۔(جناب ایم.ایم.احمد نے اپنے فوجی عدالت کے بیان میں اس کی تصدیق کی ہے)

لہٰذا ان کے نزدیک پاکستان اسلامی ملک نہیں۔

ب...... ان کے فرقہ کے خلیفہ دوم اور جناب ایم.ایم.احمد کے تایا جان نے فرمایا تھا۔اگر ملک تقسیم ہوگیا تو ہم پھر سے اسے ملانے کی کوشش کریں گے۔

ج...... ان کے فرقہ نے تقسیم ملک کے وقت بونڈری کمیشن میں مسلمانوں کے مطالبہ سے علیحدہ میمورنڈم پیش کر کے بقول جسٹس محمد منیر سخت مخمصہ پیدا کر دیا۔

د...... ان امور کو جناب جسٹس محمد منیر نے تسلیم کیا ہے۔

۳...... جناب ایم.ایم.احمد یحییٰ مجیب مذاکرات میں ان کے ہمراہ ہے۔مشرقی پاکستان کے رہنماؤں نے ان کے چلن کے باعث ان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا۔

۴...... صدر یحییٰ کے افواج بحریہ پاکستان کے لئے منظور کردہ دس کروڑ روپے ادا نہ کر

کے جناب ایم.ایم.احمد نے پاکستان کی بحریہ قوت کو کمزور رکھا۔

۵...... جناب ایم.ایم.احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قادیان (بھارت) کی شاخ نے بنگلہ دیش کی حمایت کی اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ جب کہ قادیان میں مقیم ان کے ممبران کو خلیفہ ربوہ ہی مقرر کرتے ہیں اور ان کے مصارف ادا کرتے ہیں۔

''جناب والا شان'' بحریہ کے بجٹ کے متعلق شہادت کے لئے جناب مظفر وائس ایڈمرل کو طلب فرمایا جاوے۔ دیگر تمام امور کے متعلق تحریری شہادت موجود ہے جو عند الطلب پیش کی جاسکتی ہے۔ لال حسین اختر فیض باغ لاہور، امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان تغلق روڈ ملتان۔

دلائل معلقہ جزو نمبر:۱

سقوط مشرقی پاکستان یحییٰ خان اینڈ کو کی حرکات قبیحہ، فرض ناشناسی، ملک وملت سے غداری کا نتیجہ ہے جو لوگ یحییٰ خان کے ساتھ شریک کار تھے ان میں سب سے زیادہ یحییٰ خان کو ایم.ایم.احمد پر ہی اعتماد تھا اور مسٹر احمد نے ہی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا پلان تیار کیا۔

یحییٰ خان کا سب سے زیادہ معتمد ایم.ایم.احمد تھا۔ ''جس پر محمد اسلم قریشی ایک شخص نے حملہ کیا۔ یہ حملہ اس پر اس وقت کیا گیا جب کہ قوم جناب صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان صاحب ملک سے باہر دوروز کے لئے ایران تشریف لے گئے تھے اور محترم صاحبزادہ ایم.ایم.احمد بطور قائم مقام صدر کام کررہے تھے۔'' (ماہنامہ الفرقان ربوہ ص۲، ماہ ستمبر ۱۹۷۱ء)

(۲) مشرقی پاکستان سے علیحدگی

قومی اسمبلی کی بساط لپیٹ دینے کے ساتھ مشرقی پاکستان کی قسمت کا فیصلہ ذہنی طور پر کرلیا گیا تھا۔ یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ جناب ایم.ایم.احمد نے ایک مضبوط رپورٹ تیار کی جس میں اعداد وشمار سے ثابت کیا گیا کہ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہوجانے سے مغربی پاکستان کی حیثیت قائم رہے گی اور اس میں استحکام پیدا ہوگا۔ (اردو ڈائجسٹ ص۳۰، ماہ فروری ۱۹۷۲ء)

دلائل متعلقہ جزو نمبر:۲

ذیلی دفعہ(ا) ایم.ایم.احمد نے اپنے مبینہ حملہ آور محمد اسلم قریشی کے مقدمے میں فوجی عدالت کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ میرا دادا نبی تھا اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ مندرجہ ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک رمضان ۱۳۹۱ھ ایم.ایم.احمد کے والد مرزا بشیر احمد ایم.اے نے اپنی کتاب (کلمتہ الفصل ص۱۱۰) پر لکھا ہے کہ: ''ہر ایک ایسا شخص، جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔'' (از بشیر الدین محمود خلیفہ دوم، انوار خلافت ص۹۰)

''مسٹر ظفر اللہ نے بے باکی اور جرأت سے کہا، بے شک میں نے قائداعظم کا جنازہ عمداً نہیں پڑھا۔ مولانا نے پوچھا کیوں؟ مسٹر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ میں اس کو سیاسی لیڈر سمجھتا تھا۔ حضرت مولانا نے دریافت فرمایا کیا تم مرزائے قادیانی کو پیغمبر نہ ماننے والے سارے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو؟ حالانکہ تم اسی حکومت کے وزیر بھی ہو۔ سر ظفر اللہ نے کہا کہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔ تم کو بھی ایسا سمجھنے کا حق ہے۔ سر ظفر اللہ بجواب مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد۔''

(زمیندار مورخہ ۸رفروری ۱۹۵۰ء، بحوالہ الفلاح پشاور مورخہ ۲۸راگست ۱۹۴۹ء)

جب پاکستان کے تمام اسلامی فرقے مرزائیوں کی نظر میں مسلمان ہی نہیں تو پاکستان اسلامی حکومت بھی نہیں۔

ذیلی دفعہ(ب)

''ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ

اگر ملک تقسیم بھی ہوگیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔''

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت، مرتبہ جسٹس محمد منیر ص۲۰۹)

''قادیان جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ جس کی شاخیں ساری دنیا پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات کی وجہ سے متعدد احمدیوں کو مجبوراً قادیان چھوڑنا پڑا تھا اور وہ واپس آکر یہاں بسنے کے لئے بے قرار ہیں۔''

(کارروائی قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۵۹واں اجلاس، مندرجہ الفضل لاہور مورخہ ۳۱؍دسمبر ۱۹۴۹ء)

ذیلی دفعہ (ج)

اس ضمن میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ ''میرے لئے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے مؤقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آسکتی تھی۔ شاید وہ علیحدہ ترجمان سے مسلم لیگ کے مؤقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکرگڑھ کے مختلف حصوں کے لئے حقائق اور اعدادوشمار پیش کئے۔ اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنادیا کہ نالہ بھیں کے درمیانی علاقہ میں غیرمسلم اکثریت ہے اور اس دعویٰ کے لئے دلیل میسر کردی کہ نالہ اچھ اور نالہ بھیں کا درمیانی علاقہ ازخود بھارت کے حصہ میں آجائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصہ میں آگیا ہے لیکن گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت ہمارے لئے سخت مخمصہ پیدا کردیا۔''

(بیان جسٹس محمد منیر اخبار نوائے وقت لاہور مورخہ ۶؍جولائی ۱۹۶۴ء)

دلائل متعلقہ جزو نمبر:۳

''یحییٰ، مجیب مذاکرات ۱۹۷۱ء میں ایم.ایم.احمد کی حرکات کے باعث مشرقی پاکستان کے انتہائی ذمہ دار حلقوں نے شکوک وشبہات کا اظہار کیا۔ ۲۴؍مارچ کو ڈھاکہ میں ایم.ایم.احمد کی موجودگی پر انتہائی ذمہ دار حلقوں نے شکوک کا اظہار کیا کہ انہوں نے اقتصادی امور کے سیکرٹری منصوبہ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین، صدر کے اقتصادی امور کے مشیر اور مشرقی

پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آبادکاری کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر محروم کر دیا۔'' (بحوالہ جنگ کراچی، مورخہ ۲۶/مارچ ۱۹۷۱ء ص۸ کالم ۵)

''مولانا شاہ احمد نورانی ایم. این. اے نے عوام پر زور دیا کہ وہ ملک کے اتحاد اور سالمیت کی خاطر مزید قربانیاں دینے کے لئے تیار رہیں اور ملک کو تقسیم کرنے کی تمام سازشوں کو ناکام بنا دیں۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے اخبارات صدر کے اقتصادی مشیر مسٹر ایم. ایم. احمد کی ڈھاکہ میں موجودگی پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر احمد اقتصادی ماہر ہیں۔ سیاسی امور کے ماہر نہیں۔ اس کے باوجود وہ مذاکرات میں صدر کے مشیر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔'' (روزنامہ مشرق لاہور مورخہ ۲۵/مارچ ۱۹۷۱ء، ص آخر کالم ۲)

دلائل متعلقہ جز و نمبر:۴

''سازش کا پانچواں حصہ'' ہماری بحریہ کو جس طرح نظرانداز کیا گیا وہ بڑا ہی تکلیف دہ المیہ ہے۔ یحییٰ خان نے وائس ایڈمرل مظفر کو اختیار دیا تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ روپے اپنی مرضی سے خرچ کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس کے متعلق پلان تیار کیا گیا تھا۔ مگر آخری وقت پر جناب ایم. ایم. احمد نے جواب دے دیا کہ ہم یہ رقم نہیں دے سکتے۔''

(اردو ڈائجسٹ جنوری ۱۹۷۲ء ص ۵۵)

دلائل بابت جز و:۵

جناب ایم. ایم. احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی قادیاں (بھارت) شاخ نے بنگلہ دیش کی حمایت کی اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا اور بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کی حمایت کے علاوہ مالی امداد دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔

(ایڈیٹر کا مضمون روزنامہ جسارت کراچی مورخہ ۱۳/ستمبر ۱۹۷۱ء)

قادیاں، بھارت میں مرزائی جماعت کو مالی امداد پاکستانی مرزائیوں کی طرف سے دیئے جانے کا اعتراف، ایم. ایم. احمد نے فوجی عدالت کے بیان میں کیا ہے اور نیز یہ کہ قادیاں کا نظم ونسق نظامت ربوہ ہی کے ماتحت ہے۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مسلمانوں کی نسبت قادیانیوں کا عقیدہ

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱...... ’’ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔‘‘ (انوار خلافت از مرزامحمود احمد قادیانی خلیفہ ص۹۰)

۲...... ’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔‘‘ (آئینہ صداقت از مرزامحمود احمد خلیفہ قادیان ص۳۵)

۳...... ’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ (کلمتہ الفصل مصنفہ مرزابشیر احمد پسر مرزاغلام احمد ص۱۱۰)

۴...... ’’خداتعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔‘‘

(مرزاغلام احمد قادیانی کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی، تذکرہ طبع سوم ص۶۰۷)

۵...... ’’اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ص۶۲)

۶...... (مجھے خدا کا الہام ہے کہ) ’’جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔‘‘

(اشتہار معیار الاخیار از مرزاغلام احمد قادیانی ص۸، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۵)

۷...... ’’پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی

حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۲۸ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۱۷)

۸...... سوال: ’’کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہو، یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔‘‘

جواب: ’’غیراحمدیوں کا کفر بیّنات سے ثابت ہے اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔‘‘ (الفضل قادیان مورخہ ۷ر فروری ۱۹۲۱ء ج۸ نمبر۵۹)

۹...... ’’ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبائع (لاہوری پارٹی کے مرزائی) کہتے ہیں کہ غیراحمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں وہ بچہ جوان ہوکر احمدی ہوتا۔ اس کے متعلق (میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے) فرمایا: جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا، اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے، اسی طرح ایک غیراحمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا۔‘‘

(ڈائری مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۱۰ نمبر۳۲ ص۶، مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۲۲ء)

۱۰...... ’’غیراحمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیراحمدی کا چھوٹا بچہ مرجائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا بھی جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں، جوان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔‘‘ (انوار خلافت مصنفہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان ص۹۳)

۱۱...... ’’حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیراحمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔‘‘

(برکات خلافت از مرزا محمود احمد ص۷۵)

۱۲...... ’’غیراحمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں۔‘‘ (برکات خلافت از مرزا محمود احمد ص۷۳)

۱۳...... ’’جو شخص غیراحمدی کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا ہے کوئی غیراحمدیوں میں ایسا بے دین، جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔‘‘

(ملائکۃ اللہ مصنفہ مرزا محمود احمد ص۴۶)

۱۴...... ’’غیراحمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے، جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناتہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔‘‘

(کلمتہ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد قادیانی ص۱۶۹)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

انگلستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی

حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناظرین کرام! جماعتی احباب بخوبی جانتے ہیں کہ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ، ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان گزشتہ جولائی (۱۹۶۷ء) سے انگلستان میں مرزائیت کے خلاف مصروف جہاد ہیں۔ حضرت موصوف دام مجدہم کی مساعی جمیلہ سے انگلستان کے آٹھ مرکزی شہروں میں تحفظ ختم نبوت کی جماعتیں قائم ہوچکی ہیں اور سینکڑوں مسلمان ممبر بن چکے ہیں۔ حضرت اقدس جہاں بھی تشریف لے گئے، بفضلہ تعالیٰ کامیابی نے قدم چومے اور تائید ونصرت ایزدی شامل حال رہی۔

آپ گزشتہ دنوں پاکستان مسلم ایسوسی ایشن ووکنگ کی دعوت پر ووکنگ تشریف لے گئے اور وہاں کی عظیم الشان مسجد ''مسجد شاہجہاں'' (جو گزشتہ نصف صدی سے مرزائیت کے مضبوط ترین قلعے کی حیثیت رکھتی تھی) میں مسئلہ ختم نبوت اور تردید دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی پر معرکۃ الاراء تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے اختتام کے بعد مولانا بشیر احمد صاحب مصری (جو کہ مسجد مذکور کے خطیب ہیں) نے آپ کی تقریر کی تائید کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں کذاب مانتا ہوں۔ اس عظیم الشان کامیابی پر دفتر مرکزیہ ختم نبوت ملتان میں ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ۳۲/اپر جارج سٹریٹ ہڈرسفیلڈ یو.کے انگلستان کی طرف سے مفصل روئیداد موصول ہوئی ہے۔ ہم اسے من وعن ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ (محمد عبداللہ لدھیانوی ناظم نشرواشاعت ۱۷/جنوری ۱۹۶۸ء)

مکتوب

شیخ العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین کی دعاؤں اور برکات سے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قدس سرہ نے مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ذریعہ تردید مرزائیت کا محاذ قائم کر کے مسلمانان عالم پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ کتنے مرزائی مشرف باسلام ہوئے اور کتنے مسلمانوں کو مرزائیت کے مہلک اثرات سے بچایا گیا۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پیش نظر مجلس تحفظ ختم نبوت کا مدت سے عزم تھا کہ انگلستان میں

(جو کہ مرزائیت کا حقیقی گہوارہ ہے) تردید مرزائیت کا محاذ قائم کیا جائے۔ بفضل ایزدی گزشتہ سال مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ، ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ان ہی ایام میں قادیانی خلیفہ مرزا ناصر احمد بھی انگلستان آئے ہوئے تھے۔ مسلمانان انگلستان نے احقاق حق کے لئے موقع غنیمت جانتے ہوئے مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ جو درج ذیل ہے۔

''بخدمت جناب مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ جماعت احمدیہ قادیانیہ حال وارد انگلینڈ...... معلوم ہوا ہے کہ آپ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان ہی ایام میں ہندوپاکستان کے مشہور مبلغ ومناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر، ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بسلسلہ تبلیغ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حق کے لئے بہترین موقع عطاء فرمایا ہے۔ حضور سرور کائنات، سید الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، خاتم النّبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے وفد نجران سے مناظرہ کیا تھا اور آپ کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی زندگی میں آریوں، عیسائیوں اور مسلمانوں سے مناظرے کئے تھے۔ مناظرہ تبلیغ دین کا ایک اہم شعبہ ہے۔ لہٰذا ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ آپ خود یا آپ کا نمائندہ جناب مرزا غلام احمد کے صدق وکذب کے موضوع پر مولانا لال حسین صاحب اختر سے مناظرہ کر کے مسلمانان انگلستان کو احمدیت کی حقیقت سے روشناس کرائیں۔ شرائط مندرجہ ذیل ہیں: ازراہ کرم! جواب سے مطلع فرمائیں۔''

(حاجی محمد اشرف گوندل امیر انٹرنیشنل تبلیغی مشن، ۲۵ رکلوفرڈ روڈ ہنسلو ویسٹ میڈیکس، یو.کے انگلینڈ)

لیکن مرزائیوں کے خلیفہ کو ہمت نہ ہوئی کہ مسلمانوں کا چیلنج قبول کرتا۔ اس نے مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ کے اس مشہور مقالہ کی تصدیق کردی کہ ''مرزائی مبلغین کے لئے زہر کا پیالہ پی لینا آسان ہے۔ میرے آمنے سامنے ہوکر مناظرہ کرنا مشکل ہے۔'' اس فیصلہ کن چیلنج نے مرزائیوں کے حوصلے پست کردیئے۔ ان کی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں اور وہ آج تک اپنے خلیفہ کے فرار ہونے کا جواز پیش نہیں کر سکے۔ ان پر مایوسی طاری ہوگئی اور ان کی نام نہاد تبلیغ کا بھرم کھل گیا ہے۔ انگلستان کے مشہور شہروں میں مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر مدظلہ کی معراج النبی ﷺ، ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام، تردید مرزائیت،

صداقت اسلام، تردید تثلیث کفارہ وتردید الوہیت وابنیت مسیح علیہ السلام پر ڈیڑھ سو سے زائد تقاریر ہو چکی ہیں۔ایک پادری سے کامیاب مناظرہ بھی ہوا ہے۔

ووکنگ مسجد میں تردید مرزائیت

ووکنگ انگلستان کا مشہور شہر ہے اور لندن سے پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں بیگم صاحبہ بھوپال نے شاہجہاں مسجد کے نام سے وسیع اور خوبصورت مسجد بنوائی تھی۔ (مرزائی دعویٰ کرتے رہے کہ یہ مسجد ہماری تعمیر کردہ ہے) انگلستان میں یہ پہلی مسجد تھی۔تقریباً پچپن برس سے یہ مسجد مرزائیت کے پروپیگنڈہ کا مرکز رہی ہے۔اس میں دن رات مرزا غلام احمد کی محدثیت، مجددیت، مسیحیت، مہدویت اور ظلی بروزی نبوت پر خواجہ کمال الدین مسٹر صدرالدین (موجودہ امیر جماعت احمدیہ لاہور) اور مسٹر یعقوب ایڈیٹر لائٹ کے لیکچر ہوتے رہے ہیں اور مسجد کو مرزائیت کا عظیم قلعہ سمجھا جاتا تھا۔آج کل اس مسجد کے امام جناب حافظ بشیر احمد صاحب مصری ہیں۔ جناب نور محمد صاحب لودھی کی تحریک پر جناب ظہیر احمد صاحب سیکرٹری پاکستان مسلم ایسوسی ایشن ووکنگ نے مولانا حافظ بشیر احمد صاحب مصری سے ملاقات کر کے بتایا کہ ہم مولانا لال حسین صاحب اختر کی ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر تقریر کروانا چاہتے ہیں۔مولانا بشیر احمد صاحب مصری نے تقریر کے لئے ’’شاہ جہاں مسجد‘‘ کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ ۱۱؍فروری ۱۹۶۸ء بروز اتوار تین بجے تقریر کا اعلان کر دیا گیا۔وقت مقررہ پر مقامی حضرات کے علاوہ لندن ساؤتھ ہال اور ہنسلو سے اہل اسلام کا ایک سیلاب امنڈ آیا اور مسجد سامعین سے کھچا کھچ بھر گئی۔مولانا بشیر احمد صاحب نے مولانا لال حسین صاحب کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ جلسہ کی صدارت جناب ظہیر احمد صاحب سیکرٹری پاکستان مسلم ایسوسی ایشن نے فرمائی۔تلاوت قرآن مجید کے بعد مناظر اسلام مدظلہ نے مسئلہ ختم نبوت اور تردید دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔آپ نے وضاحت سے بیان فرمایا کہ مسلمانوں اور مرزائیوں میں کفر واسلام کا اختلاف ہے اور پونے چودہ سو سال سے مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سرور کائنات ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت دجال وکذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر اور جہنمی قرار دیا ہے۔مرزائیت اسلام کا فرقہ نہیں بلکہ اسلام کے خلاف ایک

علیحدہ مذہب ہے۔ آپ نے مرزاغلام احمد قادیانی کے خلاف اسلام دعاوی اور توہین انبیاء علیہم السلام وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مفصل روشنی ڈالی۔

تقریر کے بعد مولانا بشیراحمد صاحب مصری نے تقریر کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میں مرزائی یا احمدی نہیں ہوں بلکہ میں مسلمان ہوں اور تاجدار مدینہ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کذاب اور کافر سمجھتا ہوں اور آنحضور ﷺ کو آخرالزمان پیغمبر مانتا ہوں۔ مولانا لال حسین مدظلہ نے سوال کیا کہ مرزاغلام احمد قادیانی کے دعاوی کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ مولانا بشیراحمد صاحب نے جواب دیا کہ میں مرزاغلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں جھوٹا مانتا ہوں۔ اس پر حاضرین نے جذبہ مسرت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دی کہ پچپن سال کے بعد محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مسجد میں کلمہ حق بلند ہوا اور مرزاغلام کی تردید ہوئی۔ نماز عصر اور مغرب کی امامت کے فرائض مناظر اسلام مدظلہ العالی نے انجام دیئے۔ مولانا بشیراحمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ جب تک میں اس مسجد کا امام ہوں یہ مسجد مرزائیوں کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی ہے۔ عامتہ المسلمین نے جناب مناظر اسلام مدظلہ کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عظیم کامیابی پر مبارک باد پیش کی۔

اجلاس کے اختتام پر مولانا لال حسین صاحب اختر نے آیت ’’قل جاء الحق وزھق الباطل‘‘ تلاوت کرتے ہوئے نہایت سوز وگداز کے ساتھ طویل دعا فرمائی اور اجلاس بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔

مولانا بشیراحمد صاحب مصری نے چائے سے مہمانوں کی تواضع فرمائی اور مولانا صاحب دام مجدہم سے استدعا کی کہ ووکنگ مسجد کے لئے بہت جلد کسی آئندہ اتوار کی تاریخ مقرر کی جائے جسے مولانا لال حسین صاحب نے بخوشی قبول فرمالیا۔ مولانا موصوف عید کے بعد ان شاءاللہ! کسی اتوار کا تعین فرمادیں گے۔ منجانب: ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

۳۲/اپر جارج، سٹریٹ ہڈرسفیلڈ، یو.کے انگلینڈ

ایک درخواست

آخر میں ایک درخواست ہے کہ کیا تم باپ کے قاتل کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے ہو؟ (غیر مہذب الفاظ کہنے کی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں)

اگر کوئی کسی کی بہن، بیٹی کو اغواء کر کے لے جائے کیا، اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے ہیں؟ اور ایسے شخص کے ساتھ آپ کی دوستی اور یارانہ رہا کرتا ہے؟ اگر ہمیں اپنے باپ کے قاتل کے بارے میں غیرت ہے اور ہمیں اپنی بہو بیٹی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے کے بارے میں غیرت ہے کہ ہماری اس کے ساتھ کبھی صلح نہیں ہوسکتی، کبھی دوستی نہیں ہوسکتی، کبھی اس کے ساتھ ملنا بیٹھنا نہیں ہوسکتا تو میں پوچھتا ہوں کہ جن موذیوں نے آنحضرت ﷺ کی ناموس نبوت پر ہاتھ ڈالا (نعوذ باللہ)، جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ بنا ڈالا۔ جنہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر، حرامزادے، سؤر اور ان کی عورتوں کو کتیوں کا خطاب دیا۔ ان موذیوں کے بارے میں آپ کی غیرت کیوں مر گئی ہے۔

آپ ان کے ساتھ کیوں لین دین کرتے ہیں؟ ان کے ساتھ کیوں میل جول رکھتے ہیں؟ مسلمانوں کے معاشرہ میں ان کے وجود کو کیوں برداشت کرتے ہیں؟ کیا حضرت محمد مصطفیٰ سرور کائنات آقائے دوجہاں حضرت نبی کریم ﷺ کی ناموس نبوت کسی کے باپ اور کسی کی بہو بیٹی کے برابر بھی نہیں؟

کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ان موذیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے اور ان سے کوئی لین دین نہیں کریں گے۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں ایمانی غیرت نصیب فرمائیں اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور نبی کریم رحمت للعالمین خاتم الانبیاء ﷺ کے خدام میں اٹھائیں اور ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت نصیب فرما کر ہماری بخشش فرمائیں۔ آمین!

محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

مورخہ ۱۳/جنوری ۱۹۸۹ء

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

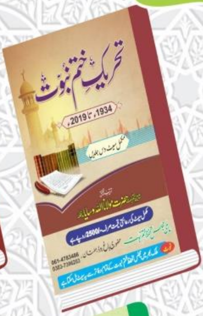

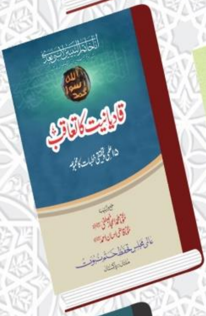

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com